REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۴۰ — شمارہ ۵، ۶

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۷۵ روپے
ششماہی ۴۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۸۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچاس پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۱۴/۲۱ رجب ۱۴۱۱ ہجری — ۳۱ صلح و ۷ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش — ۳۱ جنوری و ۷ فروری ۱۹۹۱ء

Manager. THE BADR WEEKLY. QADIAN-143516.

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور انور کی صحت سلامتی، درازی عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اُسے نور ملتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"دیکھو جب انسان خُدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دُوسری کو خُدا نے عزت دی کہ سارا جہان اُس کا شہد کھاتا ہے۔ یہ صرف اُس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پر کاربند رہے اور اُسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے اِنسان خُدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اُسے نور ملتا ہے مگر جُوں جُوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے تُوں تُوں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اُس کے دروازے پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اُس کا محتاج خیال کرتا رہے تب تک اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھاتا اور نوازتا ہے۔ ورنہ جب وہ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶)

"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایتِ اسباب بھی ضروری ہے کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے۔ لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ اُن کو خُدا کا شریک بنا دے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے۔ جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے۔ تو اصل مقصد اُس کا بٹالہ پہنچنا ہے، نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کُلّی بھروسہ نہ کرے یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں برکار ہو جائیں اور کوئی نفع نہ دیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۱۴)

ایک احمدی کا نمایاں اعزاز

احباب کو خوشی سے اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک ہونہار اور ذہین احمدی نوجوان مکرم عمر شہاب خان ابن مکرم ایم اسلم خان صاحب کراچی نے بی آئی سی سی کراں فیلڈ ایف سی او اسکالرشپ (برطانوی ایوارڈ) ۹۰-۱۹۸۹ء حاصل کیا ہے۔ یہ ایوارڈ حاصل کرنے والے وہ واحد پاکستانی ہیں۔ پُورے ایشیا سے اس ایوارڈ کے لئے تین افراد کو منتخب کیا گیا تھا۔ باقی دو کا تعلق دیگر ایشیائی ممالک سے ہے۔ اس سکالرشپ کے نتیجے میں عزیز موصوف کو "آپٹیکل فائبر سنسر ٹیکنالوجی" میں پی ایچ ڈی کروائی جائے گی۔ اس سکالرشپ کا انتخاب برطانوی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور پرنسپلوں کی ایک کمیٹی کرتی ہے۔ اب مکرم عمر شہاب صاحب کراں فیلڈ انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی بریڈفورڈ لندن میں اعلیٰ ٹیکنالوجی حاصل کریں گے۔ گزشتہ دنوں کراچی میں ایک سادہ اور پُروقار تقریب میں برطانوی قونصلیٹ جنرل مسٹر آئی ایم ڈنالی نے یہ ایوارڈ عطا کیا۔ اس تقریب میں چیف ایگزیکٹو پاکستان کیبلز لمیٹڈ (جو بی سی سی آئی برطانیہ کا ذیلی ادارہ ہے) مسٹر مشکور عالم بھی موجود تھے۔

عزیزم مکرم عمر شہاب نہایت ذہین نوجوان ہیں۔ اس سے قبل وہ بی ای الیکٹرانکس یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی سے فرسٹ کلاس تیسری پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۰ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۱ صلح و ۷ تبلیغ ۱۳۷۰ ہش

بعض غلط فہمیوں کا اِزالہ

ہمارے پیارے مُلک بھارت اور ہمسایہ مُلک پاکستان میں مذہب اور دھرم کے نام پر بقول علامہ اقبالؔ "دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد" کا فتنہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ آج کی نشست میں اِسی سلسلہ میں بعض غلط فہمیوں کا ازالہ مقصود ہے۔ وباللہ التوفیق۔

اِنسانیت

ایک بہت بڑی غلط فہمی ہمارے بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈروں اور بعض مذہبی شخصیتوں میں پائی جاتی ہے جسے وہ اپنی تقریر وتحریر میں بیان کرتے رہتے ہیں کہ:-

"مذہب اور دھرم کی دیواروں کو توڑ کر اس سے بھی اُوپر انسانیت کا مقام حاصل کرنا چاہیئے۔"

بظاہر یہ الفاظ بڑے خوبصورت دِکھائی دیتے ہیں۔ بنظرِ غائر دیکھا جائے تو اس موقف کے لوگ غیر شعوری طور پر تمام مذاہب کی توہین کر رہے ہوتے ہیں ؎

خطائیں کس کی ہیں تہمتیں دھریں کس پر
جب اپنے کھیت کو کھا جائیں خود ہی رکھوالے

"اِنسان" عربی زبان کا لفظ ہے جو "اُنس" سے لیا گیا ہے۔ جس کے معنے محبت و پیار کے ہیں۔ تثنیہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے "انسان" کے معنے ہیں دو اُنس اور پیار۔ یعنی ایک پیار اللہ تعالیٰ کی ذات سے اور دوسرا پیار اُس کی ساری مخلوق سے ہو تب ایک انسان حقیقی معنے میں انسان کہلانے کا مستحق بنتا ہے۔ اور یہ لفظ ہمیں مذہب اور الہام نے دیا ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفِ لطیف مِنن الرحمٰن میں زبردست دلائل سے ثابت کیا ہے کہ قرآنِ کریم کی زبان یعنی عربی زبان تمام زبانوں کی ماں اور فلسفیانہ الہامی زبان ہے جو سب سے پہلے بنی نوعِ انسان پر نازل ہوئی۔ پس "انسانیت" دھرم اور مذہب سے بالا نہیں ہے بلکہ "انسانیت" دھرم اور مذہب کی دین ہے۔ لہٰذا ایک سچا مذہبی اور دھارمک آدمی انسانیت کا علمبردار ہی ہو سکتا ہے، منافرت کا نہیں ؎

آدمی کو آدمی سے پیار ہونا چاہیئے

سیکولر آئین

ایک بڑی غلط فہمی جو اعتدال پسند ہندو صحافت کی جانب سے بار بار پریس میں آ رہی ہے، وہ یہ ہے کہ:-

"ہندوستان کا آئین اُس وقت تک سیکولر ہے جب تک ہندو اکثریت اس میں موجود ہے۔ اگر کسی وقت یہ اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی تو اس مُلک کا آئین سیکولر نہیں رہے گا۔"

اس غلط فہمی کو اگر پاکستان کے آئینہ میں دیکھا جائے تو بات بالکل درست معلوم ہوتی ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہُوا۔ اور اسلام کے نام پر وہاں جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ خود اس غلط فہمی کی غمّازی کرتے ہیں۔

حقیقی اسلام کی علمبردار جماعتِ احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیکر پاکستانی حکمران جو مظالم ڈھا رہے ہیں انہیں سُن کر انسانی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ حقوقِ انسانی کے عالمی اداروں نے بار بار پاکستانی حکام کی اس بدکرداری کی مذمّت کی ہے مگر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب بھی ان حکمرانوں اور ان کے تشدد پسند علماء کے سروں پر ٹوٹتا رہتا ہے مگر یہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور اب ان حکمرانوں کی متشدّدانہ کارروائیوں کے نتیجہ میں پاکستان ایک خطرناک تباہی کے دہانہ پر کھڑا ہو گیا ہے۔ اب ان کے لئے ایک ہی راستہ ہے کہ یہ لوگ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق ظلم وستم کے وطیرہ سے توبہ کرکے خدا تعالیٰ سے صُلح کرلیں ورنہ یہ خدا کے غضب سے نہ بچ سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مجھ کو پردے میں نظر آتا ہے اِک میرا مُعین | تیغ کو کھینچے ہوئے اُس پر کہ جو کرتا ہے وار
دُشمنِ غافل اگر دیکھے وہ بازو وہ سلاح | ہوش ہو جائیں خطا اور بھول جائیں سب نقار

پس ہماری اعتدال پسند ہندو صحافت کو چاہیئے کہ وہ اسلام کو پاکستان کے آئینہ میں دیکھنے کی بجائے بانیٔ اِسلام حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت مدینہ منورہ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمایا کریں ...!

مذہبی رواداری

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ منورہ میں حکومت قائم فرمائی تھی اس میں مثالی طور پر مذہبی رواداری پائی جاتی تھی۔ اگر ایک مسلمان اور دوسرے فریق یہودی کا مقدمہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش ہوتا ہوتا تھا اور بعد تحقیق مُسلمان قصور وار ثابت ہوتا تھا تو انصاف کے تقاضا کے تحت آپ یہودی کے حق میں فیصلہ فرما دیا کرتے تھے۔ پھر یہودیوں کے معاملات کے فیصلے اُن کی مذہبی کتاب توراۃ کے مطابق کئے جاتے تھے۔ اس سے بڑھ کر تو ہمیں آج کا سیکولر آئین کچھ نہیں دے سکتا۔

مدینہ منورہ کی اسلامی حکومت نے تو مذہبی رواداری میں اس سے بھی آگے قدم بڑھاتے ہوئے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا کہ اگر کوئی معقول عبادت یہودیوں میں رائج ہوتی تو قرآنِ کریم میں اس کے متعلق حکم نازل ہونے سے قبل رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اس پر عمل فرماتے اور مسلمانوں کو بھی عمل کرنے کا حکم دیتے۔ مثلاً مدینہ منورہ میں آپؐ نے دیکھا کہ یہودی دسویں محرم کو روزہ رکھتے ہیں، اس کا سبب دریافت فرمانے پر یہودیوں نے کہا کہ یہ مبارک دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو ان کے دُشمن سے نجات دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ لہٰذا آپؐ نے اس دن خود بھی روزہ رکھا اور مُسلمانوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (سُنن ابی داؤد)

بعدہٗ جب قرآنِ کریم میں روزوں کی فرضیت نازل ہوگئی تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے عاشوراء کے دِن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔ (صحیح مسلم)

محض سیکولر نام رکھنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا جب تک عملاً مذہبی رواداری کو اختیار نہ کیا جائے۔ ۴۳ سال سے ہمارا مُلک آزاد ہے۔ اور شروع سے سیکولر کہلانے والی حکومتیں اس پر فائز رہی ہیں۔ مگر امرِ واقعہ یہ ہے کہ مُلک کی سب سے بڑی اقلیت مسلمان کو تناسب کے اعتبار سے سرکاری ملازمتوں اور دوسرے اُمور میں بہت پیچھے دھکیل دیا گیا ہے جس کا اعتراف آج انصاف پسند ہندو لیڈر بھی کر رہے ہیں۔

پس ہماری اعتدال پسند ہندو صحافت کو چاہیئے کہ وہ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ بے مثال مذہبی رواداری کو اپنائیں۔ جس کی علمبردار آج جماعتِ احمدیہ ہے اور پاکستان کے غلط اور متشدّدانہ اندازِ فکر کو نظر انداز کر دیں۔ کیونکہ اس اندازِ فکر نے پاکستان کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور جو لوگ اس اندازِ فکر سے متاثر ہوں گے وہ بھی یقیناً نقصان ہی اُٹھائیں گے۔ کاش! پاکستانی حکمران ان حقائق پر غور فرماویں ؎

تکلیف کم و بیش پہنچتی ہے سبھی سے
اپنوں سے جو پہنچے تو گزرتی ہے گراں اور

بابری مسجد

بعض لوگ اخباروں میں شائع کر رہے ہیں کہ بابری مسجد اور رام جنم بھومی کا مسئلہ آثارِ قدیمہ کے سپُرد کر دیا جائے۔ یہ بھی ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ یہ صرف مُلک کی دو عظیم قوموں کے درمیان منافرت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان بیرونی ممالک سے تو بہت تھوڑی تعداد میں بھارت میں آئے تھے۔ زیادہ تر ہندو معززین نے ہی بہت بڑی تعداد میں اسلام کو قبول کیا تھا۔ کیا اِس تاریخی حقیقت کو لیکر مسلمانوں کو ہندو بنایا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر آثارِ قدیمہ والوں کو کیا حق ہے کہ وہ اِس بناء پر مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیں کہ یہاں ہزاروں سال قبل صرف ہندو ہی بود و باش رکھتے اور مندر بنایا کرتے تھے۔ لہٰذا پانچ سو سال قبل تعمیر ہونے والی مسجد کو مندر میں تبدیل کر دیں۔ اس کا پُرامن، مدلّل اور انصاف پر مبنی یہی حل ہے کہ ۱۹۴۷ء میں عبادتگاہیں جس حالت میں تھیں اُن کو قائم رکھا جائے۔ تمام بڑے بڑے سیاسی لیڈر بھی اِس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔

توہین کی سزا

پاکستانی حکمرانوں اور ان کے تشدد پسند مُلّاؤں میں ایک بہت بڑی غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ کو بجسمِ خاکی دو ہزار سال سے آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ اور ان کی آمدِ ثانی کے قائل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بحکمِ الٰہی قرآنِ کریم کی تیس آیات اور احادیثِ نبویؐ سے ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور وہ صرف ایک سو بیس سال زندہ رہے تھے۔ اِس سلسلہ میں آپؑ نے اپنے منظوم کلام میں "توہینِ رسولؐ" کا ایک لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے کہ ؎

مسلمانو! یہ تب ادبار آیا | کہ جب تعلیم قرآں کو بھُلایا
رسولِ حقؐ کو مٹی میں سُلایا | مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا
یہ توہیں کرکے پھل ویسا ہی پایا | اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا

گویا اللہ تعالیٰ نے ان کو اِس "توہینِ رسولؐ" کی یہ سزا دی کہ ان کی حکومتوں کو انگریز عیسائیوں کی حکومتوں کے تابع کر دیا جو حضرت مسیحؑ کو خدا اور خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور آج پاکستانی حکمران اپنے مُلّاؤں کو خوش کرنے کے لئے اِس سے بھی آگے قدم بڑھا کر اس کلمہ طیبہ کی بدترین توہین کر رہے ہیں۔ جسے پڑھکر یہ خود مسلمان کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ احمدیت کی مخالفت میں یہ کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں اور اسے جگہ جگہ سے مٹا رہے ہیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۲۴ پر)

خطبہ جمعۃ المبارک

اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو اب بھی عقل دے اور وہ اس ظلم میں اپنی غیر مسلم قوموں کے شریک نہ بنیں کہ ان کے اعلیٰ مقاصد

کی خاطر جو ان مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں ایک عظیم مسلمان طاقت کو ملیامیٹ کریں اور اپنے ہاتھوں سے اس فیصلے

پر دستخط کریں اور تاریخ عالم میں ہمیشہ کے لئے ایسی قوم کے طور پر لکھے جائیں جنہوں نے اپنی زندگی کے نہایت منحوس فیصلے کئے جو بد ترین سے بد ترین جانے جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸ صلح ۱۳۷۰ ہش مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل۔ لندن

مکرم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ
ادارہ "بدر" اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے　　(ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جب خیبر کا قلعہ فتح ہوا تو اس کے بعد حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا نکاح حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا۔ چنانچہ اس نکاح کے بعد اس سفر سے واپسی پر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جس اونٹنی پر سوار تھے اسی سواری کے پیچھے حضرت صفیہ رضؓ کو بھی پیچھے بٹھا لیا جو باتیں اس عرصے میں ہوئیں، ان میں سے ایک خاص موضوع پر جو گفتگو آپ نے فرمائی وہ احادیث میں محفوظ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صفیہ! میں تم سے بہت معذرت خواہ ہوں اور دل کی گہرائی سے معذرت کرتا ہوں اس بات پر جو میں نے تمہاری قوم کے ساتھ کی یعنی

یہودیوں کا قلعہ خیبر

جو فتح کیا اور اس دوران جو یہود کے ساتھ سختی کی گئی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صفیہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے معذرت فرمائی۔ لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ میں تمہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اس واقعہ سے پہلے تمہاری قوم نے مجھ سے کیا سلوک کیا۔ تاکہ تمہیں یہ غلط فہمی نہ رہے کہ گویا میں نے کسی تعصب کے نتیجے میں ناواجب ظلم کے طور پر قلعۂ خیبر پر حملہ کیا۔ اور اس کو تاخت و تاراج کیا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے آغاز سے لے کر اس وقت تک کے یہود قبائل کے ان مظالم کا اور ظلم و ستم کا ذکر کرنا شروع فرمایا جو شروع سے ہی وہ کرتے چلے آئے تھے۔ اور پھر اپنی ذات سے متعلق خصوصیت سے حضرت صفیہ رضؓ کو بتایا کہ کس طرح میرے اوپر یہ لوگ ذاتی حملے کرتے رہے اور میری کردار کشی کرتے رہے اور گالیاں دیتے رہے۔ اور اس ساری گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ نکاح کے بعد جو خاتون گھر میں تشریف لا رہی ہیں ان کے دل پر کسی قسم کی غلط فہمی کا داغ نہ رہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اس شخصیت کے متعلق کسی قسم کی کوئی بھی غلط فہمی باقی نہ رہے۔

ان دنوں چونکہ

عراق کا معاملہ

زیر بحث ہے۔ عراق اور کویت کا جو جھگڑا چلا ہے اس ضمن میں میں نے کئی خطبات اس موضوع پر دیئے کہ مغربی قومیں ان مسلمان ممالک سے کیا کر رہی ہیں۔ اس دوران مجھے بھی بارہا یہ خیال آیا کہ وہ احمدی مسلمان جو مغربی قوموں سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے دل میں کہیں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ ہم نسلی اختلافات کی وجہ سے اس طرح مغرب کو تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں اور احمدیوں کے اندر بھی گویا دبا ہوا نسلی تعصب موجود ہے۔ پس سب سے پہلے تو میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے پیغامات میں سے ایک اہم پیغام یہ تھا جسے آپ نے اپنی زبان سے بھی دیا اور اپنے فعل سے بھی اس کی سچائی ثابت فرمائی کہ مذہب کا نسلی اختلافات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور مذہب اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ تعصب کے نتیجے میں کسی سے اختلاف کیا جائے یا کسی سے کسی قسم کا جھگڑا کیا جائے۔ جماعت احمدیہ بھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت پر چلنے والی بلکہ سنت کے معدوم حصوں کو زندہ کرنے والی جماعت ہے۔ ایسی سنت کو اپنے کردار میں از سر نو زندہ کرنے کا عزم لے کر اٹھی ہے جس سنت کے بعض پہلوؤں کو بالعموم مسلمانوں نے بھلا دیا ہے۔ پس اس پہلو سے دنیا کے کسی انسان کے ذہن میں یہ وہم نہ رہے کہ جماعت احمدیہ بھی نعوذ باللہ من ذالک مشرق اور مغرب کی تقسیموں میں اور اختلافات میں یا سفید اور سیاہ کے اختلافات میں کسی قسم کا نسلی تعصب رکھتی ہے۔ کیونکہ

نسلی تعصب اور اسلام بیک وقت ساتھ نہیں رہ سکتے

پس جو بھی تنقید میری طرف سے کی جاتی رہی ہے اور کی جائے گی وہ اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کے پیش نظر ہے۔ اور اس پہلو سے جو بھی تنقید کا سزاوار ٹھہرے گا۔ اس پر تنقید کی جائے گی۔ مگر تکلیف دینے کی خاطر نہیں بلکہ حقائق سامنے رکھنے کے لئے اور معاملات سمجھانے کی خاطر۔

اس تمہید کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب بھی میں تبصرہ کرتا ہوں اپنے دل کو خوب اچھی طرح ٹٹول لیتا ہوں اور کبھی بھی کسی قسم کے تعصب کی بناء پر کوئی تنقید نہیں کرتا بلکہ خدا کے حضور اپنے دل کو پاک صاف کر کے حقائق اور سچائی بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ سچائی بعض صورتوں میں بعض لوگوں کو کڑوی لگتی ہے، بعض صورتوں میں بعض دوسرے لوگوں کو کڑوی لگتی ہے۔ مگر اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ہم محض تعصبات کی وجہ سے کسی ایک کا ہمیشہ ساتھ نہیں دے سکتے۔

ہمیشہ سچ کا ساتھ دیں گے، ہمیشہ کلام اللہ کا ساتھ دیں گے، ہمیشہ سنت نبوی ؐ

کا ساتھ دیں گے اور جس نے ہمارا ہمیشہ کا دوست بننا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کلام اللہ کا دوست بن جائے، وہ سنت نبوی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دوست بن جائے۔ اور حق کا دوست بن جائے۔ سچائی کا دوست ہو جائے۔ ایسی صورت میں وہ ہمیں ہمیشہ اپنے ساتھ پائے گا۔

پس اس مختصر وضاحت کے بعد اب میں دوبارہ اسی مسئلے کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں، جس پر دو خطبات چھوڑ کر اس سے پہلے کئی خطبات میں میں نے گفتگو کی۔ یعنی عراق کویت کے جھگڑے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی عالمی صورت حال، اب صرف چند دن ایسے رہ گئے ہیں جن میں امن کی کوششیں بہت تیز کر دی گئی ہیں اور بالآخر رخ اسی مشورے کی طرف ہے جو مشورہ میں نے آغاز میں قرآنی تعلیم کی صورت میں پیش کیا تھا۔ میں نے قوموں کو متوجہ کیا تھا کہ

اس کو اسلامی معاملہ رہنے دیں

اور عالم اسلام آپس میں نپٹ لے گا ۔ عالم عرب ابھی نپٹانے کی کوشش کرے ۔ مگر فی الحقیقت یہ درست نہیں ہوگا کہ عرب اسے صرف اپنا عرب مسئلہ بنا لیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس معاملے میں جو کوششیں شروع کی گئی ہیں وہ بہت ہی تاخیر سے شروع کی گئی ہیں ۔ اب عالمی مسئلے سے عرب مسئلے کی طرف ، تو توجہ بڑی بڑی قوموں کی مبذول ہو چکی ہے ۔ لیکن مسلمان مسئلے کے متعلق ابھی چند دن پہلے پاکستان میں بعض وزرائے خارجہ کی ایک کانفرنس ہوئی ۔ اس میں اس مسئلے کو چھیڑا گیا اور پاکستان کی طرف سے ایک کوشش کی گئی کہ تمام دنیا کے مسلمان ممالک مل کر اس مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کریں ۔ لیکن اتنی تاخیر کے ساتھ اٹھایا گیا قدم ہے کہ بظاہر اس کے نتیجے میں کچھ ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا ۔ موجودہ صورت یہ ہے کہ امریکہ اور برطانیہ ان قوموں کی فہرست میں اولیت رکھتے ہیں جو شدت کے ساتھ عراق کو کچل دینے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں ۔ اور انہیں کی راہنمائی میں ، انہیں کی سیادت اور قیادت میں جنگ ۔۔ کا طبلہ بجایا جا رہا ہے اور بار بار اس بات کو دہرایا جا رہا ہے کہ عراق کو نیست و نابود کر دینا ضروری ہے تاکہ دنیا باقی رہے ۔ یعنی عراق اگر اپنی اس طاقت کے ساتھ باقی رہ گیا اور اسے اور موقعہ مل گیا تو باقی دنیا کا امن مفقود ہو جائے گا ۔ بلکہ

دنیا کے وجود کو شدید خطرہ لاحق ہوگا

یہ ایک موقف ہے جسے بلند آواز سے دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور بار بار جب انٹرویوز ہوتے ہیں یا اخبارات میں ان لوگوں کے سوال و جواب چھپتے ہیں تو ان میں ایک بات کو پیش کیا جاتا ہے کہ دیکھو عراق نے کویت پر کتنے مظالم کئے ہیں اور اتنے خوفناک مظالم کے بعد جو عالمی رائے عامہ ہے کس طرح اس کو نظر انداز کر سکتی ہے ۔ ایسے ظالموں کو جنہوں نے قتل و غارت کیا ، جنہوں نے لوٹ مار کی ، گھروں کو جلایا ، ان کو خود زندہ رہنے کا کیا حق رہ جاتا ہے ۔ اگر آج ہم نے اس ظلم کے خلاف یک وقت تمام قوموں نے مل کر پیش قدمی نہ کی اور ظالم کو سزا نہ دی تو پھر ظلموں کی راہیں کھل جائیں گی ، اور کوئی بھی کسی کو ظلم کی راہ پر چلنے سے روک نہیں سکے گا ۔ یہ موقف ہے ۔ اس کا خلاصہ یہ ہے ۔ اور عراق کا موقف اس کے برعکس یہ ہے کہ تم بڑے بڑے اصولوں کی اور اعلیٰ اخلاق کی باتیں کرتے ہو لیکن بھول جاتے ہو کہ مشرق وسطیٰ میں عرب علاقوں میں جو کچھ بھی بے اطمینانی ہے اور بے چینی ہے جس کے نتیجے میں بار بار ان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اس کے اصل ذمہ دار تم ہو ۔ اور جب بھی ایسے مواقع آئے جب ان مسائل کو جو مشرق وسطیٰ سے تعلق رکھتے ہیں حل کیا جا سکتا تھا تو تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے روکیں پیدا کیں ۔ اور ایسی ہی بات جو ہم نے کی ہے یعنی جسے تم ناجائز قبضہ کہتے ہو ، عراق " ناجائز " تو نہیں کہتا مگر کہتا ہے کہ جس طرح ہم نے کویت پر قبضہ کیا ہے اسی طرح اسی قریب کے زمانے میں

اسرائیل نے اُردن کے مغربی کنارے پر قبضہ کر رکھا ہے

اور تم UNITED NATIONS کی باتیں کرتے ہو حالانکہ UNITED NATIONS نے بارہا ریزولیوشنز کے ذریعے اسرائیل کو قبضہ چھوڑنے پر مجبور کرنے کی کوششیں کیں اور ہر بار خصوصیت کے ساتھ امریکہ نے ان کوششوں کی راہ میں روڑے اٹکائے ۔ اور اگر کسی ریزولیوشن کو ویٹو کرنا پڑا تو ویٹو کر دیا ۔ تو عراق ، امریکہ اور برطانیہ کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ تم اخلاق اور پھر اعلیٰ اصولوں کی باتیں ترک کر دو ۔ اگر واقعی تمہارے نزدیک ان اصولوں کی کوئی قدر و قیمت ہے تو پھر مجموعی طور پر ان تمام مسائل کو ایک ہی پیمانے سے ناپنے کی کوشش کرو اور ایک ہی طریق پر حل کرنے کی کوشش کرو ۔ یہ مسائل عراق کے پیدا کئے ہوئے نہیں بلکہ پہلے سے موجود ہیں ۔ اگر تم ایسا کرو تو ہم اس بات پر رضامند ہوتے ہیں کہ ہم بھی انہی اصولوں کے مطابق جو بھی انصاف کے فیصلے ہیں ان کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے ۔ ایک پہلو تو ان کے موقف کا یہ ہے ۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر کسی ملک کو کسی ملک پر قبضہ کرنے کی اجازت دے دی جائے محض اس لئے کہ وہ طاقتور ہے تو پھر دنیا ۔ سے امن ہمیشہ کے لئے اٹھ جائے گا ۔ یعنی ظلم والے حصے کے علاوہ اس کو الگ پیش کیا جاتا ہے اور قبضہ والے حصے کو الگ پیش کیا جاتا ہے ۔ گویا وہ دو دلائل ہیں ۔ اب تعجب کی بات یہ ہے کہ جو قومیں یہ باتیں کرتی ہیں ان کی اپنی تاریخ ان کے خلاف ایسی سخت گواہی دیتی ہے کہ کبھی دنیا کی کسی قوم کے خلاف اس قوم کی تاریخ نے ایسی گواہی نہیں دی ۔ امریکہ کی جو موجودہ حکومت ہے اس کا یورپ سے تعلق ہے ۔ اور زمانے کا جو دور شروع ہو چکا ہے اسی زمانے میں یہ لوگ یورپ سے امریکہ گئے ۔ سترھویں صدی کے آغاز کی بات ہے کہ پہلی دفعہ امریکہ دریافت ہوا اور اس کے بعد انہوں نے سارے امریکہ پر ، شمالی امریکہ پر بھی اور جنوبی امریکہ پر بھی قبضہ کر لیا اور

جو مظالم اُنہوں نے وہاں توڑے ہیں

اور جس طرح نسل کشی کی ہے اس کی تاریخ انسانی میں کوئی مثال شاذ ہی ملتی ہوگی ۔ پوری کی پوری اُن قوموں کو جو اس وسیع براعظم کی باشندہ تھیں ۔ وہ ایک قوم تو نہیں تھی مگر RED INDIANS کے نام پر وہ ساری مختلف قومیں مشہور ہیں ان کا باقاعدہ ایک منصوبہ بندی کے ذریعے قلع قمع کیا گیا یہاں تک کہ وہ گھٹتے گھٹتے اب آثار باقیہ کے طور پر رہ گئی ہیں ۔ یہی وہ قومیں ہیں جو جانوروں کے ساتھ ایسی محبت رکھتی ہیں کہ بار بار آپ ان کے پریس میں یا ان کے ٹیلی ویژن وغیرہ پر ایسے مضامین اور پروگرام دیکھ سکتے ہیں کہ جس میں یہ بتاتے ہیں کہ فلاں نسل کے غائب ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس کو بچاؤ ۔ لیکن وسیع براعظم پر پھیلی ہوئی مختلف ریڈ انڈین قوموں کو خود انہوں نے اس طرح ہلاک کیا ہے اور اس طرح ملیا میٹ کیا ہے کہ ان میں بہت سی ایسی ہیں جن کا نام و نشان مٹ چکا ہے ۔ اور بہت تھوڑی تعداد میں وہ قومیں باقی رہ گئی ہیں جن کا ذکر ان کی تاریخ میں اور ان کے لٹریچر میں ملتا ہے ۔ اب وہ صرف ان کی فلموں میں دکھائی دیں گی یا اُن کے لٹریچر میں ۔ ورنہ اکثر وہ قبائل صفحہ ہستی سے بالکل نابود ہو چکے ہیں ۔ اور جس رنگ میں مظالم کئے گئے ہیں وہ تو ایک بڑی بھاری داستان ہے ۔ پھر افریقہ پر قبضہ کر کے یا افریقہ پر حملے کر کے یورپین قوموں نے جس طرح مظالم کئے ہیں جس طرح ان کو غلام بنا کر لکھوکھہا کی تعداد میں بیچا گیا اور ان سے زبردستی مزدوریاں لی گئیں اور امریکہ میں سب سے زیادہ ان قیدیوں کی مانگ تھی جن کو غلام بنا کر پھر امریکہ میں فروخت کیا گیا اور آج امریکہ کی آبادی بتا رہی ہے کہ وہاں کثرت کے ساتھ یہ سیاہ فام امریکن اسی تاریخ کی یاد زندہ کرنے والے ہیں جب انسانوں کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک کیا گیا کہ اس کے تصور سے بھی انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ جن قلعوں میں اُن کو پہلے قید رکھا جاتا تھا اُن میں سے ایک قلعہ میں نے بھی دیکھا ہے اور اتنی تھوڑی جگہ میں اتنے زیادہ آدمیوں کو بھر دیا جاتا تھا کہ BLACK HOLE کے متعلق جو ہم نے ہندوستان کی تاریخ میں پڑھا ہوا ہے ویسے BLACK HOLE بار بار بنائے گئے ۔ اور بہت سے آدمی اُن میں سے دم گھٹ کر مر جایا کرتے تھے ۔ اور باقیوں کو پھر گائے اور بھینسوں کی طرح ہانک کر جہازوں پر سوار کر دیا جاتا تھا ۔ جہازوں کی جو حالت ہوتی تھی وہ ایسی خوفناک تھی کہ اُن کے اپنے مؤرخین لکھتے ہیں کہ جہاز پر ایک بڑی تعداد میں وہ سفر کی صعوبتیں نہ برداشت کر سکنے کے نتیجے میں مر جایا کرتے تھے ۔ اور بہت ہی بُرے حال میں وہاں پہنچا کرتے تھے ۔ پھر وہاں اُن کو اسی طرح ہانکا جاتا تھا جس طرح گائے بیل کو ہانکا جاتا ہے ۔ سانٹے مار کر اُن سے باقاعدہ مزدوریاں لی جاتی تھیں ۔ یا ان کی سواریاں چلاتے تھے ۔ اُن کے ہل چلاتے تھے ۔ ہر قسم کے کام جو بالعموم انسان جانوروں سے لیتا ہے وہ ان سے بھی لیتا تھا ۔ تو جس قوم کی یہ تاریخ ہو آج وہ یہ اعلان کر رہی ہو کہ انسانیت اور اعلیٰ اخلاق کے نام پر ہم مجبور ہو گئے ہیں کہ کویت کی سرزمین کو بحال کرنے کے لئے ان کمزوروں کی مدد کریں ۔ ظلم و ستم ہو رہا ہے اس کے خلاف ہم علَم بلند کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں ۔ کیونکہ ہماری اعلیٰ قدریں ہم سے یہ تقاضا کر رہی ہیں ۔ اگر ہم نے یہ نہ کیا تو دنیا سے انسانیت مٹ جائے گی ۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو دنیا سے ہر غریب اور کمزور ملک کا امن و امان اٹھ جائے گا ۔ اس کی حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں رہے گی ۔ اگر یہ واقعۃً درست ہے اور اگرچہ بہت دیر میں خیال آیا ہے تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بہت اچھا اب اس نیک خیال کے نتیجے میں امریکہ خالی کر دو ۔ اور جو بیچارے چند بچے کھچے RED INDIANS رہ گئے ہیں اُن کے سپرد ان کی دولت کر کے واپس اپنے اپنے پرانے آبائی ملک کی طرف لوٹ جاؤ ۔ لیکن جب آپ یہ کہیں گے ، تو کہیں گے تم پاگل ہو گئے ہو ؟ کیسی باتیں کرتے ہو ؟ ان دونوں کے درمیان کوئی LINK نہیں ہے ۔ وہ اور بات تھی یہ اور بات ہے ۔ اب

اگر دو ایک جیسی باتوں کو

" اور بات " اور " اور بات " کہہ کر رد کر دیا جائے تو اس کا کیا جواب ہے ۔

برطانیہ جو امریکہ کے ساتھ سب سے زیادہ جوش دکھا رہا ہے عراق کی مخالفت میں اور بار بار وہی دلائل دے رہا ہے اُن کا اپنا حال یہ ہے کہ جب انہوں نے آسٹریلیا پر قبضہ کیا تو وہ بھی ایک براعظم تھا اور اس معاملے میں امریکہ کے ساتھ بہت گہری نسبت ہے ۔

آسٹریلیا میں جو مظالم انگریز قابضوں نے توڑے ہیں

وہ اتنے زیادہ خوفناک ہیں کہ امریکہ کے مظالم بھی اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ ایک نمایاں فرق آسٹریلین ABORIGINIES یعنی پرانے باشندوں اور امریکن باشندوں میں یہ تھا کہ امریکن باشندے لڑاکا قومیں تھیں، جنگجو قومیں تھیں اور بڑی بہادری کے ساتھ لڑکر اپنے اپنے علاقوں کا دفاع کرنا جانتی تھیں۔ اور بڑی عظیم الشان قربانیاں اس راہ میں دیتی تھیں۔ لیکن آسٹریلیا کے ABORIGINIES بالکل امن پسند لوگ تھے اور ان بیچاروں کو لڑنا آتا ہی نہیں تھا۔ ان کو انہوں نے جنگلوں میں اس طرح شکار کیا ہے جس طرح ہرن کا شکار کیا جاتا ہے۔ اور شکار کرنے کے بعد جو بچ جاتے تھے ان کو پکڑ کر باقاعدہ آپریشنز کے ذریعے اس حال تک پہنچا دیتے تھے کہ آئندہ اُن سے نسل پیدا ہی نہ ہو سکتی ہو اور بہت ہی وسیع پیمانے پر اور بڑے بھیانک طریق پر نسل کُشی کی گئی ہے یہاں تک کہ اُن قوموں میں سے جن میں ایک وقت میں ۶۰۰ الگ الگ زبانیں بولی جاتی تھیں، اب صرف چند زبانیں ہیں جن کا ریکارڈ رہ گیا ہے اور اُن قبائل کے بچے کھچے حصّوں کے چند ایسے علاقے رہ گئے ہیں جہاں جس طرح چڑیا گھر میں جانور رکھے جاتے ہیں اس طرح ان کی حفاظت کی جارہی ہے۔ اور لوگوں کو اُن کو دکھانے کے لیئے کہ یہ وہ لوگ تھے جن سے ہم نے یہ مُلک لیا ہے۔ ان کا انتظام کیا جارہا ہے کہ کم سے کم ان کی نسلیں باقی رہ جائیں۔ اب یہ برطانیہ کی تاریخ ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں جو کچھ کیا گیا جو افریقہ میں کیا گیا، ان سب باتوں کے ذکر کا وقت نہیں ہے مگر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اُصول اور اخلاق کی جب بات کی جائے تو

اُصول اور اخلاق زمانے سے بالا ہُوا کرتے

ہیں۔ اور وقت کے ساتھ بدل نہیں جایا کرتے۔ اب SANCTIONS کی باتیں کرتے ہیں تو حال ہی کی بات ہے کہ ابھی جنوبی افریقہ کے خلاف SANCTIONS کی گئیں۔ اور اُن SANCTIONS میں سالہا سال لگ گئے۔ اور انہوں نے کوئی اثر نہ دکھایا یعنی نمایاں اثر نہ دکھایا۔ اس کے نتیجے میں یہ آواز بلند نہیں ہوئی کہ SANCTIONS میں اتنی دیر ہوگئی ہے وہ کام نہیں کر رہیں۔ اب ضرورت ہے کہ ساری دُنیا مل کر جنوبی افریقہ پر حملہ کر دے۔ اور خود مغربی ممالک نے، خود انگلستان نے اُن SANCTIONS کا بہت سے مواقع پر ساتھ نہیں دیا۔ اور انگلستان کی رائے عامہ نے بھی اپنی حکومت کے خلاف آواز بلند کی مگر پرواہ نہیں کی گئی۔ اور اُن کے خلاف بھی کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا۔ یہ کسی پُرانی تاریخ کا حصّہ نہیں یہ آج کی تاریخ کی باتیں ہیں اور نہ یہ کسی نے آواز بلند کی کہ جو قومیں SANCTIONS کے ساتھ تعاون نہیں کر رہیں ان کو زبردستی فوجی طاقت کے ساتھ SANCTIONS کے مطابق کارروائی پر مجبور کر دیا جائے۔ اور نہ یہ آواز بلند کی گئی کہ SANCTION اتنی دیر ہوگئی ہے کام نہیں کر رہی اب اس کے متعلق کچھ اور کرنا چاہیئے لیکن عراق کے متعلق یہ دونوں باتیں بڑی شدّت کے ساتھ اُٹھتی رہیں۔ ایک تو یہ کہ

SANCTIONS یعنی اقتصادی بائیکاٹ

اتنا مکمل ہو کہ کچھ بھی وہاں نہ جاسکے۔ خوراک نہ جاسکے، ادویہ نہ جاسکیں۔ کوئی چیز کسی قسم کی وہاں داخل نہ ہو۔ نہ وہاں سے باہر نکل سکے۔ اور ساتھ ہی اس سختی کے ساتھ اس کو نافذ کیا گیا کہ چاروں طرف سے عراق کی ناکہ بندی کر دی گئی بلکہ اُردن کی بھی ناکہ بندی کر دی گئی۔ جس کے رستے سے یہ امکان تھا کہ یہ SANCTION توڑ دی جائے گی۔ یا اس کے کسی حصّے میں اس کی خلاف ورزی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ساتھ ہی اسرائیل کا اُردن کے دریا کے مغربی کنارے پر قبضہ موجود ہے اس پر کوئی SANCTION نہیں چلائی گئی۔ اور

جس قسم کے مظالم اسرائیل نے فلسطینیوں پر توڑے ہیں

ان کے ذکر میں کوئی آواز اس کے خلاف بلند نہیں کی گئی۔ اگر وہی دلیل جو آج عراق کے خلاف دی جارہی ہے وہاں بھی چسپاں کی جاتی تو آج سے بہت پہلے یہ مسئلہ حل ہو چکا ہوتا۔

پھر جب آپ امریکہ کی تازہ تاریخ پر غور کرتے ہیں تو خود امریکن مصنفین کی لکھی ہوئی تاریخوں سے اور بعض اعداد و شمار پر مشتمل کُتب سے معلوم ہوتا ہے کہ

امریکہ نے C.I.A. کے ذریعے

آج کے زمانے میں، تمام دُنیا کے مختلف ممالک میں حسب ضرورت دخل دیا ہے اور TERRORISM سے باز نہیں رہے۔ کسی قسم کی ظالمانہ کارروائیوں سے باز نہیں رہے۔ اور وہاں اپنا حق سمجھا ہے کہ ہم جو چاہیں وہ کریں۔ ابھی حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے PRESIDENT یا SECRET WARS OF THE PRESIDENT یعنی امریکہ کے پریذیڈنٹ کی خفیہ جنگیں، اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ COVERT OPERATION یعنی مخفی کارروائیوں کی اصطلاح کے نیچے ہر قسم کے ظلم وستم کی اجازت تھی۔ جو چاہو کرو۔ جس کو چاہو قتل کراؤ۔ جہاں چاہو پانیوں میں زہر ملا دو۔ خوراک کو گندا کر دو۔ عام بنی نوعِ انسان کے قتلِ عام سے بھی پرہیز نہ کرو۔ جو چاہو کرو مگر مخفی طریق پر ہو۔ اور DENIABILITY کی طاقت موجود رہے۔ یعنی یہ بھی ایک نئی اصطلاح ہے، بڑی دلچسپ۔ DENIABILITY کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پریذیڈنٹ صاحب باوجود اس کے کہ عملاً ہر چیز کی اجازت دے رہے ہوں لیکن ان کے لئے یہ گنجائش باقی رکھی جائے کہ جب بعض باتوں کا علم ہو اور ان سے سوال کیا جائے کہ بتایئے

کیا آپ کے حکم پر ایسا ہُوا تھا تو وہ کہیں بالکل نہیں۔

میرے حکم پر ایسا نہیں ہُوا۔ اور مَیں تحقیق کراؤں گا۔ اس کا نام ہے DENIABILITY۔ تو جو TERRORISM یہ مسلمان ملکوں کی طرف منسُوب کرتے ہیں اس سے ہزار گنا زیادہ TERRORISM اسرائیل تو الگ رہا خود امریکہ نے کیا ہُوا ہے۔ اور کر رہا ہے۔ آج بھی C.I.A. اسی طرح مصروفِ عمل ہے۔ کہیں فوجی انقلابات برپا کئے جا رہے ہیں۔ کہیں ویٹنام اور کوریا میں یا لاؤس میں یا گوئٹے مالا میں یا ایران میں جو اِن کی کارروائیاں ہوئی ہیں آپ اس کتاب میں پڑھ کر دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ وہ کتاب کسی مخالف کی نہیں بلکہ خود ایک امریکن مصنّف کی ہے جس نے اَور بھی اچھی کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں۔ اور مستند کتابیں ہیں۔ تو اب بتایئے وہ اصول کہاں گئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ مسلمان ممالک بدقسمتی سے سادگی سے کام لیتے ہیں۔ اور سادگی بھی اتنی جو بے وقوفی کی حد تک سادگی ہے۔ ڈپلومیسی کی زبان نہیں جانتے۔ بجائے اس کے کہ وہ بھی کہیں کہ ہم COVERT OPERATIONS کر رہے ہیں یعنی مخفی آپریشنز کر رہے ہیں۔ کھُل کے کہتے ہیں ہم تم سے انتقام لیں گے۔ اَے رُشدی! ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ اَے فلاں! اسلام اجازت نہیں دیتا کہ تم سے حُسنِ سلوک کیا جائے۔ جس طرح چاہیں ہم تمہیں برباد کریں گے۔ ہاتھ کچھ ہوتا نہیں۔ ہتھیار اِن لوگوں سے مانگتے ہیں۔ بناء اپنی اِن قوموں پر ہے جن کے خلاف یہ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں۔ اور اسی بناء کو اُکھیڑنے کی دھمکیاں دے رہے ہوتے ہیں جس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی بُنیاد کو اُکھیڑنے کی دھمکیاں دے رہے ہوتے ہیں جس پر انہوں نے اپنی عمارتیں تعمیر کی ہوئی ہیں۔ محض بے وقوفی ہے، اور صرف بے وقوفی نہیں بلکہ ظُلم یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں اسلام کی طرف منسُوب کرکے کرتے ہیں۔ اور اسلام سے سچّی محبت کرنے والوں سے ساری دُنیا میں مصیبتیں کھڑی کر دیتے ہیں۔ ایک طرف یہ قومیں مظالم پر مظالم کرتی چلی جاتی ہیں، دُنیا کے ساتھ جو چاہیں سلوک کریں۔ جہاں چاہیں اپنی حکومت چلائیں۔ جس مُلک کے باشندوں کو جہاں چاہیں ملیا میٹ کر دیں۔ نیست و نابود کر دیں۔ صفحہ ہستی سے مٹا ڈالیں۔ لیکن زبان ایسی ہونی چاہیئے، اصطلاحیں ایسی ہونی چاہئیں جن کے پردے میں ہر قسم کی کارروائی کی اجازت ہے۔ اور وہ جن کو کچھ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہے وہ نہایت احمقانہ زبان استعمال کرکے خود اپنا مُنہ بھی کالا کرتے ہیں اور اسلام کے اُوپر بھی داغ ڈالتے ہیں۔

تو ایک میرا پیغام تو عالمِ اسلام کو یہ ہے

کہ ہوش کرو۔ عقل سے کام لو۔ جن قوموں سے لڑنا ہے اُن سے لڑنے کے انداز ہی سیکھ لو۔ وہ زبان ہی اختیار کرلو جو زبان تمہارے متعلق یا دُوسری قوموں کے خلاف وہ استعمال کرتے ہیں۔ بہرحال یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔

اب مَیں ایک تیسرے حصّے کی طرف آتا ہوں۔ عراقی موقف اور مغربی موقف مَیں نے بیان کیا۔ دوسرے مسلمان ممالک نے بھی ایک موقف اختیار کیا ہے۔ اور اکثریت نے سعودی عرب کے اِس موقف کا ساتھ دیا ہے کہ اس موقعہ پر ضروری ہے کہ سب مسلمان ممالک مل کر یا زیادہ سے زیادہ تعداد میں مسلمان ممالک مل کر عراق کو مٹانے کا تہیّہ کریں۔ اور اس کوشش میں اکٹھے ہو جائیں۔ لیکن صرف یہیں تک بات نہیں رہتی۔ اس سے آگے بڑھ کر یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ ارضِ حجاز مقدّس زمین ہے۔ اور مکّہ اور مدینہ کی مقدّس بستیاں یہاں موجود ہیں۔ آج صرف کویت کا مسئلہ نہیں ہے۔ آج مسئلہ اِن بستیوں کی حفاظت کا مسئلہ ہے،

اِن بستیوں کے تقدّس کی حفاظت کا مسئلہ ہے

جن میں کبھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سانس لیا کرتے تھے۔ وہاں آپ کے قدم پڑا کرتے تھے۔ پس اسے بہت ہی تقدس کا رنگ دے کر عام مسلمانوں کے جذبات کو اُبھارا جاتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کی طرف سے بھی بار بار اسی قسم کے اعلان ہو رہے ہیں کہ اب ہم نے ارضِ مقدس کی حفاظت کے لئے دو ہزار سپاہی بھجوا دیئے، تین ہزار سپاہی بھجوا دیئے، پانچ ہزار سپاہی بھجوا دیئے اور ارضِ مقدس کے نام پر ہم یہ عظیم قربانی کر رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس ارض کی اپنی تاریخ کیا ہے؟ اور وہ لوگ جو ارضِ مقدس کا نام لے کر اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے تقدس کے حوالے دے کر مسلمانوں کی رائے عامہ کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اُن کا اپنا کیا کردار رہا ہے؟

امرِ واقعہ یہ ہے کہ سعودیوں نے یعنی اس خاندان نے سب سے پہلے خود ارضِ حجاز پر بزورِ شمشیر قبضہ کیا تھا۔ اور ۱۸۰۱ء میں سب سے پہلے یہ فوجی مہم شروع کی گئی اور اس خاندان کے جو سربراہ تھے اُن کا نام عبدالعزیز تھا۔ لیکن عبدالعزیز کے بیٹے سعود تھے جو دراصل بڑی بڑی فوجی کارروائیوں میں بہت شہرت اختیار کر گئے۔ اور بڑی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ ان کی سربراہی میں ان حملوں کا آغاز ہوا۔ سب سے پہلے انہوں نے عراق میں پیش قدمی کی۔ اور کربلائے معلّٰی پر قبضہ کیا۔

وہاں کے تمام مقدس مزاروں کو ملیامیٹ کر دیا

یہ موقف پیش کرتے ہوئے کہ یہ سب شرک کی باتیں ہیں اور ان میں کوئی تقدس نہیں ہے، اینٹ پتھر کی چیزیں ہیں۔ ان کو مٹا دینا چاہیئے۔ اور پھر کربلائے معلّٰی میں بسنے والے مسلمانوں کا جو اکثر شیعہ تھے، قتلِ عام کیا اور پھر بصرہ کی طرف پیشقدمی کی اور کربلائے معلّٰی سے لے کر بصرہ تک کے تقریباً تمام علاقے کو تاخت و تاراج کر کے وہاں شہروں کو آگیں لگا دی گئیں، قتلِ عام کئے گئے، لوٹ مار کی گئی، ہر قسم کے مظالم جو آج عراق کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ان سے بہت زیادہ بڑھ کر، بہت زیادہ وسیع علاقے میں اسی خاندان نے عراق کے علاقے میں کئے۔ لیکن وہاں سے طاقت پکڑنے کے بعد پھر ارضِ مقدس کی طرف رُخ کیا۔ اور طائف پر قبضہ کر لیا ارضِ حجاز میں اور ۱۹۰۳ء میں یہ مکّے اور مدینے میں داخل ہو گئے اور

مکّے اور مدینے میں داخل ہونے کے بعد وہاں قتلِ عام کیا گیا

اور بہت سے مزار گرا دیئے گئے۔ اور بہت سی مقدس نشانیاں اور مقامات مثلاً حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا مولد، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مولد وغیرہ اس قسم کے بہت سے مقدس حجرے اور مقامات تھے جن کو یا منہدم کر دیا گیا یا اُن کی شدید گستاخی کی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اسلام میں ان ظاہری چیزوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ یہ سب شرک ہے۔ اور جو خون خرابہ ہوا ہے اس کا کوئی معین ریکارڈ نہیں لیکن تاریخیں یہ لکھتی ہیں کہ بالکل بستے اور بسے شہر اور مقابلے میں نہ آنے والے شہریوں کا بھی قتلِ عام بڑی بے دردی سے کیا گیا ہے۔

۱۸۱۳ء میں شریفانِ مکّہ نے پھر اس علاقے کو سعودیوں سے خالی کروالیا۔ اور پھر بیسویں صدی کے آغاز میں دوبارہ سعودیوں نے ارضِ حجاز پر یلغار کی اور

اس دفعہ انگریزوں کی پوری طاقت ان کے ساتھ تھی۔

انگریزی جرنیل باقاعدہ ان کی پیشقدمی کی سکیمیں بناتے تھے اور انگریز ہی اُن کو اسلحہ اور بندوقیں مہیا کرتے تھے۔ اور انگریز ہی روپیہ پیسہ مہیا کرتے تھے۔ اور باقاعدہ اُن کے ساتھ معاہدے ہو چکے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۴ء میں دوبارہ سعودی خاندان ارضِ حجاز پر قابض ہوا۔ اور اس قبضے کے دوران بھی بہت زیادہ مقدس مقامات کی بے حرمتی کی گئی اور قتلِ عام ہوا ہے۔ ۱۹۲۴ء میں انگریزوں کی تائید سے، چونکہ یہ داخل ہوئے تھے اس لئے حال ہی میں جو BBC نے DOCUMENTARY دکھائی اس میں ۱۹۲۴ء سے پہلے کی بھی انگریزی تائید کا ذکر کرتے ہوئے BBC کے پروگرام پیش کرنے والے نے یہ موقف لیا کہ

جس مُلک پر سعودیوں نے ہماری تائید سے اور ہماری قوت سے قبضہ کیا تھا

اب اس مُلک کے دفاع کے لئے ہم پر ہی انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔

پس اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو بات بالکل اور شکل میں دِکھائی دینے لگتی ہے۔

جو بھی حکومت اس وقت مقاماتِ مقدسہ پر قابض ہے وہ انگریزی طاقت سے قابض ہوئی تھی۔

یا مغربی قوموں کی طاقت سے قابض ہوئی تھی۔ اور اب دفاع کے لئے بھی ان میں یہ استطاعت نہیں ہے کہ ان مقامات کا دفاع کر سکیں۔ اور مجبور ہیں کہ ان قوموں کو واپس اپنی مدد کے لئے بُلائیں۔ اب انگریز کا تصور اس طرح کا نہیں جو اس سے پہلے کا تھا۔ تمام دُنیا پہ انگریز کی ایک قسم کی حکومت تھی۔ اب انگریز اور امریکہ ایک دوسرے کے ساتھ مدغم ہو چکے ہیں۔ اُن کے تصورات یکجا ہو چکے ہیں اور عملاً جو امریکہ ہے وہ انگریز ہے اور جو انگریز ہے وہ امریکہ ہے۔ یعنی جو انگلستان ہے وہ امریکہ ہے اور جو امریکہ ہے وہ انگلستان ہے۔ تو اس پہلو سے انگریز نے اپنی تاریخ کا ورثہ امریکہ کے سپرد کیا ہوا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس دور میں اُن کے فیصلے ہمیشہ ایک ہُوا کرتے ہیں۔ یورپ اس سے کچھ مختلف ہے۔ لیکن اس تفصیل میں جانے کی بہرحال ضرورت نہیں ہے۔

خلاصۂ کلام یہ بنتا ہے کہ ارضِ مقدس اور مکّۂ معظّمہ اور مدینۂ منورہ کے احترام کی باتیں کرتے ہوئے جو عالَمِ اسلام کو اِن مقدس مقامات کے دفاع کے لئے اکٹھا کیا جا رہا ہے یہ سب محض ایک دھوکہ ہے۔

اِن مقدس مقامات کی حفاظت کے ساتھ دُوسرے مُسلمان ممالک کی فوجی شمولیت کا کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ نہ ان کی ضرورت ہے نہ اس کا تعلق ہے نہ فی الحقیقت کوئی خطرہ لاحق ہے۔ اگر اِن علاقوں کو خطرہ لاحق ہے تو غیر مسلموں سے لاحق ہو سکتا ہے۔ مُسلمانوں سے اگر خطرہ لاحق ہو سکتا تھا تو وہ خطرہ تو خود سعودیوں سے لاحق ہو چکا ہے۔ اور اس خطرے میں جب تک انہوں نے غیر مُسلموں کی مدد نہیں لی اُس وقت تک اِن علاقوں پہ قبضہ نہیں کر سکے۔ پس امرِ واقعہ یہی ہے کہ اب ان علاقوں کا دفاع بھی غیر مسلموں کے سپرد ہی ہُوا ہُوا ہے۔ اور مسلمان ریاستیں شامل ہوں یا نہ ہوں اس دفاع سے اس کا کوئی تعلق نہیں یعنی اس امکانی دفاع سے۔ دِفاع کا تو ابھی سوال ہی پیدا نہیں ہُوا۔ امکان ہے۔ لیکن اگر آپ دیانتداری سے غور کریں تو اِس بات کا کوئی اِحتمال ہی نہیں ہے کہ عراق سعودی عرب پر حملہ کر دے۔ عراق کے پاس تو اتنی طاقت بھی نہیں کہ وہ ان بڑی بڑی طاقتوں کے اجتماعی حملے سے اپنے آپ کو بچا سکے۔ اور سب دُنیا تعجب میں ہے کہ یہ غیر متوازن حالت دیکھتے ہوئے صدر صدّام حسین کس طرح یہ جرأت کر سکتے ہیں کہ بار بار امن کی ہر کوشش کو رد کرتے چلے جاتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اِس عظیم دباؤ کے نتیجے میں وہ اس طرح پیسے جائیں گے جس طرح چکّی کے اندر دانے پیسے جاتے ہیں۔ اور ناممکن ہے کہ اتنی بڑی قوموں کی اجتماعی طاقت کے مقابل پر عراق کویت کا یا اپنے مُلک کا دِفاع کر سکے۔ جو عالمی فوجی ماہرین ہیں یہ اُن کی رائے ہے۔ اور سب متعجب ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ آخر صدر صدّام حسین کے پاس وہ کیا بات ہے، کیا چیز ہے جس کی وجہ سے وہ صُلح کی ہر کوشش کو رد کرتا چلا جا رہا ہے۔ تو امرِ واقعہ یہ ہے کہ ساری طاقتیں مغربی طاقتیں ہیں جنہوں نے اس علاقے میں کوئی کارروائی یا مؤثر کارروائی کرنی ہے یا کر سکتی ہیں۔ مُسلمان ممالک کو اُوپر سے ساتھ ملایا گیا ہے۔ اور اس وجہ کا مقاماتِ مقدسہ کے تقدس سے کوئی دُور کا بھی تعلق نہیں۔ صرف مسلمان ممالک کو ہی ٹوکن کے طور پر شامل نہیں کیا گیا، یورپ کے دوسرے ممالک کو بھی ٹوکن کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ جاپان پر بھی بڑا بھاری دباؤ ڈالا گیا کہ تم شامل ہو جاؤ۔ اور اس طرح دُنیا کی مشرق و مغرب کی دُوسری قوموں کو بھی ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اُس کی وجہ یہ نہیں کہ اُن کی ضرورت تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دُنیا کے سامنے یہ قضیہ اس طرح پیش کیا جائے کہ ساری دُنیا کی رائے عامہ اس ظالم کے خلاف ہے۔ اس لئے ساری دُنیا کی اس رائے عامہ کے احترام میں ہم جو شدید ترین کارروائی بھی کریں اس کے اُوپر حرف نہ آ سکے۔ اگر عراق کے خلاف انتہائی ظالمانہ کارروائی کی جائے اور پاکستان بھی اس کارروائی میں حصّہ ڈال کر شریک ہوا بیٹھا ہو اور مصر بھی شریک ہوا ہو اور ترکی بھی شریک ہو رہا ہو اور دیگر مسلمان ممالک بھی شریک ہو چکے ہوں تو وہ پلٹ کر کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ تم نے بڑا بھاری ظلم کیا ہے۔

پس آئندہ اُن مظالم پر نکتہ چینی کے دفاع کے طور پر کہ دُنیا اُن پر نکتہ چینی نہ کر سکے۔ جن کے منصوبے یہ پہلے سے بنائے بیٹھے ہیں۔ اِتنا بڑا ہنگامہ برپا کیا گیا ہے اور اس طرح رائے عامہ کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ اور مُلکوں کو مجبور کیا گیا ہے کہ تم بھی اِس ظلم میں حصّہ ڈالو۔ خواہ تم آرام سے ایک طرف بیٹھے رہنا۔ چنانچہ بعض مسلمان ممالک جنہوں نے فوجیں بھیجی ہیں وہ کھُل کر یہ کہہ رہے ہیں کہ بھئی ہم حملے میں تو شامل نہیں ہوں گے۔ ہم تو صرف مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی خاطر مکّے اور مدینے میں جا کے بیٹھیں گے۔ چنانچہ پاکستان نے بھی ایسا ہی جاہلانہ سا ایک اعلان کیا ہے

یعنی مکے اور مدینے تک جو فوج پہنچ جائے گی اور تمام عالمی طاقتوں کو ملیامیٹ کرتے ہوئے پہنچے گی اس فوج سے بچانے کے لئے تم باقی رہ جاؤ گے۔ کیسا بچگانہ خیال ہے۔ دراصل ان کو یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم آؤ امن کے ساتھ ہماری گود میں بیٹھو۔ ہماری حفاظت میں رہو۔ ہم صرف تمہارا نام چاہتے ہیں اور تمہاری شرکت کا نام چاہتے ہیں۔ اس لئے تم شریک بن جاؤ اور یہی ہمارے لئے کافی ہے۔ پس

یہ ایک بہت بڑا خوفناک عالمی منصوبہ ہے

اور اس منصوبے کو دُنیا کے سامنے حسین طریق پر دھوکے کے ساتھ پیش کرنے کے یہ سارے ذرائع ہیں جو اختیار کئے جا رہے ہیں۔

اب پھر سوال اُٹھتا ہے کہ صدر صدام حسین کیوں اس سیدھی سادھی کھلی ہوئی حقیقت کو جان نہیں سکتے، پہچان نہیں رہے اور کیوں مُصر ہیں کہ نہیں، اِن شرائط پر مَیں کویت کو خالی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مَیں اور باتوں کے علاوہ یہ سمجھتا ہوں کہ صرف کویت کو خالی کرنا مقصود نہیں ہے۔ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہر حالت میں عراق کو نہتہ کر دیا جائے گا اور بے طاقت بنا دیا جائے گا اور کویت سے نکلنا پہلا قدم ہے۔ اسی لئے اس کے بعد صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم عراق پر حملہ نہیں کریں گے۔

یہ ساتھ نہیں کہتے کہ ہم عالمی بائیکاٹ ختم کر دیں گے۔

اقتصادی بائیکاٹ ختم کر دیں گے۔ یہ نہیں کہتے کہ ہم مزید دباؤ ڈال کر تمہارے کیمیائی کارخانے جو جنگوں میں ہلاکت خیز کیمیاوی مادے بنانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ان کو برباد نہیں کریں گے یا ان میں دخل نہیں دیں گے۔ یہ نہیں کہتے کہ ہم تمہاری ایٹمی توانائی کے مراکز کو ختم کرنے کے لئے تم سے مزید مطالبے نہیں کریں گے اور مزید دباؤ نہیں ڈالیں گے لیکن یہ نہ کہنے کے باوجود دبی زبان سے یہ اظہار جگہ جگہ ہو جاتا ہے کہ اس کے بعد کچھ کرنا ضرور ہے اور عراق خوب اچھی طرح سمجھتا ہے۔ عراق جانتا ہے کہ محض کویت کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر مَیں کویت خالی بھی کر دوں تو جن مقاصد کی خاطر یہ کویت کی حمایت کر رہے ہیں وہ مقاصد پورے نہیں ہو سکتے جب تک مجھے بالکل ناطاقت کر کے نہ چھوڑا جائے۔ پس عملاً

صدر صدّام کے پاس دو راہیں نہیں بلکہ ایک ہی راہ ہے

اور وہ راہ یہ ہے کہ اگر انہوں نے اپنے ارادے پورے کرنے ہی ہیں تو پھر اس حالت میں مرا جائے کہ مرتے مرتے ان کو بھی اتنا نقصان پہنچا دیا جائے کہ ہمیشہ کے لئے لُولوں لنگڑوں کی طرح رہیں اور پھر پہلے جیسی طاقت اور پہلے جیسا تکبّر باقی نہ رہے۔ پس جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں صدر صدام حسین اِس وجہ سے بضد ہیں کہ تمہاری شرائط پر مَیں کویت خالی نہیں کروں گا۔ ہو سکتا ہے کہ اب PEREZ DE CUELLAR اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل جو وہاں جا رہے ہیں اُن کے ساتھ گفت و شنید کے دوران کچھ باتیں کھل کر سامنے آئیں اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ اگر PEREZ DE CUELLAR کی طرف سے ایسی گفت و شنید کا آغاز ہو جائے جس کے نتیجے میں بالآخر عراق کو یہ تحفظ دیا جائے اور یونائیٹڈ نیشنز کی طرف سے اس بات کی ضمانت دی جائے کہ اگر تم کویت کو خالی کر دو تو اوّل تمام عرب مسئلے کو یکجائی صورت میں دیکھا جائے گا اور UNITED NATIONS اس کی طرف متوجہ ہو گی اور دوسرے یہ کہ اس کے بعد تمہارے ساتھ کسی قسم کی کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ اور عالمی بائیکاٹ کو اُٹھا دیا جائے گا اور تمہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا جائیگا۔ اگر یہ دو شرطیں ان کھلے الفاظ میں عراق کے سامنے رکھی جائیں تو مَیں یہ یقین رکھتا ہوں کہ اِن شرطوں پر عراق صلح کرنے پر آمادہ ہو گا لیکن خطرہ مجھے یہ ہے کہ یہی دو شرطیں ہیں جو سب سے زیادہ اُن ممالک کے مزاج کے خلاف ہیں جن ممالک نے اس قصّے پر ساری دنیا میں ایک طوفان اُٹھا رکھا ہے۔ یہی وہ دو باتیں ہیں جو کسی قیمت پر اُن کو قبول نہیں ہیں۔ اگر عراق کی فوجی طاقت کو مٹا دینا اُن کے پیشِ نظر نہ ہوتا، اگر اسرائیل کا تحفظ اُن کے پیشِ نظر نہ ہوتا تو کویت پر قبضے کے نتیجے میں انہوں نے کبھی بھی شور نہیں ڈالنا تھا۔ کویت کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ یہ دو بڑے مقاصد ہیں جن کی خاطر یہ سارا ہنگامہ کھڑا کیا گیا ہے اور کیسے یہ شرطیں مان جائیں گے جن سے خود یہ اپنے دو مقاصد کے اوپر تبر رکھ دیں اور ان مقاصد کو خائب و خاسر کر دیں اور نامراد کر دیں۔

پس یہ ہے آخری خلاصہ صورتِ حال کا

جماعتِ احمدیہ کو مَیں متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ جیسا کہ مَیں نے شروع میں بات کھول کر بیان کی ہے ہم قومی اختلافات یا مذہبی اختلافات کے نتیجے میں بھی کسی تعصب کو اپنے دِل میں جگہ نہیں دے سکتے اور کسی تعصب کی بناء پر ہم فیصلے نہیں کر سکتے کیونکہ ہم دل و جان سے اس بات کے قائل ہیں کہ ہر وہ شخص جو تعصب کو اپنے دِل میں جگہ دے یا تعصبات کے نتیجے میں فیصلے کرے وہ صحیح معنوں میں مؤمن اور مسلم کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔ تعصبات اور اسلام کو ایسا ہی بُعد ہے جیسے شرق و غرب کو آپس میں بُعد ہے اور حقیقی اسلام کا تقاضا یہی ہے کہ ہر فیصلہ خدا کی ذات کو پیشِ نظر رکھ کر کیا جائے اور اسی کا نام تقویٰ ہے۔

تقویٰ ہر چیز کی بنیاد ہے۔

ہر اسلامی قدر تقویٰ پر مبنی ہے اور تقویٰ کا حُسن یہ ہے کہ تقویٰ خود اپنی ذات میں کسی مذہب کی اجارہ داری نہیں بلکہ تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو ہر مذہب کا مرکزی نقطہ ہونا چاہیئے اور ہر مذہب کی تعلیم کو اس مرکزی نقطے کے گرد گھومنا چاہیئے۔ تقویٰ کا مطلب ہے۔ ہر سوچ خدا کی مرضی کے تابع کر دو اور ہر فیصلہ کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔

پس جماعت احمدیہ سے مَیں توقع رکھتا ہوں کہ تقویٰ کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اوّل تو تمام بنی نوع انسان کے لئے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کو تقویٰ سے عاری فیصلوں کے نتیجے میں اُن عذابوں میں مبتلا نہ فرمائے جو عام طور پر ایسے حالات میں مقدر ہو جایا کرتے ہیں بلکہ غیر معمولی طور پر ان کے دلوں پر تسلط فرمائے اور ان کو توبہ کرنے کی توفیق بخشے اور اصلاحِ احوال کی توفیق بخشے اور سچائی کی طرف لوٹ آنے کی توفیق بخشے۔ کل عالَم کے لئے یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ دُنیا کو امن عطا کرے اور امن سے مراد صرف ظاہری امن نہیں بلکہ امن سے مراد دل اور دماغ کا امن ہے کیونکہ مَیں قطعی طور پر اس بات کو ایک ٹھوس حقیقت کی طرح دیکھ رہا ہوں کہ

دُنیا کا امن دِل اور دماغ کے امن پر منحصر ہے۔

وہ بنی نوع انسان جن کے دل امن میں نہ ہوں، جن کے دماغ امن میں نہ ہوں اُن کا عالمی ماحول امن میں نہیں رہ سکتا۔ یا اُن سے دُنیا کو خطرہ ہو گا یا دُنیا سے اُن کو خطرہ ہو گا۔ پس دماغ کے خلل اور دل کے خلل کے نتیجے میں بیرونی خلل واقعہ ہوا کرتے ہیں۔ پس یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کی سوچوں کی اصلاح فرما دے۔ ان کے دلوں کی اصلاح فرما دے۔ اُن کے معاشرے کی اصلاح فرما دے اور ان کے دل اور دماغ کو امن عطا کرے

تاکہ بنی نوع انسان کو بحیثیت مجموعی امن نصیب ہو۔ اس موجودہ تعلق میں خصوصیت کے ساتھ یہ دُعا کریں کہ

اللہ تعالےٰ مسلمان ممالک کو اب بھی عقل دے

اور وہ اس ظلم میں غیر مسلم قوموں کے شریک نہ بنیں کہ ان کے اعلیٰ مقاصد کی خاطر جو ان کے مفادات سے تعلق رکھتے ہیں ایک عظیم مسلمان طاقت کو ملیا میٹ کر دیں اور اپنے اپنے انگوٹھے اس فیصلے پر ثبت کر دیں اور تاریخِ عالم میں ہمیشہ کے لئے ایک ایسی قوم کے طور پر لکھے جائیں جنہوں نے اپنی زندگی کے نہایت منحوس فیصلے کئے تھے۔ ایسے فیصلے کئے تھے جو بد ترین سیاہی سے لکھے جانے کے لائق بنتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں دُنیا کے اندر ایسے تغیرات برپا ہونے ہیں اور آئندہ لکھنے والا لکھے گا کہ ہو چکے کہ ان فیصلوں کے بعد پھر دُنیا کا امن ہمیشہ کے لئے اُٹھ گیا اور امن کے نام پر جو جنگ لڑی گئی تھی اس نے اور جنگوں کو جنم دیا اور ساری دُنیا میں بدامنی پھیلتی چلی گئی۔ مؤرخ نے یہ باتیں جو بعد میں لکھنی ہیں یہ آج ہمیں دکھائی دے رہی ہیں کہ کل ہونے والی ہیں اگر مسلمان ممالک نے ہوش نہ کی اور بر وقت اپنے غلط اقدامات کو واپس نہ لیا اور اپنی سوچوں کی اصلاح نہ کی۔ بہرحال اگر یہ انہی باتوں پر قائم رہے تو عراق مٹتا ہے یا نہیں مٹتا۔ یہ تو کل دیکھنے کی بات ہے مگر اس سارے علاقے کا امن ہمیشہ کے لئے مٹ جائیگا۔ کبھی دوبارہ عرب اُس حال کو واپس نہیں لوٹ سکیں گے۔ اسرائیل پہلے سے بڑھ کر طاقت بن کر اُبھرے گا اور اسرائیل کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کے متعلق کوئی عرب طاقت سوچ بھی نہیں سکے گی۔ کم سے کم ایک لمبے عرصے تک اور اس کے نتیجے میں تمام دُنیا میں شدید مالی بحران پیدا ہوں گے اور چونکہ آج کل دُنیا کے ترقی یافتہ ممالک خود مالی بحران کا شکار ہیں اس لئے تیسری دُنیا کے مالی بحران کے نتیجے میں ایسے سیاسی اثرات پیدا ہوں گے کہ اور جنگیں چھڑیں گی اور دُنیا کا امن دن بدن برباد ہوتا چلا جائے گا۔ مختصراً یہ کچھ ہے جو آئندہ پیش آنے والا ہے۔ اگر آج مسلمان ممالک نے اصلاحِ احوال نہ کی۔

مغربی مفکرین بار بار یہ بات دہراتے چلے جا رہے ہیں کہ اب BALL عراق کی کورٹ میں ہے اور صدر صدام کے ہاتھ میں ہے۔ اس بال کو کس طرف ہِٹ لگاتے جنگ کی طرف یا امن کی طرف حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے صدر صدام کے ہاتھ آپ لوگوں نے اس طرح باندھ رکھے ہیں اور اس معاملے کو اس طرح اُٹھایا ہے کہ اس کے لئے اب حقیقت میں کوئی دوراہے پر کھڑے ہونے والا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایک ہی راہ پر کھڑا ہے جس میں آگے بڑھے تو تب بھی ہلاکت ہے پیچھے ہٹے تو تب بھی ہلاکت ہے۔ آگے بڑھے تو ہلاکت اس رنگ میں ہوگی کہ اچانک تیز ہلاکت۔ ممکن ساتھ دشمن بھی بہت حد تک شدید نقصان اُٹھائے گا۔ پیچھے ہٹے تو دم گھونٹ کر مارا جائے گا۔ اس لئے صدر صدام حسین کو تو آپ نے دوراہے پر لا کر نہیں کھڑا کیا۔ بلکہ دوسری راہ اس سے منقطع کر دی ہے۔ اگر باعزت سمجھنے کی کوئی راہ اس کے سامنے کھولی ہوتی تو پھر وہ یہ فیصلہ کر سکتا کہ جنگ کی راہ اختیار کروں یا امن کی راہ اختیار کروں۔ اب تو فیصلہ یہی ہے کہ ایک دم مر مٹنے کی راہ اختیار کروں اور عزت کے ساتھ مر جانے کی راہ اختیار کروں یا ذلت کے ساتھ دم گھونٹ کر مارا جاؤں۔

ہاں BALL جو ہے دراصل صدر صدام حسین کی کورٹ میں نہیں ہے۔ وہ مسلمان ممالک کی کورٹ میں ہے۔ اگر مسلمان ممالک اس صورت حال کو صحیح سمجھ سکیں اور آج نہ سمجھی کل کے مؤرخ کے قلم سے بچنے کے لئے اور تاریخ جو ان پر تعزیر لگائے گی اس سے بچنے کی خاطر ہی سہی اگر وہ اپنے فیصلے پر نظرِ ثانی کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ عراق سے نپٹنا ہوگا تو ہم نپٹیں گے۔ مغربی طاقتیں ہمارے ممالک کو خالی کر دیں اور اگر کوئی مدد کرنی ہے تو ہتھیاروں کے ذریعہ جس طرح پہلے بھی مدد کی جاتی ہے۔ عراق کی بھی مدد کرتے رہے ہو اس طرح ہماری مدد کرو اور اس معاملے کو ہمارے حال پر چھوڑ دو ہم اس سے خود نپٹیں گے۔ اگر آج یہ اعلان کر دیں تو مغربی طاقتوں کے پاس کوئی بھی عذر باقی نہیں رہتا کہ وہ زبردستی عراق پر حملہ کریں اور اگر پھر بھی وہ کریں تو پھر یہ بات اتنی آسان نہیں رہے گی۔ تمام عرب میں اور تمام عالم اسلام میں مغربی ممالک کے خلاف بغاوت شروع ہو جائے گی۔ پس یہ اصل صورتحال ہے۔ دُعا یہ کریں کہ مسلمان ممالک کو اللہ تعالےٰ عقل عطا فرمائے۔ صحیح سوچ اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور جرأت مندانہ ایسا فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس کے نتیجے میں غیر قوموں کو عالم اسلام میں دخل اندازی کا بہانہ نہ رہے۔ لیکن یہ بھی مجھے نظر نہیں آرہا اور جس حد تک یہ لوگ آگے بڑھ چکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بناء بڑی شدید قسم کی خود غرضی ہے جس کی وجہ سے اسلام تو محض دُور کی بات ہے عرب تعلقات بھی ان کی سوچ کی راہ میں بالکل حائل نہیں ہو رہے اور اپنی ہمسائیگی کا بھی قطعاً کوئی خیال نہیں اور یہ خطرہ بھی نہیں کہ عرب دُنیا پر کیا گزرے گی۔ یہ ساری چیزیں دُور کی باتیں ہیں۔ بنیادی طور پر اپنے ذاتی مفاد کا جو تقاضا ہے وہ ہر دوسری فکر پر غالب آچکا ہے۔ اگر آپ نے غور کیا ہو تو آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ

پندرہ جنوری کی تاریخ پر آخر اتنا زور کیوں دیا جا رہا ہے

پندرہ جنوری کوئی خدا نے تاریخ مقرر فرمائی ہے؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ چند مہینے پہلے تم کہہ رہے تھے کہ SANCTIONS لگا دی گئی ہیں ایک سال کے اندر اندر SANCTIONS کام کریں گی اور یقیناً کریں گی۔ چھ مہینے تک ہو سکتا ہے پورے نتیجے ظاہر نہ ہوں۔ اس قسم کی کھلی کھلی باتیں امریکہ کیا کرتا تھا اور دوسرے مغربی مفکرین بھی ایسے ہی تخمینے پیش کرتے تھے۔ اب اچانک یہ کیا ہو گیا ہے کہ اگرچہ اُن SANCTIONS نے کام شروع کیا اور اس کی تکلیف بھی عراق کو پہنچی تو بجائے اس کے کہ انتظار کرو اور عراق کو اور کمزور ہونے دو اور اگر حملہ کرنا ہے تو اس وقت کرو۔ اب اتنی جلدی کس بات کی پڑ گئی ۱۵؍ جنوری کی تاریخ کا کیا تعلق ہے۔

مَیں نے غور کیا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں اس کا تعلق سعودی عرب اور اس کے ساتھیوں کی خود غرضی سے ہے اس ساری جنگ کا بل تو سعودی عرب نے ادا کرنا ہے اور یہ سعودی عرب بے شمار امیر ہونے کے باوجود اندر سے سخت کنجوس ہے ان کو بلینز (BILLIONS) کے جو بل ادا کرنے پڑ رہے ہیں انہوں نے حساب لگایا ہوگا کہ اگر SANCTIONS کا انتظار کیا جائے تو جب تک عراق کا صفایا ہونا ہے اس وقت تک ہمارا بھی صفایا ہو چکا ہوگا۔ ہمارے سارے بینک بیلنس ختم ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے ان کو بڑی سخت افراتفری پڑی ہے۔ اور یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ ہم تو اس عرصے میں کنگال ہو جائیں گے تو انہوں نے دباؤ ڈالا ہے اور امریکہ یہ بات کھل کر لوگوں کے سامنے پیش نہیں کر سکتا کہ کون ہم پر دباؤ ڈال رہا ہے۔

صدر بش خود اپنے ملک میں ذلیل ہو رہا ہے

کانگرس بار بار اس سے سوال کر رہی ہے کہ تم کل یہ باتیں کر رہے تھے۔ SANCTION یوں چلے گی اور یوں چلے گی اور ایک سال کا عرصہ گزرے گا اور عراق گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اب اچانک تم نے سارے فیصلے بدل دیئے۔ (باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

سلامتی کا تعویذ

مکرم نصیر احمد صاحب قمر۔ لندن

تقویٰ ایک عظیم الشان نیکی بلکہ تمام نیکیوں کی جڑ ہے۔ یہ "آئینہ خالق نما" ہے۔ یہ "جوہر سیفِ دعا" ہے۔ یہ "فخر شانِ اولیا" ہے۔ "علوم آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔"

الغرض ؎

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو! ہے حاصلِ اسلام تقویٰ
خدا کا عشق، مے اور جام تقویٰ
مسلمانو! بناؤ تام تقویٰ
کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی کے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔"

(ایام الصلح)

لیکن بدقسمتی سے آج یہ گوہر دنیا میں نایاب ہے۔ چنانچہ زمین قسما قسم کے فتن و فسادات کا شکار ہے۔ فسق و فجور اور معصیت کا زور ہے۔ امن و امان اُٹھ چکا ہے اور روز بروز بے چینی و انتشار میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس بات کی شدت سے ضرورت ہے کہ نوع انسانی کو تقویٰ کی طرف بلایا جائے تاکہ معاشرہ بدیوں اور برائیوں سے نجات پا کر حسین اور پاک اور جنت نشان بن سکے۔

★— تقویٰ کا تعلق کسی خاص فرد یا گروہ سے نہیں۔ یہ صرف مومنوں سے ہی خاص نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ کوئی مسلم ہو یا غیر مسلم، مومن ہو یا غیر مومن، مشرقی ہو یا مغربی گورا ہو یا کالا۔ دیندار ہو یا دنیا دار قرآن کریم بلا تمیز رنگ و نسل و مذہب و ملت تمام انسانوں کو اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ہ"

(النساء: ۲)

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک (ہی) جان سے پیدا کیا اور اس (کی جنس) سے (ہی) اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور ان دونوں میں سے بہت مرد اور عورتیں (پیدا کر کے دنیا میں) پھیلائے۔ اور اللہ کا تقویٰ (اس لئے بھی) اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو۔ اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ میں (تقویٰ سے کام لو)۔ اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

★— تمام بنی نوع انسان کو تقویٰ کی تعلیم دینے کے علاوہ مومنوں کو خاص طور پر تقویٰ سے کام لینے کا حکم ہے۔ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی۔ اس لئے کوئی شخص خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اُس کا فرض ہے کہ اپنے اقوال و افعال میں تقویٰ اختیار کرے۔ یہ وہ قدرِ مشترک ہے کہ اگر تمام مذاہب کے پیرو تقویٰ کو اپنا شعار بنا لیں تو وہ اصلاحِ عالم میں ایک نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اور دیکھتے دیکھتے ایک حیرت انگیز پاک تبدیلی رونما ہو سکتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً ہ یصلح لکم اعمالکم ویغفرلکم ذنوبکم۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (ہمیشہ) قول سدید سے کام لو۔ (اگر تم ایسا کرو گے) تو (اس کے نتیجہ میں) وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح فرما دے گا اور تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا۔

★— تقویٰ کا لفظ بہت وسیع مفہوم اور معانی پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر گزر چکا ہے کہ ہر نبی و مرسل نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی ہے لیکن جس وسعت، جس گہرائی اور جس تفصیل کے ساتھ قرآن کریم نے تقویٰ کے مضمون پر روشنی ڈالی ہے۔ اور جس شان کے ساتھ سید الاتقیاء خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال اور اعمال میں تقویٰ کی حقیقت کو اُجاگر فرمایا ہے وہ بے مثل اور بے نظیر ہے۔ حضرت ابی امامۃ صدی بن عجلان الباھلی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع فقال:۔ اتقوا اللہ وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکاۃ اموالکم واطیعوا امراءکم تدخلوا جنۃ ربکم۔

(بحوالہ ریاض الصالحین)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطاب فرماتے ہوئے سُنا۔ آپ نے فرمایا:۔ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پنجوقتہ نمازوں کو ادا کرو۔ مہینہ بھر (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امراء کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

★— تقویٰ کا تعلق صرف حقوق اللہ سے ہی نہیں بلکہ حقوق العباد سے بھی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا حدیث نبوی میں تقویٰ کے حکم کو صلوٰۃ و صیام اور ادائے زکوٰۃ کے متعلق احکامات کے ساتھ بیان فرما کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے اور تقویٰ کے حکم کو ان سے مقدم لا کر یہ بھی بتا دیا گیا کہ تقویٰ کا تعلق صلوٰۃ کے ساتھ بھی ہے اور صیام کے ساتھ بھی۔ ادائے زکوٰۃ سے بھی ہے اور اطاعت امراء کے ساتھ بھی۔ گویا ؎

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے"

وہ نمازیں اور وہ روزے جو تقویٰ سے عاری ہوں وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی رضا کی جنت کی بجائے ہلاکت تک پہنچانے کا موجب ہوتے ہیں۔ اور وہ صدقات و زکوٰۃ جو تقویٰ کے تحت نہیں بلکہ ریاکاری کے تحت دی جائے وہ اموال و نفوس کا تزکیہ کرنے کی بجائے ایسے لوگوں کو تباہی و بربادی کے گڑھوں میں اتارنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ جبراً پڑھائی جانے والی نمازیں اور جبراً لی جانے والی زکوٰۃ اور ریاکارانہ اعمال معاشرہ میں پاکیزگی پیدا نہیں کرتے بلکہ ایسی قوم دن بدن فحشاء و منکرات میں بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ہلاکت اس کا مقدر بن جاتی ہے۔

★— حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اور اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ تقویٰ کا تعلق انسان کی کسی ایک صلاحیت یا استعداد کے ساتھ نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں :-

"انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوقِ عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم)

ان ارشادات سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ تقویٰ کا مضمون بہت وسعت کا حامل ہے اور انسان کی تمام حرکات و سکنات اور اعمال و افعال کے ساتھ اس کا ایک گہرا تعلق ہے۔

☆ تقویٰ کے موضوع پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۵۰)

☆ کوئی شخص کب متقی کہلا سکتا ہے؟ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا۔ چوری۔ تلفِ حقوق۔ ریاء۔ عجب۔ حقارت۔ بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں۔"

(ملفوظات جلد چہارم)

گویا کسی کے تقویٰ کی جانچ کا معیار اس کے اخلاق ہیں۔

☆ قرآن کریم میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا عظیم الشان اعلان فرمایا گیا ہے۔ یہ آپ کے تقویٰ کی عظمت پر ایک زبردست دلیل ہے۔ آپ نہ صرف یہ کہ سب سے زیادہ متقی تھے بلکہ سید الاتقیاء تھے۔

☆ تقویٰ کی کیا برکات ہیں۔ یہ مضمون بھی بہت وسیع ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویکفر عنکم سیاٰتکم ویجعل لکم نوراً تمشون بہ یعنی اے ایمان والو اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اسی طرح فرمایا :-

"اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جن سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے کہ ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم)

☆ جہاں تک حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا تعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے
کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے
یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخرِ شانِ اولیا ہے
بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے
مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

☆ آج ہم بھی حقیقی تقویٰ کو پالیں تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے بھی وہی نشان ظاہر فرمائے گا جو وہ ہمیشہ سے اپنے اتقیاء کے لئے دکھاتا آیا ہے۔

آیئے ہم سب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا خدا تعالیٰ سے مانگیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

درخواستِ دعا

محترم امیر احمد صاحب درویش قادیان تحریر فرماتے ہیں کہ امۃ العزیز صاحبہ آف جرمنی جو کہ چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد کی عزیزہ ہیں۔ کینسر کی مرض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے صحت کاملہ کے لئے۔

☆ عزیزہ بشریٰ جاوید صاحبہ زاہدان بالوں کے جھڑنے اور سیماٹی بیماری کی مرض کی وجہ سے بیمار ہے ان کی صحت و شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ادارہ)

سرزمین روس میں

پیغام حق پہنچانے کی ایک کوشش

روسی رہنما جناب میخائل گورباچوف کے لئے روسی ترجمہ قرآن کا تحفہ!

بعض اہم شخصیات میں اسلام کے تعارفی لٹریچر کی تقسیم اور ان کے ساتھ تفصیلی تبادلہ خیالات

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب طاہر KARLSRUHE.

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور روشن مستقبل سے متعلق جو عظیم بشارات دیں ان میں سے ایک کا تعلق سرزمین روس میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے غلبہ سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضور کو خبر دی کہ روس میں آپ کے ماننے والے ریت کے ذروں کی مانند ہوں گے۔ اس وقت روس یا سوویت یونین ایک سپر پاور ہے اور رقبہ کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ انتظامی طور پر یہ پندرہ ریاستوں پر مشتمل ہے اور ہر ریاست ایک ریپبلک کہلاتی ہے۔ یہ ریاستیں مشرقی یورپ اور وسطی ایشیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ وسطی ایشیا میں واقع ۶ ریاستیں ایسی ہیں جن کی آبادی کی بھاری اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ یہ مسلمان ریاستیں گذشتہ صدیوں کے دوران مختلف اوقات میں بزور قوت روس میں شامل کر لی گئیں۔ اس وقت روس میں بادشاہت کا دور دورہ تھا۔ اور بادشاہ کو زار کہا جاتا تھا۔ اسی بادشاہی دور میں ان ریاستوں میں رہنے والے مسلمانوں پر بے حد ظلم ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ مستقبل میں زار روس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اس خدائی خبر کا ذکر اپنی ایک نظم میں ان الفاظ میں فرمایا ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ پیشگوئی ۱۹۱۷ء میں حرف بہ حرف پوری ہوئی جب لینن نے زار کی حکومت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔ اس انقلاب کے نتیجہ میں زار اپنے تمام خاندان کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور سرزمین روس پر کمیونسٹ قابض ہو گئے۔ ان کے مقاصد میں سے ایک بنیادی مقصد دنیا سے مذہب کو ختم کرنا تھا۔ وہ اس دعوے کے ساتھ اُٹھے کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمانوں سے اس کا وجود مٹا دیں گے (نعوذ باللہ) اپنے اس دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لئے انہوں نے ہر حربہ آزمایا۔ خاص طور پر مسلمانوں پر بہت زیادہ پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اور انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے سختی سے روکا جانے لگا۔ سینکڑوں مساجد شہید کر دی گئیں۔ اور جو باقی بچیں ان کو مقفل کر دیا گیا۔ ثقافتی طور پر بھی مسلمانوں کو تباہ کرنے کی پوری کوشش کی گئی اور بیرون روس رہنے والے مسلمانوں سے ان کا رابطہ منقطع کر دیا گیا تاکہ وہ کسی قسم کی مدد یا تعاون حاصل نہ کر سکیں۔ یہ سختیوں اور پابندیوں کا دور ستر سال سے کچھ زائد عرصہ تک جاری رہا۔ کچھ عرصہ قبل روس کے موجودہ رہنما جناب میخائل گورباچوف نے حکومت روس کی پالیسی میں نمایاں اور بنیادی تبدیلیاں کرنے کا اعلان کیا جس کے نتیجہ میں روس کے شہریوں کو کئی طرح کی پابندیوں سے نجات ملی۔ اس آزادی کی وجہ سے روسی مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اسلام کے ساتھ گہری محبت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ بہت سی مساجد جن پر ایک لمبے عرصہ سے تالے پڑے ہوئے تھے اب دوبارہ آباد ہو رہی ہیں۔ ایک لمبا عرصہ تک بیرونی دنیا سے رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے روس میں رہنے والے مسلمان اسلامی تعلیمات سے پوری طرح متعارف نہیں ہیں اور رہنمائی کے ضرورت مند ہیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا یہ دینی فرض ہے کہ اپنے ان بھائیوں کی مدد کریں جو ایک لمبے عرصہ تک اپنی مرضی کے خلاف اسلامی تعلیمات کی برکات سے محروم رکھے گئے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کی بڑی بھاری اکثریت اس فرض سے مکمل طور پر غافل ہے۔ ہمیشہ کی طرح صرف جماعت احمدیہ ہی خاص طور پر اس طرف متوجہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور نگرانی میں روسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کا پیغام سرزمین روس میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کچھ عرصہ قبل ماسکو کے ایک ریسرچ سینٹر میں کام کرنے والے کچھ روسی سائنسدانوں نے مجھے بعض سائنسی مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کے لئے وہاں کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ اکتوبر کے پہلے ہفتے میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے ساتھ قرآن کریم کے روسی زبان میں ترجمہ والے کچھ نسخے، منتخب آیات کے ترجمہ والی کچھ کاپیاں اور احمدیت کے تعارف سے متعلق کچھ فولڈر لے گیا تھا۔ میری خواہش تھی کہ ماسکو میں روس کی اہم شخصیات کو یہ لٹریچر پہنچاؤں۔ سب سے پہلے میرے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ قرآن کریم کا ایک نسخہ روس کے صدر جناب میخائل گورباچوف کو پہنچاؤں۔ میں نے اپنے روسی میزبان سائنسدانوں سے کہا کہ میں تمہارے ملک کے صدر صاحب کو ایک تحفہ بھجوانا چاہتا ہوں۔ کیا اس کا انتظام ہو سکتا ہے؟ انہوں نے بہت کوشش کر کے میرے لئے روسی پارلیمنٹ جسے SUPREME SOVIET. کہا جاتا ہے کی استقبالیہ سے وقت لیا۔ وقت مقررہ پر میں ایک روسی دوست کے ساتھ وہاں گیا اور قرآن کریم کی ایک کاپی RECEPTIONIST. کو دی اور کہا کہ یہ میری طرف سے صدر روس کے لئے تحفہ ہے۔ انہوں نے میرا نام اور پتہ نوٹ کیا اور میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ وعدہ کیا تمہارا تحفہ فوراً ہی صدر صاحب تک پہنچا دیا جائے گا۔ الحمد للہ۔

ماسکو شہر کے وسط میں روس کی سب سے بڑی لائبریری ہے جس کا نام لینن لائبریری (LENIN LIBRARY.) ہے۔ یہ دنیا کی چند بڑی لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔ میں نے اپنے روسی میزبانوں سے کہا کہ میں قرآن کریم کی ایک کاپی اور کچھ دوسرا اسلامی لٹریچر جو روسی زبان میں ہے لینن لائبریری کو تحفہ کے طور پر دینا چاہتا ہوں۔ ان کی کوشش سے لائبریری کی انتظامیہ کے ساتھ میری ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ میں نے انتظامیہ کے نمائندہ کو قرآن کریم کا ایک نسخہ اور منتخب آیات کی کاپی دی اور کہا کہ میں یہ دونوں کتابیں لینن لائبریری میں رکھوانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ یہ بہت قیمتی تحفہ ہے جو تم نے ہمیں دیا۔ اور یہ دونوں کتابیں اسی وقت لائبریری کے متعلقہ سیکشن میں رکھ دی جائیں گی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک

ان کے ساتھ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے انہیں احمدیت اور اسلام سے متعارف کروایا۔ الحمد للہ۔

اپنے میزبان روسی دوستوں کے ساتھ بھی اسلام کے متعلق تفصیلی گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا رہا انہوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا اور بہت سے سوالات اسلامی تعلیمات سے متعلق مجھ سے کئے جن کے جوابات میں نے انہیں دیئے۔ ایک میزبان نے خود اس خواہش کا اظہار کیا کہ انہیں قرآن کریم کی ایک کاپی دی جائے۔ میں نے انہیں روسی ترجمہ والا قرآن کریم کا ایک نسخہ دیا۔ اس کے علاوہ وسطی ایشیا کی ریاستوں میں رہنے والے بعض مسلمان سائنسدانوں کے نام اور پتے بھی ملے۔ انشاء اللہ ان کے ساتھ بھی جلد رابطہ کی کوشش کی جائے گی تاکہ ان کے ذریعہ اس علاقہ میں احمدیت کا پیغام پہنچایا جاسکے۔ میں اپنے ساتھ جو فولڈر احمدیت کے تعارف سے متعلق لے کر گیا تھا وہ میں نے بہت سے ایسے مقامات پر رکھ دیئے جہاں پر عام لوگوں کی کثرت سے آمد و رفت رہتی ہے۔ خدا تعالیٰ اس معمولی سی کوشش کو کامیاب فرمائے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

ماسکو شہر میں ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے۔ ایک روز مجھے دیکھنے کے لئے بھی جانے کا موقعہ ملا۔ اس مسجد کے منتظم صاحب کے ساتھ ترجمان کی مدد سے گفتگو ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس مسجد میں کتنے افراد نماز پڑھنے آتے ہیں۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ اب نماز جمعہ کے موقع پر مسجد پوری طرح بھر جاتی ہے اور باہر سڑک پر بھی لوگ نماز ادا کرتے ہیں۔ جب کہ چند سال قبل بہت کم لوگ مسجد میں آنے کی جرأت کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ ماسکو شہر میں کتنے مسلمان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایسے لوگ جو مسلمان ہیں یا مسلمانوں کی اولاد ہیں قریباً ایک ملین (دس لاکھ) ہیں۔ یہ ماسکو شہر کی آبادی کا دس فیصد ہے۔ پورے سوویٹ یونین میں مسلمانوں کی کل تعداد ۶۰ ملین (چھ کروڑ) ہے۔ اگر یہ سارے مسلمان احمدیت کے جھنڈے تلے آجائیں تو اسلام اور انسانیت کی خدمت کیلئے ایک بہت بڑی طاقت بن جائیں گے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے روس میں ریت کے ذروں کی طرح دکھائی دینے لگیں۔ (آمین)

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی دسمبر ۱۹۹۰ء)

گی اور آئندہ نہایت خطرناک قسم کے حالات ہیں جو ان کو درپیش ہوں گے اور اُن سے یہ بچ نہیں سکیں گے۔ یہ تو ایسی لہروں پر سوار ہو چکے ہیں جیسے پہاڑی ندی نالے زیادہ تیز اُترائی میں چلتے ہیں تو اُن کے منہ سے جھاگیں نکلتی ہیں۔ اُن کے اُوپر مضبوط سے مضبوط کشتی یا جہاز بھی ہو تو تنکوں کی طرح اُس سے یہ موجیں کھیلتی ہیں اور خاص طور پر جب یہ ندیاں آبشاروں کی صورت میں چٹانوں سے نیچے اُترتی ہیں تو بڑی سے بڑی مضبوط چیزوں کے بھی پرخچے اُڑا دیتی ہیں، پرزہ پرزہ کر ڈالتی ہیں۔

پس یہ زمانے کی وہ طاقتور لہریں ہیں جن پر یہ سوار ہو چکے ہیں اور ان سے واپسی اب ان کے لئے ممکن نہیں۔

صرف ایک راہ واپسی کی ہے

کہ تقویٰ اختیار کریں۔ اپنے فیصلے خدا کو پیشِ نظر رکھ کر کریں۔ اُمتِ مسلمہ کا عمومی مفاد پیشِ نظر رکھیں اور اپنے ذاتی مفاد کو قربان کرنے پر تیار ہوں۔ اگر یہ ایسا کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ عالم اسلام کے لئے ایک نیا عظیم الشان دَور رونما ہوگا۔ وہ بھی ایک نیا دَور ہوگا جو پہلے جیسا نہیں کیونکہ پہلے کی طرف تو اب کبھی واپس نہیں جا سکتے مگر ایک ایسا دَور ہوگا جو گذشتہ ادوار سے ہزاروں گنا بہتر ہوگا اور بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ پس میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے گا اور اگر اُمید نہیں تو دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو غیر معمولی طور پر عقل عطا فرمائے اور احمدیوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ ہم بہت کمزور ہیں لیکن ہم دُعا کر سکتے ہیں۔ دُعا کرنا جانتے ہیں۔ دُعاؤں کے پھل ہم نے کھائے ہوئے ہیں اور کھاتے ہیں۔ پس جب نمازوں میں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کی دُعا کیا کریں تو خصوصیت کے ساتھ موجودہ حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ سے یہ عرض کیا کریں کہ مکے اور مدینے کی بستیوں کا تقدس تو عبادت سے وابستہ ہے اور ہمیشہ عبادت سے وابستہ رہے گا۔ یہ بستیاں اس لئے مقدس ہیں کہ ان بستیوں میں ابراہیمؑ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عبادتیں کی ہیں۔ پس آج اس دُنیا میں ان عبادتوں کو زندہ کرنے والے ہم تیرے عاجز غلام ہیں۔ اُس شان کے ساتھ نہیں مگر جس حد تک بھی توفیق پاتے ہیں ہم اُن عبادتوں کو اسی طرح زندہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس اے ہمارے معبود! ہماری عبادتوں کو قبول فرما اور ہماری مدد فرما اور آج اگر تُو نے عبادت کرنے والوں کی مدد نہ کی تو دُنیا سے عبادت اُٹھ جائے گی اور دُنیا سے عبادت کا ذوق اُٹھ جائے گا۔ پس تو ہماری التجاؤں کو قبول فرما۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ: ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ دُنیا کی کسی قوم کی طرف نہیں دیکھ رہے تیری طرف دیکھ رہے ہیں تیرے حضور جُھک رہے ہیں تُو مدد فرما۔ اگر ہماری یہ دُعا قبول ہو جائے اور اگر دل کی گہرائیوں سے اُٹھے اور تمام دُنیا سے احمدی یہ دُعائیں کر رہے ہوں تو ہرگز بعید نہیں کہ یہ دُعا قبول ہو جائے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ BALL کسی کی کورٹ میں نہیں رہے گا۔ BALL تقدیرِ الٰہی کی کورٹ کی طرف واپس چلا جائے گا۔ اور آپ کی دُعائیں ہیں جن کا ہاتھ تقدیرِ الٰہی پر پڑتا ہے یا جن کا ہاتھ تقدیرِ الٰہی کے قدموں کو چھوتا ہے اور پھر تقدیرِ الٰہی آپ کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ رنگ بدلتی چلی جاتی ہے۔ اب دُنیا کو یہ بدلتے ہوئے رنگ دکھا دیں اور دُنیا کو بتا دیں کہ خدا آپ کا ہے اور آپ جس کے ساتھ ہیں خدا اُس کے ساتھ ہوگا۔

خطبہ جمعہ بقیہ صفحہ ۸

اور لڑائی کے سوا بات ہی کوئی نہیں کرتے۔ اب صدر بُش کس طرح کہے کہ بھئی ہم تو MERCENARIES بنے ہوئے ہیں۔ ہم تو کرائے کے فوجی ہیں اور ہمارا مالک، ہمیں حکم دے رہا ہے جس نے ہمیں کرائے پر رکھا ہوا ہے وہ کہتا ہے کہ بھئی جلدی کرو میں اس سے زیادہ بل برداشت نہیں کر سکتا تو اصل صورتحال یہ ہے۔

پس جب میں نے کہا کہ BALL اب مسلمان ممالک کی کورٹ میں ہے تو ایک تو عمومی نظریئے کے طور پر کہا وہ میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے۔ دراصل بنیادی بات یہ ہے کہ سعودی عرب کے ہاتھ میں فیصلہ ہے اور اس کے جو MOUNTING BILLS ہیں اُس کے بڑھتے ہوئے جنگی اخراجات ہیں وہ اسے مجبور کر رہے ہیں کہ جلدی یہ فساد بیچ میں سے ختم ہو اور پھر ہم اصل صورتحال کی طرف واپس لوٹیں مگر بڑی بیوقوفی ہے اُن کی جو یہ سوچ رہے ہیں کہ اصل صورتحال کی طرف واپس لوٹیں اصل صورتحال کا تو نام و نشان مٹ چکا ہوگا۔ اگر عراق مٹایا گیا تو اس کے ساتھ ماضی کی ساری تاریخ ملیا میٹ کر دی جائے گی۔ عرب ممالک کے مزاج بدل چکے ہوں گے۔ عرب قوموں کی سوچیں بدل چکی ہوں گی اور نئے حالات میں نئے زمانے پیدا ہوں گے اور بیوقوفوں والی خوابیں دیکھنے والے یہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ جلد قضیئے سے نپٹیں اور اصل حالات کی طرف واپس لوٹیں کبھی بھی کبھی اصل کی طرف واپس نہیں لوٹیں گے بلکہ تاریخ انہیں رگیدتی ہوئی آگے بڑھاتی چلی جائے

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی ذات اور پیشگوئیوں

پر

اعتراضات کے جوابات

قسط دوم

از مکرم مولانا محمد حمید کوثر مبلغ جماعت احمدیہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے مجدد محدث، مسیح موعود، نبی ہونے پر اعتراض کا جواب۔

بعض معترضین کو یہ اعتراض ہے کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے خادم اسلام ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مجدد کہلائے مہدی آخر الزمان بنے۔ مسیح موعود کے مدعی بنے۔۔۔"

اگر ان معترضین کو قرآن کریم اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی سی بھی واقفیت ہوتی تو اس قسم کا اعتراض نہ کرتے۔ ایک زمانہ میں جب کوئی بھی خدا کا مرسل یا نبی یا رسول آیا اُسے پہلے ہی روز یہ علم نہ دیا گیا کہ اس پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد کی جا رہی ہیں۔ اور کون سے اعلیٰ روحانی درجات سے نوازا جا رہا ہے۔ بلکہ بتدریج خبر دی گئی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے جو ارشاد ربانی ہوا وہ درج ذیل ہے۔

۱۔ "وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ" (الشعراء ۲۱۵)

اور تو (سب سے پہلے) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا

۲۔ "لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا" (الانعام ۹۳)

تاکہ تو اُم القریٰ (یعنی اہل مکہ) کو اور جو اس کے ارد گرد (رہتے) ہیں ڈرائے۔

۳۔ "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا" (سبا ۲۹)

ہم نے تجھ کو تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جو خوشخبری دیتا اور ڈراتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ پہلے تو اپنے رشتہ داروں کو ڈرا۔ پھر فرمایا۔ مکہ والوں اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈرا۔ پھر فرمایا۔ تجھے ساری دنیا کو ڈرانے کے لئے بھجوایا گیا ہے۔

اب اگر کوئی غیر مسلم یہ اعتراض کرے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلے اپنے رشتہ داروں کو ڈرانے اور ان کی اصلاح کے نام پر کھڑے ہوئے۔ پھر تمام دنیا کے "نذیر" بن گئے؟ کیا ایسا معترض اس اعتراض میں حق بجانب ہوگا۔ اسی طرح آپ کو آپ کے مقام کے بارے میں بھی تدریجاً باخبر کیا گیا۔ ابتداء میں آپ نے فرمایا:

۱۔ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ۔ (بخاری کتاب الدیات)

یعنی تم مجھے دوسرے نبیوں پر فضیلت نہ دیا کرو۔

۲۔ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ۔ (صحیح بخاری، ترمذی، کتاب التفسیر)

یعنی جس نے مجھے یونس بن متیٰ سے افضل کہا اُس نے جھوٹ بولا

۳۔ "لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی"

تم مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ (بخاری)

۴۔ اَکْرَمُ النَّاسِ یُوْسُفُ

تمام انسانوں سے زیادہ معزز و مکرم۔ یوسف علیہ السلام ہیں۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے بتدریج آپ کو آپ کے "مقام" کی خبر دی تو آپ نے اعلان فرمایا:

۱۔ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَھُمَا اِلَّا اتِّبَاعِیْ

اگر حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام زندہ ہوتے تو اُن کے لئے بجز میری متابعت کے چارہ نہ تھا۔

پہلے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ اور بعد میں فرمایا کہ موسیٰ کو بھی میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوگا میں اُس کا بھی سردار ہوں۔

۲۔ "اَنَا سَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ النَّبِیِّیْنَ" (الدیلمی)

میں پہلے اور پچھلے تمام انبیاء کا سردار ہوں۔

پہلے فرمایا مجھے یونس، موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ اور بعد میں فرمایا میں تمام انبیاء سے افضل ہوں حقیقت یہ ہے کہ سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح بتدریج دعویٰ فرمانا۔ آپ کے منجانب اللہ ہونے کی روشن اور واضح دلیل ہے۔ کیونکہ آپ اپنی طرف سے کچھ بھی نہ کہتے تھے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا۔ اس کا بلا خوف و خطر اعلان فرما دیا کرتے تھے۔ اور یہی حال حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کا تھا۔ آپ نے اپنی طرف سے کوئی دعویٰ نہ کیا۔ بلکہ جس بات کے اعلان کا حکم اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا۔ آپ نے اس کا اعلان پوری وضاحت سے کر دیا۔ اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ عوام اُس کو قبول کریں گے یا نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اعلان کر دو کہ میں ماموریت کے مقام پر فائز کیا گیا ہوں آپ نے ویسا ہی کیا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اعلان کر دو کہ میں مجدد، مسیح موعود اور نبی ہوں تو آپ نے ویسا ہی کیا اور جہاں تک حضرت بانی جماعت کا تعلق ہے آپ تو محض اللہ تعالیٰ کے حکم سے گوشۂ خلوت سے باہر آئے۔ آپ فرماتے ہیں:

ابتداء سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی کتب میں سخت الفاظ کے استعمال پر اعتراض کا جواب

ایک معترض صاحب لکھتے ہیں: "مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوت نبوت کو جو مانتے ہیں مرزا انہیں مسلمان کہتے ہیں۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتے انہیں۔ ذریۃ البغایا یعنی بدکار عورتوں کی اولاد سے نوازتے ہیں۔"

یہ اعتراض حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ایک عربی عبارت کے مفہوم کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا" تمام حقیقی مسلمان مجھے قبول کر لیں گے اور میری تصدیق کریں گے سوائے سرکش اور متمرد لوگوں کے

یہاں ذریۃ البغایا کے معنے بدکار اور سرکش لوگ ہیں۔ اس کا لفظی ترجمہ کرنا یعنی اسے مرکب کی بجائے الگ الگ کر کے بدکار عورتوں کی اولاد ترجمہ کرنا غلطی ہے۔ جیسا کہ "ابن السبیل" کے معنے "راستے کا بیٹا" اور پھر اس سے استدلال کرنا کہ "ابن السبیل" اپنے باپ کا نہیں بلکہ راستے کا بیٹا ہے۔ گویا ولد الزنا ہے غلط ہے۔ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ ابن السبیل کے معنی مسافر۔ ابن الوقت کے معنے مکار۔ ابن الدنیا کے معنے لالچی۔ اور ذریۃ البغایا کے معنے سرکش کے ہیں۔ چنانچہ اسی مفہوم کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مخالفوں کو "افعی کے بچو" اور "اپنے باپ ابلیس سے ہو" کہا ہے۔ اصل میں "بغایا" کا لفظ بغی مصدر سے بنا ہے جس کے معنے ہیں۔ نافرمان۔ سرکش اور حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے ذریۃ البغایا کے بعد "الذین ختم اللّٰہ علی قلوبھم فھم لا یقبلون" کے الفاظ میں ان معنوں کی تشریح بیان فرما دی۔

پھر قرآن مجید میں مکذبین۔ منافقین اور یہود وغیرہ کے لئے حسب ذیل الفاظ بھی مذکور ہیں۔

زنیم (ولد الزنا)۔ القردۃ۔ بندر۔ الخنازیر سؤر۔ حمر گدھے۔ شر الدواب حیوانات سے بدتر۔ نجس۔ ناپاک۔ شر البریۃ سب مخلوق سے بدتر۔

معترضین حضرات کا فرض ہے کہ ان برمحل نازل شدہ الفاظ کو پڑھ کر قرآن مجید کا صحیح اخلاقی معیار سمجھ لیں اور سوچیں کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کا بعض برمحل الفاظ استعمال کرنا کیوں کر قابل اعتراض ہو سکتا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ پر ہسٹیریا دوران سر دردسر۔ کثرت بول وغیرہ امراض وغیرہ اعتراض کا جواب

بعض معترضین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو بعض امراض لاحق تھیں۔ ہمارا اس قسم کے معترضین سے یہ سوال ہے کہ کیا نبی کا بیمار ہونا اس کے مفتری ہونے کی دلیل ہوا کرتا ہے؟ اگر معترضین کا یہی موقف ہے تو حضرت

ایوب علیہ السلام جن کی بیماری کے متعلق مفسرین قرآن کریم نے بہت تفصیل سے لکھا ہے، معترضین کے نزدیک نبی نہ ہوئے۔ بلکہ مفتری اور کاذب ہوئے (العیاذ باللہ) درحقیقت انبیاء کے مخالفین کا یہ آخری حربہ ہے کہ انبیاء کو مریض، مجنون کہتے ہیں۔ تاکہ اس طرح پر دنیا کی نگاہ میں ان کی اہمیت کم کریں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ ایک طرف تو اس کو بیمار مریض مجنون کہتے ہیں۔ تاکہ اس طرح پر وہ دنیا کی نگاہ میں ذلیل و رسوا ہو اور دوسری طرف ان کے مقابلہ میں ایڑی چوٹی تک کا زور لگاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کا عام قاعدہ یہ ہے کہ مجنون۔ مریض اور بیمار کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ایک معترض صاحب نے سیرۃ المہدی (مؤلف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کی ایک روایت درج کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو نعوذ باللہ ہسٹریا تھا۔ جو جنون کی قسم ہے۔ اگر معترض نے بچشم خود سیرۃ المہدی جلد اوّل (طبع دوم) کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس روایت کے متعلق مؤلف صاحب کے نوٹ سے اس اعتراض کا جواب مل جاتا۔ روایت زیر بحث کا تشریحی نوٹ درج ذیل ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اس روایت میں جو حضرت مسیح موعود کے دوران سر کے دوروں کے متعلق حضرت والدہ صاحبہ نے ہسٹریا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس سے وہ بیماری مراد نہیں ہے۔ جو علم طب کی رو سے ہسٹیریا کہلاتی ہے۔ بلکہ یہ لفظ اس جگہ ایک غیر طبی رنگ میں دوران سر اور ہسٹیریا کی جزوی مشابہت کی وجہ سے استعمال کیا گیا ہے۔ ورنہ جیسے کہ حصہ دوم کی روایت نمبر ۳۲۵ و نمبر ۳۶۹ میں تشریح کی جا چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو حقیقتاً ہسٹیریا نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے جہاں کہیں بھی اپنی تحریرات میں اپنی اس بیماری کا ذکر کیا ہے۔ وہاں اس کے متعلق کبھی بھی ہسٹیریا وغیرہ کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ہی علم طب کی رو سے دوران سر کی بیماری کسی صورت میں ہسٹیریا یا مراق کہلا سکتی ہے ......

...... خاکسار راقم الحروف نے متعدد دفعہ حضرت مسیح موعود کو دورے کی حالت میں دیکھا ہے اور کبھی بھی ایسی حالت نہیں دیکھی۔ جس میں ہوش و حواس پر کوئی اثر پڑا ہو۔ اور حضرت مسیح موعود کی یہ بیماری بھی دراصل آنحضرت صلعم کی ایک پیشگوئی کے مطابق تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا۔ کہ مسیح موعود دو زرد چادروں (یعنی دو بیماریوں) میں لپٹا ہوا نازل ہوگا۔ دیکھو مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ بحوالہ مسلم۔"

خود حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام اس اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں

"دوسری نکتہ چینی یہ ہے کہ مالیخولیا یا جنون بڑھ جانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض نہیں ہو سکتا بلکہ خوش ہوں کیونکہ ہمیشہ سے ناسمجھ لوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی ان کے زمانہ میں یہی نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے یہی خطاب ملتا رہا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی ہے کہ آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو براہین احمدیہ میں طبع ہو چکی ہے کہ مجھے مجنون بھی کہیں گے۔ لیکن تعجب تو اس بات میں ہے کہ اس دعوے میں کون سے جنون کا شائبہ پڑ گیا۔ اس بات کا فیصلہ ہم معترضین کی ہی کانشنس اور عقل پر چھوڑتے ہیں اور ان کے سامنے اپنے بیانات اور پہلے نبیوں کی حکایات رکھ دیتے ہیں کہ ہم دونوں گروہ میں سے مجنون کون سا ہے اور عقل سلیم کس کی طرز تقریر کو دیوانی کی باتوں سے مشابہ سمجھتی ہے اور کس کی باتوں کو قول موجہ قرار دیتی ہے۔" (ازالہ اوہام ایڈیشن اول صفحہ ۳۶)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اس اقتباس کے بعد تحریر ہے کہ جب اسلام کا یہ عظیم خادم وفات پا گیا اس وقت مولانا ابوالکلام آزاد ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر نے تحریر فرمایا۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے"

(اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء)

ہمارا معترضین سے یہ سوال ہے جس کو آپ ہسٹیریا کا مریض کہہ رہے ہیں کیا وہ اتنا عظیم ہو سکتا ہے؟ جس کا اقرار ایڈیٹر اخبار وکیل کر رہے ہیں؟ بتائیے آپ کا کانشنس اور ضمیر کیا گواہی دیتی ہے؟

پھر ایک معترض صاحب نے یہ لکھا ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات ہیضہ سے واقع ہوئی۔ مگر یہ معترضین کے منجملہ افتراؤں میں سے ایک نہایت ہی ناپاک افتراء ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وفات کے وقت حضورؑ کی خدمت میں پنجاب کے چوٹی کے ڈاکٹر اور اطباء حاضر تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی آپ کے مرض کی تشخیص ہیضہ نہیں کی۔ بلکہ آپ کی وفات کا سبب اسہال قرار دیا ہے۔ چنانچہ جو اعلان بطور اطلاع اخبارات کو برائے اشاعت ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کے دستخطوں سے بھیجا گیا تھا اس میں آپ کی بیماری کی تشخیص اسہال بیان کی گئی ہے معترضین نے سیرۃ المہدی سے حضرت ام المومنین کی ایک روایت بھی نقل کی ہے۔ اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ کی وفات ہیضہ سے ہوئی۔ حالانکہ اطباء نے بالاتفاق لکھا ہے کہ ہیضہ ایک وبائی مرض ہے۔ اور حضرت بانی جماعت احمدیہ جن دنوں لاہور میں فوت ہوئے ان دنوں لاہور میں ہیضہ کا نام و نشان تک نہ تھا۔ یعنی حضورؑ کی وفات سے پہلے کوئی ہیضہ کا کیس ہوا۔ نہ اس کے بعد اور نہ آپ کے تیمارداروں اور خدمت گزاروں میں سے کسی پر ہیضہ کا حملہ ہوا۔ ان حالات میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے متعلق یہ کہنا کہ وفات ہیضہ سے واقع ہوئی صریحاً جھوٹ و کذب و افتراء ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کو ضعف معدہ کا عارضہ تھا۔ جس کا سبب کثرت مطالعہ اور تحریر و تصنیف جیسے پر مشقت کام کی زیادتی تھی۔ جس شخص نے بے شمار مضامین اور ۸۰ سے زائد معرکۃ الآراء کتب اردو۔ فارسی۔ عربی میں تحریر کیں ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے، اس کے لئے آپ کو کتنا وقت بیٹھنا اور بیدار رہنا پڑتا ہوگا۔ ایسی حالت میں تھوڑی سی معدہ کی خرابی ہو جانے سے بھی آپ کو عموماً اسہال کی تکلیف ہو جاتی تھی جو ایک بشری تقاضا تھا۔ اور جیسا کہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتا ہے۔ "قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" (کہف ۱۱۱) کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) صرف تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں یعنی جو بشریت کے تقاضے تمہارے ساتھ ہیں وہی میرے ساتھ، جس طرح تم بیمار ہوتے ہو میں بھی اسی طرح بیمار ہوتا ہوں جس طرح جنگوں میں صحابہ کرام زخمی ہوتے تھے اسی طرح آپ کے دندان مبارک اور چہرہ زخمی ہوا۔ اور آپ سخت تکلیف محسوس کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا جسمانی تکلیف اور بیماری تو نبیوں کے سرداروں کو بھی لاحق ہوتی رہی۔

اس اعتراض کا مزید جواب معترضین کو سمجھانے کے لئے احادیث سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث پیش کرتے ہوئے درج ذیل ہے۔ اس سے زیادہ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ ہماری حالت تو بقول شاعر وہ ہے:

قومی ھم قتلوا اُمَیْمَ اَخِی
فاذا رمیتُ یُصیبنی سَھْمِی

میری قوم نے میرے بھائی امیم کو قتل کر دیا ہے۔ پس اگر میں ان کے تیر ماروں تو میرے ہی لگے گا۔

کیونکہ سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے سب سے زیادہ محبوب اور قابل احترام ہستی ہیں آپ کے بارے میں اگر ہم کوئی بات معترضین کو سمجھانے کے لئے دشمنان اسلام کی کتب میں سے تحریر کریں گے تو اس سے بھی ہمیں جتنی تکلیف ہوگی معترضین کو اس کا ہزارواں حصہ بھی نہ ہوگی۔ معترضین کو سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت یاد دلاتے ہیں جس میں وہ فرماتی ہیں۔ فَخَرَجَ وَیَدٌ لَہٗ عَلَی الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَیَدٌ لَہٗ عَلٰی رَجُلٍ اٰخَرَ وَھُوَ یَخُطُّ بِرِجْلَیْہِ فِی الْاَرْضِ۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ)

باقی آئندہ

جلسہ سالانہ قادیان

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

از مولانا حمید الدین شمس صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ۱۹۹۰ء کا جلسہ سالانہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا پاکستان سے سینکڑوں افراد نے شرکت فرمائی جبکہ دنیا کے مختلف ممالک اور اندرون ملک سے ہزاروں افراد شامل ہوئے حیدرآباد جس میں بار بار ہنگاموں کی وجہ سے مسلسل کرفیو لگا ہوا تھا خون اور آگ کے طوفانوں کو چیرتے ہوئے افراد جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے برکت حاصل کرنے کے لئے قادیان کی طرف روانہ ہوئے اور کسی قسم کا کوئی خوف اور دہشت ان دیوانوں کے دلوں میں نہ تھی حالانکہ شہر نفرت اور فرقہ واریت کی نذر تھا اور ان شرکت کرنے والوں کی حالت تو یہ تھی کہ۔

ہوش مندوں نے کہا بزدلی کو مصلحت
جانب مقتل گئے تو صرف دیوانے گئے

یہ دیوانے کئی قسم کے مقتلوں کو عبور کر کے قادیان پہنچے اور ایمانی حدت و سکینت کو دار الامان سے لیکر اپنے گھروں کو واپس لوٹے آندھرا پردیش سے بعض نومبائعین بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے علاقہ ورنگل کے مکرم رحیم الدین صاحب ایل۔ ایل۔ بی نو مبائع جو مع اہلیہ شرکت کے لئے آئے یہ نوجوان اپنے علاقہ کے معزز گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں انہیں چند سال قبل احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی اسی طرح ضلع نلگنڈہ کے بعض نومبائع بھی ان پُر خطر میدانوں سے گزرتے ہوئے حاضر ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام پر لبیک کہنے والے عظیم الشان نشانات کے ذریعہ احمدیت کو قبول کر رہے ہیں اس جلسہ میں سکندرآباد کے مکرم حنیف احمد صاحب کرشنا بھی شامل ہوئے جن پر احمدیت کی صداقت خوابوں کے ذریعہ ظاہر کی گئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خواب میں ان سے ملاقات فرمائی اور انہیں غیر مسلم گھرانے سے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق ملی آپ بھی والہانہ انداز سے اس جلسہ کی برکتوں کو حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ان کی اہلیہ ابھی غیر مسلم ہی ہے اللہ تعالیٰ انہیں بھی اسلام کی صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ نومبائعین آندھرا پردیش اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہار اور رونق کا سا سماں پیدا کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں اس وقت قادیان میں مدرسۃ الحفظ میں علاقہ ورنگل کا نو عمر سید رسول صاحب جنہوں نے صرف اڑھائی سال میں قرآن مجید حفظ کر کے مدرسۃ الحفظ میں ریکارڈ قائم کیا یہ اس گھرانے کا بچہ ہے جہاں نہ اسلام کو کوئی جانتا تھا اور نہ ہی قرآن مجید کو صرف نام کے مسلمان تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان میں یہ بیداری پیدا کی اور یہ سب کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خصوصی توجہ ہے۔ نیز ایک نوجوان خیر اللہ صاحب جنہوں نے احمدی ہونے کے بعد ۱۴ سپارے حفظ کئے اب وہ معلم کی ٹریننگ لے رہے ہیں نیز ایک نوجوان عبد السلام صاحب جو مولوی فاضل کلاس میں زیر تعلیم ہے اور اب ایک ہی سال باقی ہے بہرکیف حضور پُر نور کے ارشاد کی تعمیل میں ان نومبائعین کو قادیان جلسہ سالانہ پہ لاکر ان کے ایمانوں کی تقویت کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اور بعض نومبائعین جب قادیان کے جلسہ سالانہ سے واپس اپنے گھروں میں جاتے ہیں تو ایک عجیب سرور محسوس کرتے ہیں اور پہلے سے زیادہ احمدیت کے تعلق سے جوش رکھتے ہیں اور اپنے علاقوں کو نور سے معمور کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس سال تو حضور انور کے پیغام نے تمام دنیا کے احمدیوں میں ایک نیا ولولہ پیدا کر دیا ہے کہ قادیان دار الامان ۹۱ء کے جلسہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے قادیان کی بستی جو ایک عرصہ سے خلیفۃ المسیح کی آمد کی متمنی ہے اس کی مراد بر آنے کا وقت آ چکا ہے۔ اس وقت کیا منظر ہوگا۔ اور احمدیوں کے کیا احساسات ہوں گے اس کا جواب ۱۹۹۱ء کا جلسہ سالانہ خود بتائے گا اللہ کرے کہ ہمارے آقا اس سال تو جلسہ سالانہ پر تشریف لائیں قادیان کے احمدی ہی نہیں اس سرزمین کے غیر مسلم بھی شیر خدا کی آمد پر آنکھیں بچھانے کے آرزو مند ہیں۔

وہ تو وہ تم کو بھی ہو جائیگی الفت مجھ سے
اک نظر میرا محبوب نظر تو دیکھو۔

پینگال میں لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا پانچواں صوبائی اجتماع

الحمد للہ لجنات اماء اللہ اڑیسہ کا پانچواں صوبائی سالانہ اجتماع ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام پایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱ مجالس کی ۷۵ نمائندگان نے اجتماع میں شرکت کی۔ صوبہ اڑیسہ کی مجالس کے علاوہ دوسرے صوبہ جات کی مجالس نے شرکت کرنے والی ممبرات لجنہ و ناصرات کی کل تعداد ۱۲۷ رہی اور غیر از جماعت ممبرات کی تعداد ۱۰ (ہندو خواتین ۶ اور غیر احمدی مسلمان کی تعداد ۴ رہی)

اجتماع میں شرکت کرنے والی ۱۲ مجالس کے نام اس طرح ہیں۔
محی الدین پور۔ کوٹے پلّی۔ تابیر کوٹ۔ کیرنگ۔ محمود آباد۔ گوپال پور۔ ارکھ پٹنہ۔ کرڈاپلی۔ کوسبھی۔ نرگاؤں۔ پینگال۔

جلسہ کی کاروائی ٹھیک ۹ بجے زیر صدارت محترمہ شیریں باسط صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ شروع ہوئی۔ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امۃ القدوس رونق صاحبہ کی قیادت میں عہد نامہ دہرایا گیا۔ محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے افتتاحی دعا کروائی اور پھر محترمہ نفیسہ بیگم صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ بعد ازاں محترمہ صوبائی صدر صاحبہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔

بعد ازاں مقابلہ حسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ فی البدیہہ تقاریر نظم خوانی دینی معلومات۔ لجنہ و ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل اور دوم شروع ہوئے پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اچھا کام کرنے والی ممبرات کو بھی خصوصی انعامات دیے گئے۔

بعد دعا اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(صوبائی صدر لجنہ اڑیسہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم منور احمد صاحب (مربی) گھاٹ سیلہ بہار سے مبلغ -/۵۰ روپے اعانت بدر ادا کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ زبیر احمد جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک وقف نو میں شامل ہے اکثر بعارضہ نزلہ زکام بیمار رہتا ہے علاج جاری ہے موصوف کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز موصوف لکھتے ہیں کہ ایک خطرناک جگہ پر رہائش ہے اپنا اور اپنے اہل و عیال کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو روزگار میں برکت کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(۲) مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید مدراس سے لکھتے ہیں کہ خاکسار کی شادی پر پانچ سال گزر چکے ہیں ابھی تک نعمت اولاد سے محروم ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک صالح اولاد نرینہ عطا فرمائے۔

ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں ۱۷ر نومبر ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو تاریخ احمدیت کی اہمیت و افادیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس کے مطالعہ کرنے کی مبارک تحریک فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس الفاظ کا متن یہ ہے۔

"آج ہم میں سے بہت کم ایسے ہیں جو تاریخ احمدیت پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں یا انہیں تاریخ احمدیت جو مولوی دوست محمد صاحب نے بڑی محنت سے لکھنی شروع کی ہوئی ہے اس کی جلدیں مہیا ہیں یا دستیاب ہیں تو اس پہلو سے کبھی کبھی پرانی تاریخ کو دوہرا دینا چاہیئے تاکہ نئی نسل کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ آج سے کچھ سال پہلے جماعت کا کیا حال تھا کون کون سے مخلصین تھے جو قربانیوں میں آگے آئے اور پھر اُن کے نتائج کیا نکلے"

(روزنامہ "الفضل" ۱۱ر دسمبر ۱۹۹۰ء صفحہ ۲ کالم ۱)

ریاض محمود باجوہ مربی سلسلہ
انچارج دفتر شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ

بھوٹان و آسام کے گوردواروں میں ۔ احمدیت کا پیغام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ نومبر میں پہلے فنٹشلنگ بھوٹان کے گورو نانک گوردوارہ میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا بعد ازاں ۲۲ر نومبر کو آسام کے مشہور گوردوارہ گورو تیغ بہادر گوردوارہ دھوبڑی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امن بخش تعلیمات کی روشنی میں ہزاروں افراد تک پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ سامعین کی طرف سے انتہائی خوشی کا اظہار کیا گیا اور نذرانہ بھی پیش کیا۔ جو خاکسار نے اُسی موقعہ پر منتظمین کو بطور تحفہ دیا اور گوردوارہ کی لائبریری کے لیے گورمکھی زبان میں کتابیں بھی منتظمین کو پیش کیں جو انہوں نے نہایت احترام سے حاصل کیں۔ بعض دوستوں نے علاقائی گوردواروں میں آنے کی دعوت دی اور بعض نے کتابیں بھجوانے کے لئے ایڈریس دیئے قارئین کرام دُعا کریں اللہ تعالیٰ تبلیغی مساعی کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق دے۔

خاکسار
عبد المومن راشد

تبلیغی پروگرام ۔ جماعت احمدیہ منار گھاٹ

کیرلہ احمدیہ صوبائی کمیٹی تبلیغی سیکشن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۳/۱۲/۹۰ تا ۲۱/۱۲/۹۰ صوبہ بھر میں ہفتہ انسانی امن و اتحاد منایا گیا تھا اس ہفتہ میں کیرلہ کی تمام جماعتوں کو اپنے اپنے علاقہ میں امن و شانتی جلسہ اور جلوس کے پروگرام بنانے کے لئے ہدایت ہوا تھا۔ اس کے مطابق جماعت احمدیہ النلور و مدیاکنی اور منار گھاٹ مشترکہ طور پر تینوں جماعتوں کے قریب بازار میں شانتی یاترا و جلوس کا پروگرام بنایا۔ مورخہ ۱۴/۱۲/۹۰ کو النلور بازار میں اور ۱۵/۱۲/۹۰ کو منار گھاٹ ٹاؤن میں اور ۱۶/۱۲/۹۰ کو مدیاکنی کے قریب بازار تروڑامکنو میں جلوس یعنی شانتی یاترا منایا گیا۔ تین پروگراموں میں پچاس سے زیادہ احباب شریک ہوئے۔ جلوس کے وقت پلے کارڈوں PLAY CARDS میں ہر ایک قوم میں خدا کے نذیر آئے ہیں۔ ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و سری کرشن اور سری رام اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت سری رام ایک سچا نبی ہے انسانیت زندہ باد اور LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE لکھا کر اُٹھائے تھے۔ اس پروگرام کے ذریعہ کثیر تعداد ہندو و مسلم اور عیسائی لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔

مورخہ ۲۸/۱۲/۹۰ کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ منار گھاٹ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ سے منار گھاٹ ٹاؤن کے آخر تک ہر ایک دُکان و گھر و مسجد اور مدرسہ میں جا کر تبلیغی لٹریچر اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ اگست ۱۷ر اور ۲۴ر کے یعنی عراق و کویت اور اسرائیل کے بارہ میں چھپوا کر تقسیم کئے اس پروگرام میں خاکسار کے ہمراہ دو انصار اور چار خدام شریک ہوئے الحمد للہ۔

سی۔ اے۔ عبد الرحمٰن۔ معلم وقف جدید

اعلانات نکاح

مندرجہ ذیل نکاحوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

(1) خاکسار کے بیٹے عزیزم مسعود احمد صاحب راشد ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب فانی مرحوم قادیان کا نکاح عزیزہ عائشہ قدسیہ شیریں صاحبہ بنت مکرم صدیق احمد صاحب امینی قادیان کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار (-/۱۵۰۰۰) روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ نے مورخہ ۱/۱/۹۱ کو بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔ اعانت بدر میں -/۲۰ روپے ادا کئے گئے۔

شریف النساء
اہلیہ خلیل الرحمٰن صاحب فانی مرحوم قادیان

(2) مورخہ ۶/۱/۹۱ کو مکرم شمس الدین احمد آسامی معلم ابن مکرم تمیز الدین صاحب "ہزالی بھیٹیا" صوبہ آسام کے ساتھ مکرمہ فرزانہ اختر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر نجیب الرحمٰن صاحب سیکریٹری تبلیغ صوبہ آسام کا اعلان نکاح مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر الحاج محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نائب ناظم وقف جدید نے بعوض حق مہر -/۵۰۰۰ پانچ ہزار روپیہ پر کیا۔ ۲۰ روپے اعانت بدر دیئے گئے

سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ عالیہ صوبہ آسام

(3) عزیزم مہتاب احمد صاحب امروہی پروپرائٹر اعوان کلاتھ ہاؤس قادیان کا نکاح عزیزہ آنیسہ رقیب صاحبہ بنت مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم قادیان کے ساتھ مورخہ ۲۷/۱۲/۹۰ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھایا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے اس خوشی کے موقعہ پر موصوف نے -/۵۰ روپے بطور اعانت بدر ادا کئے ہیں۔

(بدر الدین مہتاب قادیان)

ولادت

● محترم محمد نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر کے فرزند اکبر عزیز محمد اسد اللہ سلطان غوری کے ہاں ۱۶ر اگست ۹۰ء کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ جس کا نام "محمد اسماعیل سیف اللہ ذیشان" رکھا گیا ہے نومولود محترم سیٹھ محمد عبد الحئی صاحب مرحوم کا پڑنواسہ اور محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب غوری مرحوم کا پڑپوتا ہے مولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے قارئین کرام سے درخواست دعا ہے اور محترم سیٹھ نعمت اللہ صاحب کے اہل و عیال اور کاروبار میں برکت کے لئے بھی

(ایڈیٹر)

● مکرم شیخ یاسین صاحب آف غنچہ پاڑہ اڑیسہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے گذشتہ مورخہ ۱۲/۱/۹۱ بروز ہفتہ کو تین لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عنایت فرمایا ہے۔ موصوف نے اس خوشی میں مبلغ -/۵۰ روپے مختلف مدات کے لئے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر صالح و خادم دین بنائے

خاکسار شمس الدین خان معلم وقف جدید غنچہ پاڑہ

● مکرم ماسٹر عبد الواسع صاحب آف چارکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی عطا کی ہے اس سے قبل موصوف کے تین بچے پیدائش کے چند روز بعد ہی وفات پا گئے ہیں مکرمی ماسٹر صاحب مبلغ -/۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہیں۔ عزیزہ نومولودہ کے صالح اور درازی عمر کے ساتھ خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ایڈیٹر)

ہمیں ہیں دل کی جراحتوں پر سکوں کا مرہم لگانے والے

وہی ہے دورِ مئے محبت وہی ہیں پینے پلانے والے
کچھ ایسی بدلی نگاہ ساقی کہ اٹھ گئے خود اٹھانے والے
مٹا سکیں گے نہ اپنی کوشش سے اہلِ حق کو زمانے والے
بھلا مصائب سے کیا ڈریں گے یہ جان پر کھیل جانے والے
ہمیشہ انکار کرتے آئے حقیقتوں کا قساتے والے
چلاتے آئے ہیں تیرِ نفرت بقدرِ ہمت زمانے والے
ہمیں ہیں ہر نیک دل کی راہوں میں اپنی آنکھیں بچھانے والے
ہماری صورت کو تک رہے ہیں بچشمِ حیرت زمانے والے
ہمیں سے اِس دورِ ابتلا میں ستم کشی کا بھرم ہے قائم
ہمیں تو ہیں جوت معرفت کی ہر ایک دل میں جگانے والے
ہمارا ثانی کوئی نہ ہو گا کہ ہم ہیں اصحاب دورِ آخر
ہمارے نقشِ قدم پہ چل کر ہی کامراں ہوں گے آنے والے

ہمیں ہیں اسلام کے فدائی ہمیں ہیں خدام نوعِ انساں
ہمیں ہیں دل کی جراحتوں پر سکوں کا مرہم لگانے والے
ہمیں نے دنیائے رنگ و بو کو بہار بن کر نکھار بخشا
ہمیں تو ہیں گلشنِ عمل میں نئے شگوفے کھلانے والے
بفضلِ ایزد دلوں پہ ہم نے وہ نقشِ خدمت بٹھا دیا ہے
جا سکیں گے نہ کوئی نقشہ یہ اپنا نقشہ جمانے والے
یہ سالکانِ رہِ طریقت رضا و تسلیم کے ہیں پیکر
نہ اُف نکالیں گے اپنے منہ سے چلائیں خنجر چلانے والے
وفا پرستی مٹی جہاں سے جفا کشی کا ہے نام باقی
بہت ہی کم رہ گئے ہیں دنیا میں عہدِ الفت نبھانے والے
رہ عداوت پہ گامزن ہیں جو مدعیانِ علم و دانش
وہ راستہ امن و آشتی کا ہیں کب کسی کو بتانے والے
فلک پہ بجلی چمک رہی ہے اور اُس کی زد میں ہیں اہلِ گلشن
پھر اس قدر مطمئن ہیں کیونکر یہ آشیانے سجانے والے
اُٹھے تھے جو وادیٔ عرب سے جو کھل کے برسے کل جہاں پر
ہیں بالیقیں وہ سیاہ بادل فضائے عالم پہ چھانے والے
دلوں میں ہو گر یقین محکم سلیمؔ اسعیٔ عمل ہو پیہم
تو مقصدِ دل کی منزلوں تک پہنچ ہی جاتے ہیں جانے والے
(طالبِ دعا۔ سلیم شاہجہانپوری از کیلیفورنیا امریکہ)

مسیحا کی جماعت کا قدم آگے ہی بڑھنا ہے

ارے ملاں لگالے زور جتنی تجھ میں طاقت ہے
مسیحا کی جماعت کا قدم آگے ہی بڑھنا ہے
تمہارا شور و غوغا، گالیاں اور جھوٹ ہوتا ہے
مقدر میں تمہارے رونا دھونا اور جلنا ہے
تمہیں نام مسلماں اور کلمہ زہر لگتا ہے
اذاں سنتے ہی سینے پہ تمہارے سانپ چلتا ہے
رپٹ لکھوانے جاتے ہو ہمیشہ تم یہ تھانے میں
کہ کیوں اک احمدی اپنے خدا کا نام لیتا ہے
ارے ملاں تمہیں اسلام سے کیسی محبت ہے
خدا کا نام سن کر دم تمہارا گھٹنے لگتا ہے

بنانا ہر مسلماں کو ہے کافر کام ہے تیرا
یہی تبلیغ ہے تیری یہی پیغام ہے تیرا
تمہارا مشغلہ صبح و مسا ہے گالیاں دینا
یہی ایمان ہے تیرا یہی اسلام ہے تیرا
خدا محفوظ رکھے تیرے شر سے قوم ساری کو
ہے دیں کے نام پہ "فتنہ اٹھانا" کام ہے تیرا
(طالبِ دعا۔ خواجہ عبدالمومن اوسلو ناروے)

فمن لقیہ منکم فالیقرأ علیہ منی السلام (حدیث)

وہ جس پر شاہِ خوباں سے محبت کا سلام آیا

بھلا عرصہ سے کوئی شادمانی کا پیام آیا
لبوں پر جب کبھی بھی کوئی پُر حکمت کلام آیا
محبت سے دیا جس کو بھی خوشبو دار گلدستہ
شرارت جو بھی پھیلاتا ہے ہر منزل پہ جا جا کے
مگر غفلت میں ہیں یہ لوگ قدرت کے تو آئین
در مولیٰ پہ جب بھی عاجزوں نے سر جھکایا ہے
یہی قانون قدرت ہے یہی دستورِ رحمٰں ہے
جنوں مسجد گرانے کا ہے سرحد پار ملّا کو
وہ جو صدام بھرا زیبِ ارضی کی محبت میں
وہ اپنا لاؤ لشکر لیکے ارضِ پاک میں پہنچا
یہ کیا ہے کس لئے ہے اے اولوالالباب سوچو تو
یہ انکار پیامِ ایزدی کا اک نتیجہ ہے
ہاں تو شب تیغ اعوج کی بھی خطرات سے پُر تھی
ذرا دیکھو چمن زاروں میں کیوں بادِ بہاراں تھی
زبوں تر دیکھ کر اُمت کی حالت قلب اطہر میں
خدا نے لم یزل کا وعدہ ہرگز ٹل نہیں سکتا
مٹا جاتا تھا سچائی کا دنیا سے نشاں یکسر
صدی جب تیرہویں ہجری کی آئی ختم ہونے کو

اِدھر ہر ہر قدم فکر و عبرت کا مقام آیا
نہ جانے کیوں سخن دانوں کو اس میں بھی کلام آیا
وہی سمجھا لکرا ہاتھوں میں تیغ بے نیام آیا
خدا کے قہر کی زنجیر میں جکڑا مدام آیا
کہ جو "بوئیگا کاٹیگا وہی" مشہورِ عام آیا
تو فوراً سائباں بنکر وہ رحمت کا غمام آیا
بڑی مدت ہے بدکا سعد دائم شاد کام آیا
یہاں بھی دشمنِ امن داماں کو خوش یہ کام آیا
دلِ اُعور میں بھی انسانیت کا احترام آیا
بہانہ کیا ہی اچھا وقت پر اس کے یہ کام آیا
غضب کیوں پاسبانانِ حرم پر یوں تمام آیا
کہ جو آگاہ کرنے کو تمہیں اہلِ مقام آیا
اُفق پر اشکر ہے بر وقت ہی ماہِ تمام آیا
یقیں ہے شاہِ خوباں شان سے بالائے بام آیا
ملال و حزن کے ہمراہ عزمِ استقام آیا
گواہ اس بات پر قانونِ قدرت کا نظام آیا
کہ ہر سے صدق کا پیغامبر با اہتمام آیا
فضا میں غلغلہ اٹھا کہ وہ دیکھو امام آیا

وہ مہدی ہے "مسیحا" صلح کا شہزادہ والا!
کہ جس پر شاہِ خوباں سے محبت کا سلام آیا!
(محتاجِ دعا۔ عبدالرحیم راٹھور)

حالاتِ حاضرہ کے تاثرات!

کج روشِ آقاؤں کی طرزِ جہانبانی بھی دیکھ
گل کھلائیگی زمیں گلستاں کیا دیکھئے
چہرۂ انسانیت زخموں سے بے رونق ہوا
بت نئی آفات کے بادل سروں پر چھا گئے
کس قدر افسردہ ہے پھر منظرِ روئے زمیں
یک بیک دنیا کے یوں حالات پلٹا کھا گئے
زندگی کے راستے تاریکیوں میں کھو گئے
علم و دانش میں عروجِ آدمِ خاکی بجا!
کیا خدا ترسی خدا والوں کی یارو دیکھئے
اہلِ کعبہ کی حجازی شان آخر کیا ہوئی
خوابِ غفلت میں ہیں اب بھی ہو رہا ہے انکو کیا
چشمِ گردوں تو نے دیکھا جلوۂ غارِ حرا

اب زمیں پر خونِ انسانی کی ارزانی بھی دیکھ
آسماں کے رنگ ہائے جلوہ افشانی بھی دیکھ
جذبۂ مطلب پرستی کی فراوانی بھی دیکھ
رنگ کیا لائیگی خود غرضی انسانی بھی دیکھ
آج اربابِ جہاں کی فتنہ سامانی بھی دیکھ
گردشِ ایام میں انساں کی حیرانی بھی دیکھ
ہم نفس بزمِ جہاں کا کربِ انسانی بھی دیکھ
دورِ حاضر کا آگ روحِ فرسائی بھی دیکھ
اور خدا کے نام پر دست و گریبانی بھی دیکھ
غیر کے ہاتھوں ہوئی ان کی نگہبانی بھی دیکھ
سر سے اونچا ہو گیا حالات کا پانی بھی دیکھ
جلوۂ غارِ حرا کی شانِ سلمانی بھی دیکھ

غیر کی عقل و سیاست تو نے انور دیکھ لی
مردِ مومن کی نگاہِ نورِ ایمانی بھی دیکھ
(نعمت الانور یادگیری کرناٹک)

قسط دوم آخری

اجلاس نمائندگان لجنات بھارت

مورخہ ۲۷ دسمبر کی رات ۱/۲ ۷ بجے بیت النصرت لائبریری میں تمام آنے والی نمائندگان بھارت کا اجلاس منعقد ہوا محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے صدارت فرمائی اس میں قادیان کے علاوہ ۲۵ لجنات کی نمائندگان نے شرکت کی ۔ جبکہ گذشتہ سالوں میں اس سے بہت زیادہ نمائندگان تشریف لائی تھیں ۔

قادیان ۔ ہبلی ۔ کینانور ۔ کالیکٹ ۔ بلاری ۔ کٹک ۔ کرڈاپلی ۔ سورد ۔ مدراس بمبئی ۔ شاہ جہانپور ۔ بریلی ۔ سکندرآباد مسکرا ۔ کلکتہ ۔ امروہہ ۔ موتی ہاری ۔ بنگلور ۔ بیرہ پورہ ۔ بھدرواہ ۔ دہلی حیدرآباد ۔ خانپور ملکی ۔ جیلاکرہ ۔ چارکوٹ سورب ۔

اجلاس کا آغاز محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور دُعا سے کیا گیا ۔

(۱) جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۰ء لجنہ اماء اللہ بھارت کی کارکردگی پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جو خوشنودی کے خطوط موصول ہوئے تھے وہ تمام نمائندگان کو سنائے گئے اور اس کے بعد تمام نمائندگان کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ان پیارے الفاظ کو اپنے سامنے رکھ کر اپنی کارکردگی کو زیادہ تیز کریں اور تعلیمی تربیتی و تبلیغی امور کی طرف بہت توجہ دیں ۔

(۲) چندہ جات لجنہ اماء اللہ کی شرح وہی رہے گی ۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے فرمان پر جو نادہندگان بہنیں ہیں ان کو حتی الوسع کوشش کریں کہ دہندگان بنایا جائے ۔ اس پر بعض لجنات نے یہ سوال اُٹھایا کہ چندہ وہی نہیں دیتیں جو بہت غریب ہیں اس پر نمائندگان کو یہ چیز سمجھائی ہے کہ اوّل تو اس ضمن میں بہت پیار محبت سے بہنوں کو سمجھائیں کہ اللہ تعالےٰ کے رستہ میں دے کر کوئی غریب نہیں رہتا بلکہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ اسکو دیتا ہے ۔ دوم اگر وہ تھوڑا بھی دیں تو ان سے لیا جائے ۔ تاکہ پہلے ان کو عادت پڑے پھر انشاء اللہ وہ خود چندہ کی اہمیت سمجھتی جائیں گی ۔ سوم گذشتہ دنوں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اس ضمن میں آئے ہیں جن میں مالی قربانیوں کا ذکر ہے ۔ ان خطبات میں سے اہم اقتباسات نکال کر بہنوں کو سنائیں تو انشاء اللہ تعالےٰ ہماری لجنہ کی تمام بہنیں دہندگان بن جائیں گی ۔ لجنہ قادیان نے یہ تجویز دی کہ جن لجنات کی سو فیصد ممبرات چندہ دہندگان ہیں ان کے نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دُعا کے لیے پیش کئے جائیں ۔ اس تجویز پر نمائندگان کو یہ کہا گیا ہے کہ کوشش کریں اور سو فیصد ممبرات کو دہندگان بنا کر اپنی لجنہ کا نام پیش کریں ۔

(۳) بیت النصرت لائبریری کے ساتھ ملحقہ زمین میں دفتر لجنہ اماء اللہ کے چار کمرے بنانے کی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے اجازت موصول ہو چکی ہے بھارت کی نمائندگان سے جلسہ کے دوران تحریک کی گئی تھی ۔ ہر لجنہ نے اپنی لجنہ میں تحریک کر کے وعدہ جات بھجوانے ہیں ۔ آئندہ سال انشاء اللہ یہ دفتر تعمیر کیا جائے گا ۔ نمائندگان نے واپس جا کر وعدہ جات بھجوانے کا وعدہ کیا ہے ۔

(۴) تبلیغی کام پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خوشنودی کے خطوط موصول ہوئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔ دوران سال ۱۰ ۔ ۱۲ بیعتیں عورتوں کے ذریعہ ہوئی ہیں ۔ جسکی اطلاع حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دی گئی لیکن یہ تعداد بہت کم ہے ۔ اپنے تبلیغی کام کو تیز کریں ۔ کیونکہ عورتیں ہی عورتوں کو صحیح رنگ میں تبلیغ کر سکتی ہیں اور اپنی تبلیغ کا جب تک آپکو پھل نظر نہ آئے چین سے نہ بیٹھیں اپنے تبلیغی پروگرام بنا کر مرکز میں اطلاع دیں ۔

(۵) لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل میں رسومات ترک کرنے کی شعبہ تربیت میں شق رکھی گئی ہے ۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے نمایاں رنگ میں احمدی بہنوں میں سے رسومات دور بھی ہو رہی ہیں ۔ لیکن دیہاتوں میں جہاں ہندو ماحول زیادہ ہے وہاں ہماری احمدی بہنوں میں بھی بعض رسمیں داخل ہونی شروع ہو گئی ہیں اس لیے تمام نمائندگان کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ آپنے جو بھی کوئی رسم آپکے دیہات میں ہو خواہ شادی بیاہ کی ہوں خواہ دوسری ہوں آپنے ان کے خلاف جہاد کرنا ہے اور ان رسموں کو دور کر کے مرکز کو ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے ۔

(۶) صوبہ جات کی صدر لجنات کو توجہ دلائی گئی کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے سال ۱۹۸۹ء۔۹۰ء میں آپ سب نے دورہ کر کے لجنات کو ایک حد تک کافی بیدار کیا ہے اس سال شروع سال سے ہی دورہ کریں تاکہ سستیاں دور کی جائیں ۔

کیونکہ حالات سب صوبوں کے خراب ہیں ۔ اس لئے صدر صاحبات نے یہی وعدہ کیا ہے کہ حالات درست ہوتے ہی ہم اپنے دورے شروع کر دیں گے

(۷) حضور ایدہ اللہ کا تازہ سرکلر تعلیم القرآن کے متعلق بہنوں کو پڑھ کر سنایا گیا اور ان کو کہا گیا کہ قرآن مجید اس کا ترجمہ پڑھانے کے لئے اس طرح نماز کا ترجمہ یاد کرانے کے لئے اپنی لجنات میں کلاسز لگائیں انفرادی طور پر سکھانے کا کام کریں ۔ الحمد للہ جو نمائندگان نے رپورٹ دی ہے وہ یہ ہے کہ حضور کے فرمان کے بعد ممبرات لجنہ و ناصرات بلکہ ناصرات کی چھوٹی بچیوں نے نماز کا ترجمہ یاد کر لیا ہے ۔

(۸) حضور ایدہ اللہ کا پیغام ایک بار پھر بہنوں کو سنا کر ہر نمائندہ کو یہ تاکید کی کہ یہ پیغام آپ نے سن لیا ہے اور اخبار بدر میں بھی انشاء اللہ جلد شائع ہو جائے گا اپنی لجنہ کو سنا کر دعاؤں کی طرف تحریک کریں اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ اپنے ہر اجلاس میں بہنوں کو تحریک کی جائے اور اجتماعی دُعا بھی کروائی جائے تاکہ ہم اپنے عہد کے مطابق پورا سال دُعاؤں میں مصروف رہیں ۔ اللہ تعالےٰ حضور کی خواہش کو پورا کرے اور ہم ہندوستان کی لجنہ و ناصرات جن میں سے سوائے چند بہنوں کے کسی نے حضور سے ملاقات نہیں کی ۔ حضور سے ملاقات بھی کر سکیں اور اپنے سامنے حضور ایدہ اللہ کے خطابات سن سکیں اور اللہ تعالےٰ ہندوستان کی پیاسی روحوں کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات نصیب کرے اور خطابات سننے کی ان کو توفیق ملے ۔

(۹) ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے گذشتہ سال توجہ دلائی گئی تھی الحمد للہ اس سال ناصرات الاحمدیہ کی رپورٹیں پہلے سے بہت اچھی آئی ہیں ۔ اور حضور کے پانچ بنیادی اخلاق پر بچیاں عہد کر کے عمل کر رہی ہیں ۔ اس سال ناصرات کی سیکرٹریان اور زیادہ توجہ دیں تا بھارت کی ناصرات بھارت کی لجنات کی طرح اپنے قدم مزید تیز کریں ۔

صنعتی نمائش کیلئے ۔ قادیان شاہجہانپور بمبئی اور سورب اور ربوہ اور سندھ دو سے سامان آیا لجنہ سورب نے اپنا منافعہ ویلفیئر فنڈ میں جمع کروایا ۔ لجنہ قادیان نے منافع لجنہ بھارت کے نمائش فنڈ میں جمع کرایا شاہجہانپور اور بمبئی کی لجنہ نے اپنا نصف نصف منافعہ مرکز کو دیا ۔ ربوہ نے اپنا سامان بطور عطیہ دیا مستورات کیلئے نمازوں کا انتظام مسجد مبارک میں کیا گیا تھا ۔ نماز جمعہ و نماز ظہر و عصر جلسہ گاہ میں ہی ادا کی جاتی رہی ۔

دینی کتب کی فروخت کیلئے لجنہ کی طرف سے کتب کا اسٹال جلسہ گاہ اور دار المسیح میں لگایا گیا تھا ۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں زیادہ سے زیادہ مستورات کی حاضری ۱۴۰۰ رہی

غیر مسلم خواتین کی شرکت

جلسہ گاہ میں ۱۳۸ غیر مسلم مستورات نے شرکت کی اس کے علاوہ تیسرے دن آل انڈیا ریڈیو کی نمائندہ مسز ایس ۔ این کھور بھی تشریف لائی تھیں ۔

رپورٹ قیام گاہ

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام دو قیام گاہ تجویز کی گئی تھیں ۔ ایک قیام گاہ دار المسیح جہاں غیر ملکی مہمان اور خاص مہمان ٹھہرائے گئے تھے الحمد للہ ۹۷ مہمان ٹھہرے کارکن و کارکنات نے بہت عمدگی سے کام سنبھالا الحمد للہ ۔

دوسری قیام گاہ نصرت گرلز اسکول میں تھی جہاں ساری مہمان خواتین اترتی تھیں آخر میں زیادہ سے زیادہ تعداد مستقل ٹھہرنے والیوں کی ۱۰۲ تھی خدا کے فضل سے بہت اچھا انتظام رہا ۔ قیام گاہ دار المسیح کا انتظام محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کے سپرد تھا ۔ قیام گاہ سکول کا انتظام محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اور محترمہ استانی ثریا بانو صاحبہ کے سپرد تھا ۔ جلسہ گاہ کا انتظام محترمہ سراج سلطانہ صاحبہ کے سپرد تھا اس کے علاوہ جلسہ گاہ قیام گاہ میں ۱۵۵ ممبرات نے مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دیں بعض مہمان بچیوں نے بھی ڈیوٹیاں ادا کرنے کی خواہش ظاہر کی ان کے سپرد بھی ڈیوٹیاں کی گئیں ان کے نام بغرض دعا حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش ہیں ان کے علاوہ نصرت گرلز اسکول کی دو مسلمان اور این ۔ سی ۔ سی کی لڑکیوں نے بھی ڈیوٹیاں دیں ۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا ۔ الحمد للہ ۔

(۹)

قبولِ احمدیت ہماری داستان ہے

از مکرم ناصر اقبال صاحب لندن

فروری ۱۹۹۰ء میں چالیس سال کے بعد میرٹھ جانے کا اتفاق ہوا۔ کافی تبدیلی نظر آئی۔ اسی دوران بھائی محمد عباس کے ساتھ مختلف مقامات پر گھومنے کا موقعہ ملا۔ خاص طور پر جس گھر میں ہم لوگ رہتے تھے بہت سی باتیں یاد آئیں۔ ان یادوں کے سلسلہ کا ایک واقعہ درج ذیل ہے

یہ بالکل سچا واقعہ لگ بھگ ۱۹۴۳ء کا ہے۔ ہم لوگ محلہ بیگم باغ میرٹھ میں رہتے تھے۔ اس محلہ کے ایک صاحب کو ہمارے گھر سے بڑی عداوت تھی۔ یہ عداوت مذہبی نوعیت کی تھی۔ یہ صاحب گھر والوں کو تکالیف دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ اور ہمارے گھر کے خلاف جھوٹی مذہبی افواہ اڑانے میں تو بڑی عقلمندی سے کام لیتے تھے۔ مثلاً یہ خبر کہ ہم لوگ ایک کالی بلی کی پوجا کرتے ہیں اگر کسی کو یقین نہ آئے تو ہمارے گھر شام چار بجے کے درمیان جاکر خود دیکھ لے۔ اور چند لوگ دیکھنے بھی آئے۔

اصل واقعہ یہ تھا کہ گرمی کے موسم میں شام کے وقت اپنے دالان میں میز پر چائے لگائی جاتی اور چائے دانی کو گرم رکھنے کے لئے میری والدہ صاحبہ نے چائے دانی پوش اس طرح کا کاڑھا کہ وہ مخمل کی کالی بلی نظر آتی اور ہم سب اردگرد چائے پینے کے لئے جمع ہوتے اور بس اتنی بات تھی ان میں سے بعض احباب تو انتہائی کمزور عقیدہ کے تھے جب کبھی ان باتوں کا خیال آتا ہے تو بڑی حیرانی ہوتی۔ مثلاً اگر ہم ذرا باہر کھیلنے جاتے تو کوئی آکر بال کاٹ دیتا جاتا۔ کبھی کبھی کوئی قمیص کا دامن کاٹ کر لے جاتا۔ تاکہ یہ چیز جادو ٹونے میں استعمال کیا جاتے اور اس طرح ہمارے والدین کو تکلیف میں ڈالا جائے۔

ان صاحب کو جب موقعہ ملتا ایک دو اینٹ ہمارے دالان میں پھینک دیتے کبھی گندگی کاغذ میں لپیٹ کر ہمارے گھر میں ڈال جاتے۔ گالیاں بکنا اور جھگڑے کی بنا پیدا کرنا تو ہفتہ میں ایک دو مرتبہ ان کا معمول تھا۔

یہ صاحب نہ صرف خود اس کام میں آگے آگے تھے بلکہ دوسرے محلہ والوں کو اس بات پر اکساتے اور ایسا کرنے کو ایک ثواب کا کام قرار دیتے۔ بلکہ عداوت میں جانے کے زندہ تو مستقل تھا۔

ہم سب لوگوں نے ان کے ہر ظلم کو بڑے صبر اور خودداری سے برداشت کیا اور کبھی جوابی کارروائی نہیں کی۔ حالانکہ ہم لوگوں کے پاس ان کو ہر حرکت کا جواب دینے کی پوری سہولتیں موجود تھیں۔

ایک دن شام کو میرے والد صاحب کام سے گھر آئے اور کسی نے گھر پر ایک اینٹ پھینک دی۔ اور میرے والد صاحب غصہ کی حالت میں باہر نکلے اور کافی شور مچایا۔ میرے دادا جان کو جب اس بات کا علم ہوا کہ میرے والد نے شور مچایا ہے۔ تو ہمارے دادا نے میرے والد کو آئندہ ایسا نہ کرنے کی سخت ہدایت کر دی۔

اللہ تعالیٰ کے گھر میں دیر ہے۔ اندھیر نہیں ہے۔ آخر ایک رات وہ صاحب شراب پی کر کسی جھگڑے میں پڑ گئے اور وہ جھگڑا کرنے والے بھی میرٹھ کے مشہور بدمعاشوں میں سے تھے۔ انہوں نے ان صاحب کو زخمی کر کے بعنانی کے میدان میں ڈال دیا۔ دوسرے دن چند لوگوں نے ان کو میرٹھ کے سول ہسپتال میں داخل کر دیا۔

جب کچھ عرصہ کے بعد وہ صاحب ہسپتال سے خارج ہو کر گھر آئے تو صرف ایک ٹانگ باقی رہ گئی تھی۔ دوسری ٹانگ ڈاکٹروں نے ناقابل علاج سمجھ کر کاٹ دی۔ علاج کے دوران ان کے گھر کا سارا خرچہ ہمارے دادا جان نے برداشت کیا۔

ان دنوں ہم چاروں بھائی بہت چھوٹی عمر کے تھے میری عمر اس وقت کوئی نو دس سال کی ہوگی اور باقی بھائی مجھ سے چھوٹے تھے۔ ہمارے دادا جان مولانا عبدالواحد خان صاحبؓ ایک مقررہ وقت پر ہر ہفتہ ہمارے گھر آتے تھے۔ اکثر ہم چاروں بھائی نہا دھو کر بالکل تیار ہو کر اپنے دادا کے انتظار میں گلی کے سرے پر جاکر کھڑے ہو جاتے تھے اور ان کو دور سے آتا دیکھ کر ایک بھائی بھاگ کر گھر کو اطلاع دینے جاتا اور باقی بھائی دادا کے ساتھ ساتھ چلتے۔ وہ معذور صاحب اپنے گھر کے آگے ایک ٹوٹے ہوئے تخت پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ اور ان کا گھر ہمارے گھر کے راستہ میں تھا۔ گلی میں گھستے ہی میرے دادا پورے ہفتہ کا خرچہ میرے ہاتھ میں دیتے اور فرماتے کہ "بیٹا یہ روپیہ جاکر ان صاحب کو دے آؤ"۔

اور خود آنکھیں نیچی کر کے جلدی جلدی قدم کرتے ہوئے ان صاحب کے قریب سے گذر جاتے۔ تاکہ ان صاحب کو مزید شرمندگی سے بچائیں

ان معذور صاحب کا حال یہ ہوتا کہ وہ اپنی ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر جھک کر سلام کرنے کی کوشش کرتے ان کی لاٹھی شاید ان کا وزن تو سنبھال سکتی ہو۔ لیکن شرمندگی اور ندامت کا بوجھ تو اس لاٹھی کے لئے بھی بعض اوقات ناقابل برداشت ہوتا اور لاٹھی ان کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی اور وہ بغیر کسی سہارے کے ایک ٹانگ پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے اور بیلنس رکھنے کے لئے دو چار مرتبہ ایک ٹانگ پر اچھلتے کودتے۔ تو بے بسی کی ایک پلستر مردہ تصویر بن جاتے میرے دادا صحابی تھے اور میرٹھ کی جماعت کے چالیس سال سے بھی زیادہ صدر رہے ان کی ساری زندگی خاص طور پر ان کی اولاد کے لئے ایک نمونہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ان کی اولاد کینیڈا، انگلستان، اسپین، پاکستان، مڈل ایسٹ میں آباد ہیں اور خوش حال ہیں۔ اب نہ جانے ان مخالفین کا کیا بنا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر بھی اپنا رحم کرے۔

ہاں ویسے تو کئی اور احباب ان معذور صاحب کے ہمنوا تھے اور ان سب ہی کو ان کے حسب توفیق ان کی کرتوتوں کی سزا ملی۔ لیکن مقامی مسجد کے امام صاحب کا ذکر بے محل نہ ہوگا مولوی صاحب ایک ادھیڑ عمر کے درمیانہ قد کے آدمی تھے ہر وقت پان کھاتے رہتے تھے۔ گلے میں ایک بڑا سا رومال پڑا ہوا ہوتا تھا۔ ویسے تو ہمارے گھر سے روزانہ ہی کھانا ان کے لئے دیا جاتا تھا اور وہ کھانا کھا لیتے تھے اور بعض اوقات فرمائش کر کے کھانا پکواتے تھے۔ لیکن ایک دن ماہ رمضان میں جب کھانا لے کر گیا تو ان کے حجرہ میں چند اور احباب بھی بیٹھے تھے۔ نہ معلوم کیوں اس شام مولوی صاحب نے کھانا لینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اقبال خان صاحب کے گھر کا کھانا حرام ہے میں کھانا واپس لے کر گھر آگیا۔ یہ کھانا ایک اور بیوہ خاتون کے گھر دیا گیا۔

مخالفت میں تو وہ پہلے ہی دو قدم آگے تھے۔ حالانکہ کھانا ہمارے گھر کا کھاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے میرے خیال میں تو اللہ کی لاٹھی میں بڑی آواز ہے کیونکہ جب بھی کسی پر پڑتی ہے تو اس کا بیڑا ہی غرق ہوتا ہے اور اتنی زور سے پڑتی ہے کہ دوسرے لوگوں کے لئے عبرتناک نظارہ پیش کرتی ہے۔ بہرحال ابھی کچھ ماہ بھی نہ گزرے ہوں گے ایک شام محلے کے چند احباب میرے والد کے پاس مشورہ کرنے کے لئے آئے اور مشورہ کا موضوع امام مسجد تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے میرے والد اقبال احمد خان صاحب سے کہا۔ کہ خان صاحب آپ امام صاحب کے لئے کوئی مناسب سزا تجویز کریں۔ کیونکہ امام مسجد بدفعلی کرتے ہوئے پکڑے گئے ہیں دن دھاڑے اور مسجد کے اندر۔

مولانا عبدالواحد خان صاحب صحابیؓ نے اپنی تمام زندگی عین اسلام کے اصولوں کے مطابق گذاری تھی اور کسی وقت بھی چاہے وہ کیسا ہی مشکل اور مشکلات کا وقت کیوں نہ ہو۔ اسلام کا دامن کبھی اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اور ہمیشہ خلافت سے وابستگی اور اسلام کی خدمت کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر خوب چسپاں ہوتی ہے۔

" ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے" کشتی نوح ص۱۵

کنانور کیرلہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

مکرم سکریٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ کنانور کیرلہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰ نومبر ۱۹۹۰ء کو وارد ھا ماڈل سکول کنانور میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہوا۔ جلسہ سے ایک روز قبل شہر کے مختلف علاقوں میں اشتہارات تقسیم کئے گئے اور مکرم وی۔ کے حاجی محمود صاحب صدر جماعت کی قیادت میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جلسہ پیشوایان مذاہب صوبائی امیر مکرم ڈاکٹر بی۔ منصور احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا صدر جماعت مکرم وی۔ کے حاجی محمود صاحب نے استقبالیہ تقریر کی جلسہ کی افتتاحی تقریر مکرم پی کمال کٹی صاحب کلیکٹر صاحب نے کی اس جلسہ میں۔ شری رام۔ شری کرشن۔ شری بدھ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے موضوع پر شری ایم کرنا کرن سنسکرت پنڈت چیتنا نند کالج پادری جیکب کمپیرینا آنہ پر کبا کر کرن کمونسلر ایم عبدالرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ این عبدالرحیم صاحب مدیر ستیادوت پروفیسر محمد صاحب۔ ایم۔ اے اور مکرم پی ایم کویا صاحب نے تقاریر کیں کثرت کے ساتھ مسلم و غیر مسلم جلسہ میں شریک ہوئے اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرمائے آمین

پروگرام دورہ صوبہ اڑیسہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب ناظر بیت المال قادیان

جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم چوہدری محمد عارف صاحب نائب ناظر بیت المال آمد مورخہ ۵/۲/۹۱ سے اڑیسہ کی جماعتوں کے مالی دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں جماعتوں کو تاریخ رسید گی سے اطلاع دی جا رہی ہے موصوف اپنے دورہ میں جملہ حسابات کی پڑتال کے ساتھ ساتھ وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ کا کام بھی سرانجام دیں گے زکوٰۃ اسلام کا ایک بنیادی رکن ہے۔ جس کی اہمیت بہر حال لازمی چندوں سے بڑھ کر ہے لیکن اس کی اہمیت صاحب نصاب اور صاحب ثروت احباب کے لئے ہے۔ صاحب نصاب احمدی اگر اس فریضہ سے کوتاہی اختیار کرتے ہیں تو وہ گناہ کے مرتکب ہوں گے۔ رمضان سے قبل اس کی ادائیگی کرنا بابرکت ہے۔ زکوٰۃ کی جملہ رقوم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور خلفاء راشدین کے تعامل کی روشنی میں بیت المال یعنی مرکز سلسلہ کا حق ہے۔ اس سلسلہ میں بھی عہدیداران جماعت نائب ناظر صاحب بیت المال آمد کے ساتھ خصوصی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں

جیسا کہ احباب جماعت کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۹۱-۱۹۹۰ء کی ششماہی اول ختم ہو کر ساتواں مہینہ گزر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض جماعتیں بجٹ کے تدریجی کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ لازمی چندہ جات بھجوا رہی ہیں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء لیکن جائزہ لینے سے ظاہر ہے کہ اکثر جماعتوں کی رفتار وصولی تسلی بخش نہیں ہے بلکہ متعدد جماعتوں کے ذمہ گزشتہ مالی سال و سال رواں کی معقول رقم قابل ادا ہے۔ اس لئے تمام امراء و صدر صاحبان عہدیداران مال مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ابھی اپنی جماعت کے بجٹ کا جائزہ لیکر بقایا داران افراد کے پاس پہنچیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی روشنی میں پیار و محبت سے لازمی چندہ جات (زکوٰۃ حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) کی اہمیت اور سلسلہ کی ضروریات سے آگاہ فرما دیں تاکہ بقایا دار افراد جماعت کے دلوں میں بھی ایمانی جذبہ پیدا ہو

اور نشاشت قلبی سے اپنی سستی کا انسداد کر سکیں۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اس عہد کو سامنے رکھیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا جب آپ اس پر عمل کریں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں و انعامات کے دروازے آپ پر کھل جائیں گے بس خوش قسمت ہیں وہ افراد جو دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے کئے وعدوں کو پورا کرتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ دوستوں کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے مطابق مالی قربانی کرتے چلے جائیں آمین ثم آمین

ناظر بیت المال آمد

ضرورت برائے احمدیہ ہاسپٹل قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب M.B.B.S آف اڑیسہ کو بطور انچارج احمدیہ ہاسپٹل قادیان متعین فرمایا ہے موصوف اس سے قبل وقف کے تحت افریقہ کے ہسپتالوں میں سالہا سال احسن خدمت بجا لاکر احمدیہ شفاخانہ کے لئے تشریف لائے ہیں۔

سیدنا حضور پرنور کی منظوری سے احمدیہ شفاخانہ کو نئی SHAPE دی جا رہی ہے۔ محترم ڈاکٹر طارق احمد صاحب یہ اعلان کرواتے ہیں کہ احمدیہ ہاسپٹل کو نرس دایہ، ڈسپنسر اور لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے جو افراد خدمت کے جذبہ کے تحت کام کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی تعلیمی اسناد مصدقہ معہ تجربہ و مکمل نام و پتہ کے نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ مشاہرہ کے بارہ میں جو طے کیا جائے گا اس سے مطلع کیا جائے گا۔ سیلکشن سے قبل انٹرویو کے لئے بھی بلایا جا سکتا ہے۔

خاکسار۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان۔ پنجاب

نمایاں کامیابی

مکرم قائد خدام الاحمدیہ کنانور اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم ای۔ کوثر صاحب رکن مجلس خدام الاحمدیہ کنانور B.L.L. کے فائنل امتحان میں کالیکٹ یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل کا حقدار قرار پایا ہے۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے مبارک کرے اور یہ کامیابی آئندہ کی عظیم ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

تمام قارئین بدر سے درخواست دعا ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت قادیان

قائدین مجالس متوجہ ہوں

لائحہ عمل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ۱۹۹۱-۱۹۹۰ء کے مطابق ہر مجلس کے لئے دوران سال کم از کم دو بار دونوں ششماہیوں میں ہفتہ مال منانے جانے ضروری ہیں۔ پہلا ہفتہ مال یکم تا ۷ فروری کے دوران منایا جائے۔

لہذا جملہ قائدین مجالس اپنی اپنی مجلس میں مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ مال منعقد کریں اور بجٹ کے مطابق زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

درخواست دعا محترم امیر احمد صاحب درویش تحریر فرماتے ہیں کہ صادقہ نصیر صاحبہ آف جبری (؟) ٹانگوں کی ہڈیوں میں سوراخ ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ غالباً یہ سوراخ حیاتین کی کمی کی وجہ سے ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

منقولات

سندھ کے شرابی چیف منسٹر کو سرعام کوڑے لگائے جائیں

پاکستان میں جہاں کچھ شہروں میں شیعہ سنی فسادات ہو رہے ہیں سندھ میں ڈاکوؤں کی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں اور فوج و پولیس نے بے نظیر کی پارٹی کے لیڈروں کو مہاجرین کو قتل کرنے اور ڈاکوؤں کو پناہ دینے کے الزام میں گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے۔ وہاں چیف منسٹر جام صادق علی نے یہ بیان دے کر سنسنی پھیلا دی کہ بے نظیر کی پارٹی نے حیدرآباد میں مہاجرین کا قتل عام کیا تھا اور بے نظیر اس قتل عام کی قیادت کر رہی تھیں۔ جام کے اس الزام پر کہ بے نظیر کی کوٹھی بلال ہاؤس سے پانچ کروڑ کی لاگت کے ہتھیار مہاجروں پر حملے کرنے اور ڈاکوؤں کی مدد کرنے کے لئے دیئے گئے تمام ملک میں سنسنی پھیل گئی۔ بے نظیر کے گروپ کے دو ممبران نے جام کے خلاف پارلیمنٹ کی مراعات کی خلاف ورزی کرنے کا جو الزام لگایا تھا اور نیشنل اسمبلی میں جو پرستاؤ پیش کیا تھا سپیکر نے منظور کرتے ہوئے سندھ اسمبلی کے سپیکر کو ہدایت کی کہ اس پر ہاؤس میں بحث کی جائے۔ بے نظیر نے الزام لگایا کہ مجھے گرفتار کرنے کے لئے چیف منسٹر نے یہ الزام لگایا ہے۔

اخبارات میں یہ الزام بھی شائع ہوا ہے کہ چیف منسٹر نے بے نظیر کے بھائی مرتضیٰ بھٹو سے کہا تھا کہ وہ بے نظیر اور اس کے شوہر آصف زرداری کو قتل کر دے۔ پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ بے نظیر کے شوہر کو زرفدیہ کے لئے اغواء کرنے کے الزام میں پھانسی کی سزا دی جائے گی۔ زرداری نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ میں بے قصور ہوں لیکن جس طرح بے نظیر کے والد کو جنرل ضیاء نے پھانسی دلا دی تھی اسی طرح مجھ سے بھی یہی سلوک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں موت سے نہیں ڈرتا میں ہتھیار ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔

(اسلامیت کہاں)

بے نظیر کے خلاف یہ الزام لگا کر پروپیگنڈہ مہم شروع کی گئی تھی کہ وہ شریعت بل پارلیمنٹ میں پیش نہیں کر رہی۔ اب جماعت اسلامی اور دوسری اسلامی تنظیموں کی طرف سے الزام لگایا جا رہا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف

از جمناداس اختر

شریعت بل پاس کرانا نہیں چاہتے پارلیمنٹ کا سرمائی اجلاس یہ بل پاس کئے بغیر ہی ملتوی کر دیا گیا۔ جماعت اسلامی نے وزیراعظم کے اسلامی جمہوری اتحاد سے اپنا سمجھوتہ توڑ لیا ہے۔ اور اب علماء دھمکیاں دے رہے ہیں کہ میاں صاحب کی سرکار کے خلاف تحریک شروع کر دی جائے گی۔ الزام لگایا جا رہا ہے کہ اسلامیت کو امریکہ کے دباؤ کی وجہ سے لاگو نہیں کیا جا رہا ہے۔

جماعت اسلامی اور دوسری اسلامی تنظیموں کے لیڈروں نے پیپلز ٹیلی ویژن کے پروگراموں کو اسلام کے خلاف قرار دیتے ہوئے رٹ دائر کی ہے کہ یہ پروگرام بند کئے جائیں۔ رٹ میں امریکی سفیر اور امریکہ کے کیبل نیوز نیٹ ورک کے نام نوٹس جاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ علماء کا کہنا ہے کہ اس کے پروگراموں میں مردوں کو خوبصورت لڑکیوں کو چومتے ہوئے اور ننگے ناچ کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے امریکہ کی ایک یہودی کمپنی یہ پروگرام تیار کرتی ہے۔

روزنامہ نوائے وقت میں ایک کالم نویس نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان سرکار نے ایسی چیزیں بدیشوں سے منگوانے کی اجازت دے دی ہے جن میں سور کی چربی اور بال استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن نے سور کو حرام قرار دیا ہے لیکن اسلامی ملک پاکستان میں اسے استعمال کر کے اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

شرابی چیف منسٹر کو کوڑے لگاؤ۔

تمام پاکستان میں ان دنوں مسجدوں کے اندر اور باہر جلسوں میں مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ سندھ کے چیف منسٹر جام صادق علی کو اس الزام میں ڈسمس کر کے گرفتار کیا جائے کہ یہ شخص شراب پیتا ہے۔ چیف منسٹر پر شراب پی کر مست ہو جانے کا الزام بے نظیر نے لگایا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ شخص ہر شام شراب پی کر اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے۔ ایسا شخص سرکار کی گاڑی کیسے چلا سکتا ہے۔ اس پر اسلام آباد میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے جام صادق نے کہا کہ ایک ڈاکٹر نے مجھے مشورہ دیا ہوا ہے کہ میں اپنی بیماری کا علاج کرنے کے لئے شراب پی لیا کروں۔ چیف منسٹر نے کہا کہ یہ ڈاکٹر پکا مسلمان ہے اور روزے رکھتا و نماز پڑھتا ہے۔ اس پر باویلا مچ گیا۔ ایک ایم۔ پی مولانا ایثار قاسمی نے کہا کہ چیف منسٹر کو سرعام کوڑے لگائے جائیں تاکہ تمام شرابیوں کو سبق ملے پیپلز پارٹی کے ایک سینئر لیڈر میاں محمد جمیل اختر نے سندھ اسمبلی کے سپیکر کو ایک رٹ پیش کی ہے جس میں درخواست کی گئی ہے کہ جام صادق شراب پیتے ہیں اور انہوں نے اس کا اقبال کر لیا ہے اس لئے ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسمبلی کے ممبر نہیں رہے سپیکر چناؤ کمیشن کو لکھے کہ جام کی سیٹ خالی قرار دے کر ضمنی چناؤ کرایا جائے۔ جمعیت العلماء اسلام کے سربراہ مولانا اجمل خان اور جنرل سیکرٹری مولانا فضل رحمان نے ایک بیان میں کہا کہ سندھ کے چیف منسٹر نے اپنے دو بیانات میں اعتراف کیا ہے کہ وہ شراب پیتے ہیں۔ اس لئے انہیں فوراً چیف منسٹری کے عہدے سے ہٹا کر گرفتار کر کے اسلامی قانون کے تحت سزا دی جائے۔ انہوں نے پردھان منتری شری نواز شریف اور ہمایوں جتوئی برادر ان اتحاد سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جام صادق سے اپنا گٹھ جوڑ ختم کر کے نیا چیف منسٹر مقرر کریں۔ انہوں نے راشٹر پتی سے بھی یہی قدم اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پنجاب کے شیعہ لیڈر علامہ سید محمد تقی النقوی نے ایک بیان میں کہا کہ اسلام کے نعرے لگانے والی سرکار جام کے خلاف کاروائی کیوں نہیں کرتی۔ پاکستان عوامی تحریک کے صدر عبدالقیوم باہٹ نے کہا کہ شراب پینے والا چاہے عام آدمی ہو یا چیف منسٹر مجرم ہے۔ اسے جبرا سے پکڑ کر کوڑے لگائے جائیں۔ جام اب شراب پینے کے لئے طرح طرح کے بہانے کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ صرف جام صادق ہی نہیں بلکہ اسلام آباد میں اگر ممبران پارلیمنٹ کے ہوسٹل کے کمروں کی تلاشی لی جائے تو زیادہ تر کمروں سے شراب کی بوتلیں ملیں گی۔ ان سب کو اسلامی قانون کے مطابق سزا دی جائے۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ بنگش اور ان کے ساتھیوں نے کہا کہ جو سرکار دن رات اسلام کے نعرے لگاتی ہے اس کا وزیر کہہ رہا ہے کہ وہ شراب پیتا ہے اور اس کے باوجود چیف منسٹری کے عہدہ پر بنا ہوا ہے۔ حزب جہاد کے لیڈر علامہ علی غضنفری نے کہا کہ جام اپنے سیاسی گرو ذوالفقار علی بھٹو کے نقش قدم پر چل کر اسلام کی توہین کر رہا ہے رانا کریم ربانی نے کہا کہ جام کی حرکتوں نے تمام دنیا میں پاکستان کو بدنام کر دیا ہے بہتر یہی ہوگا کہ جام صادق علی اپنے نام سے صادق علی کے لفظ کو ہٹا کر اپنا نام صرف جام رکھ لیں۔ مولانا صاحب نے کہا کہ جام نے اللہ سے بغاوت کی ہے اگر اسے ہٹایا نہیں گیا تو برسراقتدار اسلامی جمہوری اتحاد پر اللہ کا قہر نازل ہوگا۔ راؤ رشید نے کہا کہ پارلیمنٹ کے ۷۵ فی صد ممبر شراب پیتے ہیں۔ ایک ممبر نے چٹکی لیتے ہوئے کہا کہ لگتا ہے کہ جام صاحب شراب کے نشہ میں ہی سچی بات کہہ گئے ہیں۔ مقبوضہ کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم نے کہا کہ جام صاحب توبہ کریں ورنہ انہیں سزا دی جائے۔

ہائی کورٹ میں رٹ دائر۔

لاہور کے وکلاء کی تنظیم کے جنرل سیکرٹری خان واجداللہ نے ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر کے درخواست کی ہے کہ جام صاحب کو سزا دی جائے درخواست میں لکھا ہے کہ یکم جنوری کو چیف منسٹر نے کئی اخبار نویسوں کے سامنے کہا کہ وہ شراب پیتے ہیں اور باقاعدگی سے ہر روز پیتے ہیں۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے شراب کا پرمٹ لے رکھا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں سندھ کا چیف منسٹر ہوں اس لئے مجھے پرمٹ لینے کی ضرورت نہیں اس بیان نے میرے اور دوسرے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے جام صاحب کچھ دن پہلے لاہور میں آئے تو ان کے منہ سے شراب کی بدبو آ رہی تھی جس تقریب میں وہ شامل ہوئے ان میں بہت سے لوگ موجود تھے۔ میں اس سلسلہ میں اسلام پورہ پولیس سٹیشن میں رپٹ درج کرانے گیا تو پولیس نے رپٹ درج کرنے سے انکار کر دیا لہذا عدالت کاروائی کرے اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑے لوگوں کے خلاف قانون کچھ نہیں کر سکے گا۔

جمعیت العلماء پاکستان کے صدر مولانا نورانی نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستان اسلام کے ... لیکن یہ زلیل والیسی ایسی دکھائی دیتی ہوئی ہیں کہ ایسا اندازلگ رہا ہے

اور شرابی بن کر چیف منسٹر بن گئے۔
دو مرتبہ اقبال کرنے والے چیف منسٹر کو شراب پینے کے جرم میں کیوں سزا نہیں دی گئی۔

اور مرحوم بھٹو

نیشنل اسمبلی میں اسی سوال پر بحث کے دوران جب بے نظیر نے کہا کہ شراب پینے والے چیف منسٹر کو سزا دی جائے تو ایک ممبر نے کہا کہ آپ کے والد بھی تو کہا کرتے تھے کہ وہ وہسکی کی چسکی لگا لیتے ہیں۔ تو بے نظیر نے کہا کہ تب شراب پر پابندی نہیں لگی تھی۔ اس پر ایک ممبر نے کہا تو کیا سرکاری پابندی نہ لگنے پر شراب حرام کی بجائے حلال ہو جاتی ہے تو کئی ممبران نے کہا کہ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اب شراب حلال ہو گئی ہے۔

ڈیرہ اسماعیل میں مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ ہمارے سیاسی لیڈر شراب پی پی کر اللہ کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ ہم پر قہر نازل کرے۔

روزنامہ نوائے وقت کے مطابق پاکستان کے علماء کی مشترکہ کونسل کی اپیل پر تمام مسجدوں میں یوم پروٹسٹ منا کر مطالبہ کیا گیا کہ جام صادق علی کو ڈسمس کر کے سزا دی جائے اور کم از کم ۸۰ کوڑے لگائے جائیں۔

معافی مانگنے جاؤں گا

جام صادق کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں لیکن وزیر اعظم اور صدر خاموش ہیں جام نے دو تین دنوں میں کئی بیان بدلے ہیں۔ پہلے اس نے کہا کہ میں ڈاکٹروں کے مشورے پر شراب لیتا ہوں اس کے بعد کہا کہ چیف منسٹر ہونے کی وجہ سے مجھے شراب حاصل کرنے کے لئے کسی پرمٹ کی ضرورت نہیں۔ بعد میں کہا کہ میں برطانیہ میں بیماری کی وجہ سے پیتا تھا۔

پاکستان میں آنے کے بعد کبھی نہیں پی۔ جام نے کہا کہ میں الکوحل لیتا ہوں اور الکوحل شراب نہیں ہوتی۔ پاکستان لوٹتے وقت حج کرنے مکہ شریف گیا تھا میں نے وہاں اللہ کے حضور میں معافی مانگی تھی مجھے اس بات کا یقین ہے کہ اللہ معاف کر دیتا ہے اس لئے کہا کہ اب پھر اللہ کی طرف سے مجھے بلاوا ملا ہے اور میں عمرہ کے لئے مکہ شریف جا رہا ہوں۔

جام نے کہا کہ علماء نے فتویٰ دیا ہے کہ کوئی عورت حکمران نہیں بن سکتی اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی عورت اپوزیشن کی لیڈر بھی نہیں بن سکتی۔

قابل ذکر ہے کہ جام صادق علی بے نظیر کی سرکار میں ان کے صلاحکار تھے لیکن جب سرکار کو ڈسمس کیا گیا تو وہ میاں نواز شریف سے مل گئے۔
پینے میں تو جناح بھی تھے

جام صادق پیتے ہیں لیکن کون نہیں پیتا تھا۔ پاکستان کے بانی محمد علی جناح بھی پیتے تھے۔ نواب زادہ لیاقت علی خان، میجر جنرل سکندر مرزا، غلام محمد، جنرل ایوب خان، جنرل یحییٰ خان اور ذوالفقار علی بھٹو بھی پیتے تھے۔ جب ایک تقریب میں بھٹو کی نکتہ چینی کی گئی تھی تو انہوں نے کہا تھا کہ میں انسان کا خون تو نہیں پیتا۔ کام سے تھکا ماندہ ہوں تو چسکی لے لیتا ہوں۔ جب مسٹر بھٹو شملہ میں آئے اور انہیں ہوٹل میں ایک بھارتیہ افسر نے شراب پیش کی تو انہوں نے بوتل کا لیبل دیکھ کر پوچھا کہ کیا بھارت میں اس طرح کی گھٹیا شراب تیار ہوتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی الماری کھولی اور سکاچ کی بوتل نکال کر کہا کہ میں تو صرف اسی برانڈ کو پیتا ہوں۔

جب بنگلہ دیش میں پاکستانی فوج ہتھیار ڈال رہی تھی تو جنرل یحییٰ خان [illegible] کے ساتھ شراب پی رہے تھے۔ انہوں نے قوم کے نام ریڈیو پر پیغام نشر کرتے ہوئے بھی شراب پی رکھی تھی۔

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۶ جنوری ۱۹۹۱ء)

بقیہ صفحہ ۱۹

نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔"

مولانا عبدالواحد خان صاحب کی زندگی کا کافی حصہ سیالکوٹ۔ کوئٹہ۔ میرٹھ وغیرہ میں گذارا اور زندگی کے آخری حصہ میں کراچی میں مقیم رہے اس میں سے کافی عرصہ احمدیہ ہال کراچی میں قیام رہا۔ اور ۱۹۸۱ء میں انتقال ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کسی دوست کو مولانا سے ملاقات کا موقعہ ملا ہو یا اگر انکا کوئی واقعہ یاد ہو یا سنا ہو تو برائے مہربانی تفصیل سے لکھ کر یا آڈیو کیسٹ پر ریکارڈ کر کے خاکسار کو بھیج دیں تاکہ تمام حالات جمع کر کے ایک کتابی صورت میں شائع کر دیئے جائیں۔

نوٹ از ایڈیٹر:... مکرم ناصر اقبال صاحب نے مستحقین کے نام بدر جاری کرنے کے لئے مبلغ چھ صد پندرہ (۶۱۵/-) روپے کا ڈرافٹ بھی بدر کے نام بھجوایا ہے۔ اور ایصال ثواب کیلئے اپنے مرحوم بزرگوں کے نام بھی تحریر فرمائے ہیں۔ اپنے دادا جان مکرم مولانا عبدالواحد خانصاحب اور اپنے والد محترم مکرم اقبال احمد خانصاحب اور اپنے نانا جان محترم محمد یوسف خانصاحب میرٹھی اور ان کی دونوں بیویوں کو ایصال ثواب پہنچانے کے لئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جنگ میں دونوں طرف کے مسلم فریقین نے اللہ کا سہارا لیا

عراقی جھنڈے پر جنگ سے پہلے "اللہ اکبر" کے الفاظ بھی لکھوا دیئے گئے

کویت ۱۹ جنوری (اے پی) مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی خدا نہیں مگر کھاڑی جنگ میں دونوں فریق سمجھتے ہیں کہ اللہ ان کے ساتھ ہے۔ جمعہ وار کو عراق ٹی وی نے صدام حسین کو نماز ادا کرتے ہوئے دکھایا۔ انہوں نے کہا ان کے ہم وطنوں کو شیطانی طاقتوں کا کوئی خوف نہیں اور ہمسایہ ملک سعودی عرب میں شاہ فہد نے بھی کہا کہ اللہ کی مرضی سے جنگ صدام حسین کے خلاف شروع کی گئی ہے۔ کویت پر عراقی قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ ٹھیک کرنا ضروری ہے۔ ہم اللہ سے اس کے سپاہیوں کی فتح کے لئے دعا کرتے ہیں۔

واشنگٹن میں بھی جنگ کو مذہبی رنگ دیا گیا صدر بش نے پادری بلی گراہم کو وائٹ ہاؤس میں بلایا اور وہ اپنے بڑے مشیروں کے ہمراہ جمعہ وار کو فوجی گرجا گھر میں پرارتھنا میں بھی شامل ہوئے۔ بلی گراہم نے پرارتھنا کرنے والوں سے کہا۔

"ایسے وقت آتے ہیں جب امن کے لئے لڑنا ضروری ہو جاتا ہے میں دعا مانگتا ہوں ہم ادھر ہوں جدھر خدا ہے۔"

مغربی افریقہ میں ماریطانیہ سے لے کر بنگلہ دیش تک اسلامی دنیا میں عراق پر حملہ کا شدید ردعمل ہوا۔ ان کے لئے یہ لڑائی جہاد جس میں ایک طرف مومن ہیں اور دوسری طرف مغربی ممالک کے کافر اور ان کے عرب حاشیہ بردار ہیں۔

صدام حسین نے بش کو ایک لمبی چٹھی لکھی تھی جس کے بارے میں جمعہ وار کو عوام کو بتایا گیا۔ اس میں بار بار اس تنازعہ کو مذہبی رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور پیغمبر حضرت محمدؐ کے مسلم مجاہدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ صدام حسین نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قدریں دی ہیں ہم ان کے تئیں وفادار ہیں ہمیں شیطانی طاقتوں کا کوئی خوف نہیں وہ شیطان جو آپ کے سر پر سوار ہے ہمارے مقدس مقامات پر قبضہ کرنے کیلئے آپ کو سمندر پار کے علاقہ میں [illegible] ان کا اشارہ سعودی عرب کے مقدس مقامات کی طرف تھا جب جنگ نزدیک آ رہی تھی ہفتہ کے شروع میں صدام حسین کی حکومت نے عراق کے قومی جھنڈے میں تبدیلی کر کے اس میں "اللہ اکبر" کے الفاظ بھی شامل کر دیئے۔ عراق کی حکمران بعث سوشلسٹ پارٹی سیکولر ہے اور اس کے لیڈروں میں عیسائی بھی شامل ہیں مگر صدام حسین نے اپنے ۵ ماہ کے تنازعہ میں خود کو ایک ایسے مجاہد کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو اسلام کے لئے لڑ رہا ہے۔ لبنان کے شہر سیدون میں فلسطینی گوریلوں نے کاروں میں پھر لاؤڈ سپیکروں پر فلسطینیوں سے اپیل کی کہ وہ جہاد میں شامل ہوں۔ ایک گوریلے نے کہا "عراقی فوج تمام عرب اور مسلم دنیا کی طرف سے لڑ رہی ہے"۔

ایران کی عراق کے ساتھ ۱۹۸۰ سے ۱۹۸۸ تک لڑائی ہوئی تھی مگر ایران کی سیکورٹی کونسل نے کہا کہ کھاڑی جنگ اسلامی دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ ایرانی پارلیمنٹ کا بند کمرے میں اجلاس ہوا اور اس نے ایک بیان میں عراق میں مسلم عورتوں، مردوں اور بچوں کی ہلاکت پر افسوس ظاہر کیا۔ تہران ریڈیو نے کہا ہے کہ اسرائیل پر چھاپہ مارنے کا انتظار ہے۔ اس نے فلسطین کے مسلمانوں سے کہا کہ وہ اسرائیلی قابضوں کے خلاف اپنی جد و جہد جاری رکھیں۔ سرکاری اخبار کیہان نے امریکہ کو وارننگ دی کہ اسلام کے پیروکار جواب دیں گے۔

صدام حسین اور ان کے بیشتر ساتھی سنی مسلم ہیں مگر عراق کے کہیں زیادہ شیعہ مسلمانوں پر کنٹرول رکھنے میں کامیاب رہے ہیں ان کی نیم سرکاری سوانح حیات میں بتایا گیا ہے کہ وہ پیغمبر اسلام محمدؐ کے داماد علی کے خاندان سے ہیں۔ جن کا شیعہ بہت احترام کرتے ہیں مگر کویت کے جلا وطن ریڈیو نے ان کا کوئی احترام نہیں کیا جب عراق پر حملہ کی خبر آئی تو اس ریڈیو نے اعلان کیا۔

"انشاء اللہ تمہارا خاتمہ ثابت ہو گا۔"

(روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۲۰ جنوری)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۹۱۲۷ - مَیں اے ایم ایس بشیر احمد ولد سید احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ستنان کولم ڈاکخانہ خاص ضلع ترنوالی صوبہ مدراس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۵ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میرا جیب خرچ -/۱۵ روپے ماہوار ہے جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کا حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
	اے ایم ایس بشیر احمد	محمد الدین

وصیت نمبر ۱۰۴۲۵ - مَیں عبد الحمید ولد اللہ دتا قوم سنگر جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۹۵ جنڈانوالہ ڈاکخانہ گٹی ضلع لائل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۴-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میرا گزارہ وظیفہ ہے۔ -/۳۴ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

فقط المرقوم عبد الحمید موصی حال وارد قادیان محلہ دار العلوم ۱۸-۴-۷

گواہ شد علی محمد صحابی انسپکٹر وصایا — گواہ شد عبد الرحمٰن واقفِ زندگی محلہ دار الفتوح قادیان

وصیت نمبر ۱۰۴۴۵ - مَیں بشیر احمد ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ واقفِ زندگی عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن گھنیکے بانگر ڈاکخانہ خاص گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ یعنی وظیفہ -/۳۷ روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ فقط المرقوم

بقلم خود بشیر احمد موصی ولد محمد اسماعیل صاحب حال قادیان محلہ دار البرکات دار الواقفین

گواہ شد علی محمد صحابی انسپکٹر وصایا — گواہ شد سید منظور محمد شاہ واقفِ زندگی

وصیت نمبر ۱۳۴۰۱ - مَیں سیٹھ بشیر احمد ولد سیٹھ خیر الدین احمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ تجارت پر ہے۔ اس وقت ماہوار آمد تقریباً دو صد روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مرزا منور احمد معاون ناظر بیت المال آمد	سیٹھ بشیر احمد	محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان

وصیت نمبر ۱۳۴۹۸ - میں بی شیخ علی ولد ابو بکر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ اگست ۱۹۴۷ء ساکن منگلور حال مرکرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منگلور صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ نہیں ہے۔ میرا ایک مکان اپنے غیر احمدی بھائی بہنوں کے ساتھ مشترکہ ہے۔ مَیں اور میرا ایک بھائی اور ایک بہن اس کے مشترکہ مالک ہیں۔ اگر میرے غیر احمدی رشتہ داروں نے میرا حصہ مجھے دے دیا تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ یہ مکان محلہ بنگری منگلور میں واقع ہے۔ اور اس وقت چار ہزار روپے کی مالیت کا ہے۔ مجھے اس وقت تجارت کے ذریعہ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہو رہی ہے مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری آئندہ جو بھی آمد یا جائیداد ہوگی یا میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
پی۔کے عمر	بی شیخ علی	مولوی عبد السلام

وصیت نمبر ۱۳۵۰۲ - مَیں ایم۔پی کُنی (KUNI) آمنہ زوجہ دی۔کے محی الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری آمد کوئی نہیں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ایک سو روپے بذمہ شوہر۔ زیور: کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ اندازاً قیمت ایک سو روپیہ اور کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ مَیں اپنے مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بی محمد احمد	ایم۔پی کُنی آمنہ	دی۔کے۔محی الدین

وصیت نمبر ۱۳۵۷۲ - مَیں خورشید النساء زوجہ محمد صادق صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے: (۱)۔ حق مہر -/۱۱۰۰ روپے جو میرے شوہر کے ذمہ تھا اس کے عوض میرے شوہر نے ایک مکان مجھے دے دیا ہے جو محلہ شکر گنج میں واقع ہے مکان کا رقبہ اندازاً ۸۰۰ گز ہے اور مکانیت ۳ کمرے اور ایک دالان پر مشتمل ہے۔ (۲)۔ چھڑ طلائی وزنی اندازاً ۲ تولہ قیمت -/۲۰۰ روپے۔

مَیں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری آمد کوئی نہیں اور نہ جیب خرچ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد	خورشید النساء	محمد صادق شوہر موصیہ

وصیت نمبر ۱۳۵۸۴ - مَیں سید جہانگیر احمد ولد سید حسین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

(۱)۔ دو فیکٹریاں بنام سٹار ریون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی بمقام کاچی گوڑہ حیدر آباد و سرور نگر حیدر آباد مع مکانات جو فیکٹریوں کے احاطوں میں ہیں۔ جملہ قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔ یہ فیکٹریاں ہم دو بھائیوں اور ہمارے والد صاحب محترم میں مشترک بحصہ برابر ہے۔ گویا میرا حصہ ۱/۳ ہے۔ مَیں اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲)۔ مجھے اس تجارتی کاروبار سے اندازاً -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ مَیں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سیٹھ رشید احمد جاڈی بیڑی فیکٹری ابلا کوچہ۔حیدر آباد	سید جہانگیر احمد	سیٹھ محمد معین الدین امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد

بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ـــــ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اِس اہانت و جسارت کی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سزا دے رکھی ہے کہ یہ لوگ امریکہ کا دُم چھلا بن کر اس کے ساتھ گھسٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اب امریکہ کو خوش کرنے کے لئے پاکستان نے اپنی افواج مُسلمانوں کے خلاف ارضِ حجاز میں اُتار دی ہیں۔ البتہ اب پاکستانی عوام امریکہ کی اس مُسلم کُش سازش کو سمجھنے لگے ہیں۔

پس پاکستان کے قانون توہینِ رسول کی سزا موت کے سب سے پہلے مستحق پاکستان کے یہ حکمران ہیں جو کلمہ طیبہ کی توہین کر کے توہینِ رسول کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی توہین کا بھی ارتکاب کر رہے ہیں ؎

نام اسلام کا ہے کُفر کے ہیں کام تمام
اس پہ پھر ایسی رعونت ہے کہ جاتی ہی نہیں (کلامِ محمود رضی اللہ عنہ)

کینیڈا کے ایک دوست

کینیڈا کے ایک دوست اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"میں احمدی نہیں بدر کا خریدار ہوں"۔ موصوف نے "بدر" مجریہ ۶ دسمبر ۹۰ء کے اداریہ پر بعض سوالات ارسال فرمائے ہیں جو مع جوابات درج ذیل ہیں۔

س :- "ایرانی حکومت نے بار بار کہا ہے کہ سلمان رُشدی پر عائد کردہ خمینی صاحب کی سزا ہٹائی نہیں جاسکتی"۔

ج :- خاکسار نے جب لکھا تھا کہ "فتویٰ واپس لے لیا" اخبارات میں ایسا ہی شائع ہُوا تھا۔ میرے علم میں یہی تھا۔ بعدہٗ حکومتِ ایران نے اس کی بار بار تردید کی۔ پس سہواً لکھا جانے پر معذرت خواہ ہوں۔ والعذرُ عند الکرام مقبول۔ اس کے باوجود فتویٰ کے غیر فطری ہونے کا ثبوت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے دے دیا ہے کہ فتویٰ دینے والے بزرگ خود ہی بدباطن سلمان رُشدی سے پہلے وفات پاگئے۔ پھر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بُنیاد اِس مسئلہ کی خاکسار نے قرآن کریم کی آیت اور سُنّتِ نبویؐ پر رکھی تھی جو اَب بھی قائم ہے۔ لہٰذا کسی حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ توہینِ رسول کی سزا موت بنا دے۔ چودہ سو سال کی تاریخ اسلام بھی اِس پر شاہدِ ناطق ہے کہ کسی حکمران نے ایسا کوئی قانون نہیں بنایا۔ یہ معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کہ وہ خود ہر زمانے میں خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی توہین کرنے والے کو عبرتناک سزائیں دیتا چلا آیا ہے اور اب بھی دے رہا ہے ع

دیکھنے کے واسطے بھی چشمِ بینا چاہیئے

اگر قرآن و حدیث میں توہینِ رسول کی سزا موت کے قانون بنانے کا جواز ہوتا تو اس کے لئے فتحِ مکّہ کا واقعہ ایک بہترین موقعہ تھا کہ قریشِ مکّہ تیئیس ۲۳ سال سے بغیر کسی وقفہ کے توہینِ رسول کے عمداً مرتکب ہوتے چلے آرہے تھے۔ اس وقت بڑی آسانی کے ساتھ مُسلمانوں کی دس ہزار چمکتی ہوئی تلواروں کے سامنے قریشِ مکّہ کی گردنیں رکھی جاسکتی تھیں۔ مگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام توہینِ رسول کا ارتکاب کرنے والوں کو معاف فرمادیا۔ ففکّر فی ھٰذا ؎

لب ظُلم کا عفو سے انتقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

س :- غیر احمدی مُلّا تو کہتے تھے کہ مقاماتِ مقدسہ خطرہ میں پڑ گئے ہیں۔ اب آپ نے بھی یہی فرمایا۔ بات سمجھ میں نہیں آتی۔

ج :- غیر احمدی اس نقطۂ نگاہ سے مقاماتِ مقدسہ کو خطرے میں بتا کر سعودی عربیہ اور امریکہ کی امداد کے لئے پاکستانی فوجوں کا ارضِ حجاز میں اُتارنے کی تائید کر رہے تھے۔ ہمارا نقطۂ نگاہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی رُو سے یہ اُمّتِ مسلمہ کا اپنا مسئلہ ہے۔ اس میں غیر مُسلم ممالک کی فوجیں ارضِ حجاز میں اُتارنا مقاماتِ مقدسہ کے لئے خطرناک اور مسلمانوں کے وقار کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں خاکسار "بدر" مجریہ ۲۴ جنوری کے آخری صفحہ پہ قرآنِ کریم کی آیت پیش کر چکا ہے۔ براہِ مہربانی وہاں سے ملاحظہ فرمالیجئے۔

س :- بات شروع ہوئی تھی خاتم النبیین سے اور آپ نے ختم کی ڈاڑھی مونچھ پر۔

ج :- جو بات خاتم النبیین سے شروع ہوئی تھی وہ ختم ہونے کے بعد نیا عنوان قائم کیا گیا تھا کہ :-

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کی سزا موت"

اِس عنوان کے تحت ڈاڑھی کا مسئلہ اِس لئے آیا تھا کہ ڈکٹیٹر پاکستان آنجہانی ضیاء الحق نے "نظامِ مصطفیٰؐ" قائم کرنے کا بیڑہ اُٹھایا تھا۔ اس پر بعض پاکستانیوں نے انہیں کہا تھا کہ تم ڈاڑھی منڈوا کر اپنے چہرے پر تو "نظامِ مصطفیٰؐ" نافذ نہیں کر سکے، دوسروں میں کیسے قائم کر سکیں گے؟ آج کے پاکستانی حکمران بھی ضیاء الحق کے ہی چیلے چانٹے ہیں۔ جو بار بار اسلام، اسلام اور سُنّت، سُنّت اور شریعت بل اور شریعت کورٹ وغیرہ کے نعرے لگا رہے ہیں۔ اور حالت یہ ہے کہ سُنّتِ نبویؐ کے احترام میں اُن کے مُنہ پر ڈاڑھی بھی نہیں ہے۔ لہٰذا ہمدردانہ مشورہ دیا تھا کہ وہ مُنہ پر ڈاڑھیاں رکھ کر اور اُسوۂ نبویؐ کو اختیار کر کے ایک اچھی مثال قائم کر سکتے ہیں۔ مگر ابھی تک ان پاکستانی حکمرانوں نے اس اُسوۂ نبویؐ کو اختیار نہیں کیا۔ اس کا نتیجہ یہ سامنے آیا ہے کہ اب معاملہ ڈاڑھی سے شراب نوشی تک پہنچ گیا ہے۔ "بدر" کی اِسی اشاعت کے منقولات کے زیرِ عنوان معلوم ہُوا ہے کہ پاکستان کے اکثر حکمران شراب نوشی کرتے ہیں۔ اور بعض حکمرانوں نے شراب نوشی کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اب یہ پاکستانی مُلّاؤں کی مرضی ہے کہ ان پاکستانی حکمرانوں پر شرعی حد لگائیں! یا توہینِ رسالت کے خود ساختہ قانون کے تحت موت کے گھاٹ اُتار دیں!! یا پھر یہ سب کچھ دیکھتے ہُوئے خاموش ہو جائیں!!!

بہر حال پاکستانی حکمرانوں کی یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے کہ ایک طرف وہ اسلام کے واحد ٹھیکیدار خود کو سمجھتے ہیں اور دوسری جانب اسلام کے سراسر خلاف نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی ہی غلط فہمیوں کو دُور فرما کر محبت و انسانیت کی مقدس قدروں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ؎

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو

عبدالحق فضل

دعائے مغفرت

مکرمہ حُسن آرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب سائیں درویش قادیان مورخہ ۲۹ جنوری ۹۱ء بوقت دس بجے صبح وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اِدارہ)

طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
۱۶ ۔ میں گولین ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۰۱

اِرشادِ نبویؐ
اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ
:- (ترجمہ) :-
اپنے بھائی کو ہدایت کرو

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
YUBA
QUALITY FOOT WEAR
بانی پولیمرز ۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز :- ۵۲۰۶-۵۱۳۷-۴۰۲۸-۴۳

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
پیش کرتے ہیں :-
CALCUTTA-15.
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!